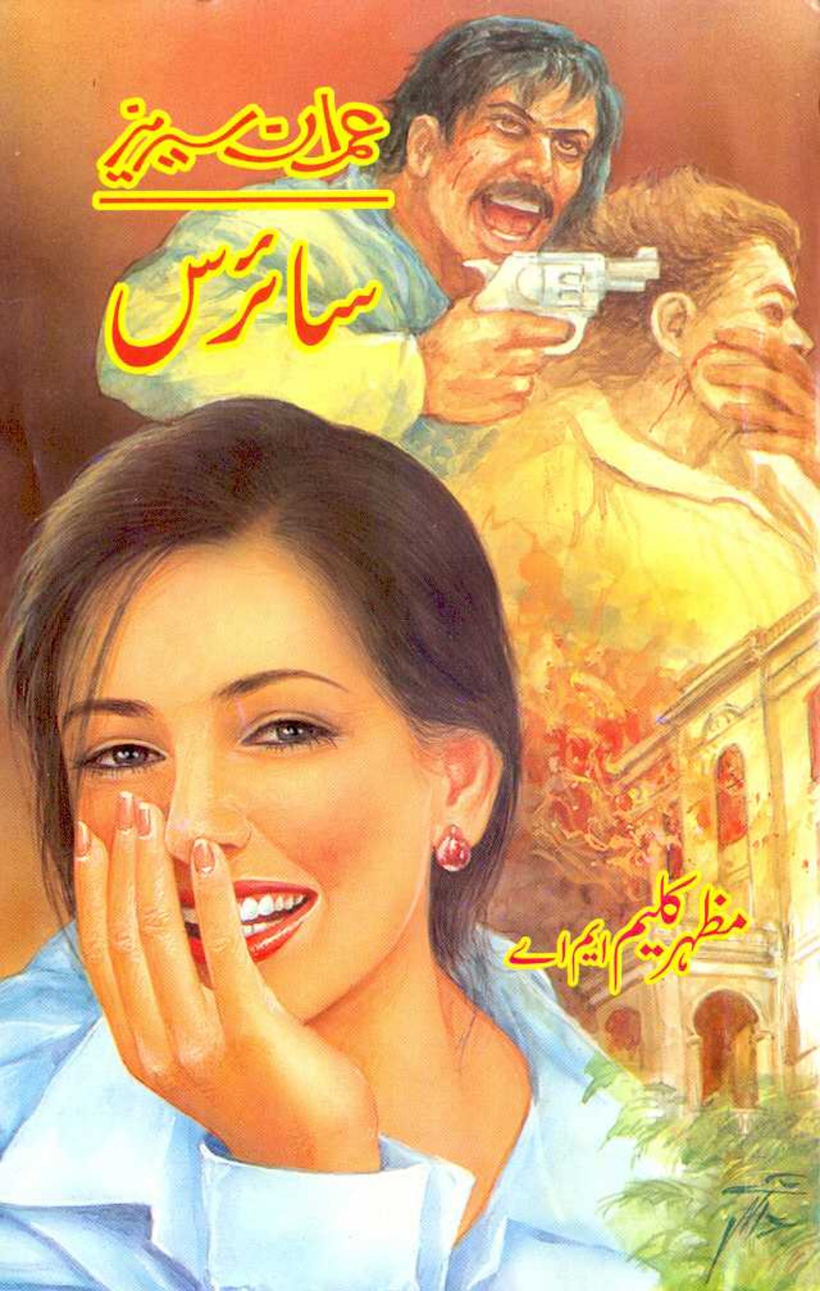

عمران سیریز

سازش

مظہر کلیم ایم اے

عمران سیریز

سائرس

مکمل ناول

مظہر کلیم ایم اے

خان برادرز گارڈن ٹاؤن ملتان

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچوئیشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشر ------ مظہر کلیم ایم اے
اہتمام ----- محمد ارسلان قریشی
تزئین ------ محمد علی قریشی
طابع ------ سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان

KHAN BROTHERS MULTAN
Price Rs
100/-

کتب منگوانے کا پتہ

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان
Ph 061-4018666
Mob 0333-6106573

Uploaded By Nadeem

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول ''سائرس'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس ناول میں ایک ایسی تنظیم سامنے آئی ہے جس کے بارے میں پوری دنیا میں کوئی بھی نہ جانتا تھا اور اس تنظیم کی کارکردگی اس قدر شاندار تھی کہ اس نے انتہائی آسانی سے پاکیشیا کا انتہائی اہم فارمولا کافرستان کے لئے اڑا لیا لیکن کافرستان نے اپنے ایجنٹوں پر اعتماد کرنے کی بجائے سائرس پر اعتماد کیا اور فارمولا اس کی حفاظتی تحویل میں دے دیا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس فارمولے کے حصول کے لئے میدان میں اتری تو ہر طرف موت کے سائے پھیلتے چلے گئے۔ اس بار قارئین کی دیرینہ خواہش بھی پوری ہو رہی ہے کیونکہ اس فارمولے کی واپسی کے لئے ایکسٹو نے صرف جولیا اور تنویر دو کی ٹیم بھیجی اور دلچسپ بات یہ کہ اس ٹیم کی سربراہی جولیا کو نہیں بلکہ تنویر کو سونپی گئی اور تنویر کے ڈائریکٹ ایکشن نے جب ہر طرف مجرموں کا قتل عام کرنا شروع کر دیا تو نتیجہ کیا برآمد ہوا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول اپنے منفرد انداز کی وجہ سے آپ کو ضرور پسند آئے گا۔ البتہ ناول کے مطالعہ سے پہلے اپنے چند خطوط، ای میلز اور ان کے جواب بھی پڑھ لیجئے کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کسی طرح کم نہیں ہیں۔

سرائے نورنگ ضلع لکی مروت سے دانیال خان لکھتے ہیں۔ ”میں جماعت نہم کا طالب علم ہوں اور میں نے آپ کے تمام ناول پڑھے ہیں۔ مجھے آپ سے چند شکایات ہیں اور وہ یہ کہ آپ نے ٹائیگر کی کارکردگی، سیکرٹ سروس کے ممبران تو ایک طرف عمران سے بھی بہتر دکھانا شروع کر دی ہے۔ خیر وشر کی آویزش میں آپ عمران کا کردار بہت مضبوط دکھاتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ وہ روشنی کا نمائندہ ہے حالانکہ جس طرح وہ اپنے مشن کے دوران بے گناہ افراد کو ہلاک کر دیتا ہے، پورے کلب کو راکٹوں سے اڑا دیتا ہے بے شک یہ اس کے مشن کی مجبوری ہو گی لیکن بہرحال بے گناہ افراد کو ہلاک کرنے والا روشنی کا نمائندہ نہیں ہوسکتا۔ امید ہے آپ میری شکایت پر ضرور غور کریں گے“۔

محترم دانیال خان صاحب۔ خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کی شکایات سر آنکھوں پر۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ٹائیگر، عمران کا شاگرد ہے اور یہ بات تو آپ نے بھی سنی ہو گی کہ ہونہار شاگرد استاد سے بھی دو ہاتھ آگے بڑھ جاتا ہے اور ایسا ہونے کا مطلب استاد کی توہین نہیں ہوتی بلکہ یہ بھی استاد کی عزت افزائی ہوتی ہے کہ اس کا شاگرد اس قدر آگے بڑھ گیا ہے۔ بہرحال جو کچھ آپ نے محسوس کیا ہے ایسا نہیں ہے۔ بعض اوقات ایسی سچویشنز وقوع پذیر ہو جاتی ہیں جن میں ٹائیگر کی کارکردگی خاصی تیز ہو جاتی ہے لیکن ایسا مستقل نہیں ہوسکتا اور نہ ہی ہوتا ہے۔ عمران بہرحال عمران ہے۔ دوسری بات عمران کے روشنی کا نمائندہ ہونے کی ہے تو محترم، روشنی کے دنیاوی نمائندے بہرحال عام انسان ہوتے ہیں اور اپنے ملک کے وسیع اور پرامن مفاد کے لئے کام کرتے ہیں۔ ایسے میں بعض اوقات واقعی ایسی سچویشنز آ جاتی ہیں لیکن اب تو عمران مجرموں کے حق میں بھی اس قدر رحم دل ہوتا جا رہا ہے کہ اس کے اپنے ساتھیوں کو اس سے شکایت پیدا ہونے لگ گئی ہے۔ روشنی انسان کے اندر اس کے کردار سے جھلکتی ہے اور عمران کے مضبوط کردار کی تو آپ نے بھی گواہی دی ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

Uploaded By Nadeem

صادق آباد سے خالد شاہان لکھتے ہیں۔ ”آپ کے تمام ناول میں نے پڑھے ہیں اور سب لاجواب ہیں۔ آپ واقعی اچھا لکھتے ہیں۔ البتہ آپ نے ناول ”ڈبل وائٹ“ کب لکھا تھا۔ اس میں موجودہ دور کے ناولوں والا انداز نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ سے ایک درخواست بھی ہے کہ سلیمان پر بھی ایک علیحدہ ناول ضرور لکھیں۔ امید ہے آپ ضرور میری درخواست پر غور کریں گے“۔

”محترم خالد شاہان صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ ڈبل وائٹ ناول میرے انتہائی ابتدائی چند ناولوں میں سے ہے اس لئے آپ کی بات درست ہے۔ موجودہ ناولوں میں عمران اور اس کے ساتھی بہت آگے بڑھ چکے ہیں۔ دوسرے

لفظوں میں بہت سا پانی پلوں کے نیچے سے بہہ چکا ہے۔ آپ اسے یہ بات ذہن میں رکھ کر پڑھیں تو آپ یقیناً زیادہ لطف اندوز ہوں گے۔ جہاں تک سلیمان پر علیحدہ ناول لکھنے کا تعلق ہے تو عمران تو خود چاہتا ہے کہ سلیمان کو کسی مشن میں جھونک دے تاکہ اس کے روز بروز بڑھتے ہوئے قرضے سے اسے نجات مل جائے لیکن سلیمان اتنی آسانی سے قابو میں آنے والا نہیں ہے۔ البتہ اگر کبھی عمران نے اس کا قرضہ اتار دیا تو پھر شاید سلیمان کسی مشن میں اکیلا ہی روانہ ہو جائے۔ تب تک آپ بھی انتظار کریں اور میں بھی کرتا ہوں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

E.Mail.Address
mazharkaleem.ma@gmail.com

Uploaded By Nadeem

جولیا ناشتہ سے فارغ ہو کر اپنے فلیٹ کے سٹنگ روم میں بیٹھی اخبار کے مطالعہ میں مصروف تھی کہ کال بیل کی آواز سن کر وہ بے اختیار چونک پڑی۔

''یہ کون آ گیا اتنی صبح''...... جولیا نے کہا اور اخبار رکھ کر وہ اٹھی اور دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے دروازے کے ساتھ دیوار میں نصب ڈور فون پیس نکال کر اس کا بٹن پریس کر دیا۔

''کون ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''صالحہ ہوں جولیا۔ دروازہ کھولو''...... رسیور سے صالحہ کی آواز سنائی دی تو جولیا کے چہرے پر مزید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے فون پیس کو واپس ہک کیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے دروازہ کھول دیا۔

''ارے کیا ہوا۔ کیا میں نے ڈسٹرب کیا ہے تمہیں''...... سلام

دعا کے بعد صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

“اوہ نہیں۔ میں تو تمہارے اتنی صبح آنے پر حیران ہو رہی تھی”...... جولیا نے اس کے اندر آنے پر دروازہ بند کر کے مڑتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

“اتنی صبح۔ کیا مطلب۔ دس بج رہے ہیں۔ تم کہہ رہی ہو اتنی صبح”...... صالحہ نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

“اوہ۔ دراصل میں صبح نماز پڑھنے کے بعد سو جاتی ہوں اور ابھی اٹھ کر میں نے ناشتہ کیا ہے اس لئے میرے لئے تو صبح ہی ہے”...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

“اوہ۔ پھر تو واقعی تمہارے لئے صبح اب ہو رہی ہے”...... صالحہ نے سٹنگ روم میں پہنچ کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ کاندھے سے لٹکا ہوا پرس اس نے اتار کر سائیڈ میز پر رکھ دیا تھا۔

“میں تمہارے لئے چائے بنا لاؤں”...... جولیا نے کچن کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

“ارے نہیں۔ میں نے چائے پی لی ہے۔ اب شام کو پیوں گی۔ بیٹھو۔ میں تو ویسے ہی ایک ضروری خریداری کے لئے نکلی تھی۔ ادھر سے گزری تو میں نے سوچا تم سے ملتی جاؤں”...... صالحہ نے کہا۔

“کس چیز کی خریداری”...... جولیا نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

“تمہیں معلوم تو ہے کہ مجھے پرفیومز کا جنون ہے۔ رات میں نے ٹی وی پر ایک نئی پرفیوم کا اشتہار دیکھا تو مجھ سے رہا نہ گیا اور میں ناشتہ کر کے اس کی خریداری کے لئے نکل پڑی”...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

“پھر مل گئی پرفیوم۔ کہاں ہے۔ دکھاؤ مجھے”...... جولیا نے کہا۔

“میں نے خریدی ہی نہیں کیونکہ جب میں نے اس کی خوشبو چیک کی تو مجھے پسند نہیں آئی۔ ویسے اس کا نام بے حد خوبصورت اور نیا تھا۔ ویلنٹائن ہارٹ”...... صالحہ نے جواب دیتے ہوئے کہا تو جولیا نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے اسے بھی یہ نام پسند آیا ہو۔

“تم یہاں فلیٹ میں ہر وقت گھسی رہتی ہو۔ کبھی میرے ہاں آ جایا کرو۔ تنہائی تم کو ڈستی نہیں”...... صالحہ نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

“مجھے چیف کے فون کا دھڑکا لگا رہتا ہے۔ کسی بھی وقت چیف کا فون آ سکتا ہے اور ویسے بھی اب تنہا رہ رہ کر تنہا رہنے کی عادت سی پڑ گئی ہے”...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

“اگر تم اجازت دو تو میں کوشش کر دیکھوں”...... صالحہ نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

“کوشش۔ کس بات کی کوشش”...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

“تمہاری تنہائی ختم کرانے کی”...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

“کیا کہنا چاہ رہی ہو۔ کھل کر بات کرو”...... جولیا نے کہا۔

“کھل کر سن لو۔ تمہاری شادی کی بات عمران کے ساتھ”۔ صالحہ

Uploaded By Nadeem

نے کہا تو جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”یہ ناممکن ہے صالحہ۔ بس جیسی گزر رہی ہے ویسی ہی ٹھیک ہے“...... جولیا نے زبردستی مسکراتے ہوئے کہا۔

”دیکھو جولیا۔ میرا خیال ہے کہ عمران خود تم سے شادی کرنا چاہتا ہے لیکن اس کے سامنے دو رکاوٹیں ہیں۔ ایک تنویر کی جو خواہ مخواہ تکون کا ایک زاویہ بنا ہوا ہے اور دوسری رکاوٹ عمران کی اماں بی ہیں جو انتہائی پرانے خیالات کی ہیں۔ اگر تم تنویر پر کھل کر واضح کر دو کہ تم اس سے کوئی جذباتی تعلق نہیں رکھتی تو وہ لامحالہ ایک طرف ہٹ جائے گا۔ باقی عمران کی اماں بی کو ان کی بیٹی ثریا کے ذریعے منوایا جا سکتا ہے۔ میں ثریا سے ملی ہوئی ہوں۔ وہ بے حد سمجھ دار لڑکی ہے۔ وہ یقیناً اپنی اماں بی کو راضی کر لے گی“...... صالحہ نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”پہلی بات تو یہ ہے کہ تنویر کسی قیمت پر پیچھے نہیں ہٹے گا۔ وہ انتہائی ضدی فطرت کا آدمی ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ مجھے واقعی اس سے کوئی جذباتی تعلق نہیں ہے لیکن اتنا میں جانتی ہوں کہ اسے مجھ سے جذباتی تعلق بہرحال ہے۔ دوسری بات یہ کہ عمران کی اماں بی اپنی زندگی میں تو یہ رشتہ قبول نہیں کر سکتیں چاہے کچھ کیوں نہ ہو۔ وہ غیر ملکی نژاد عورتوں کو سرے سے عورتیں ہی نہیں سمجھتیں۔ ان کے نقطہ نظر سے ایسی عورتیں غلط کار ہوتی ہیں اور سب سے بڑی رکاوٹ کا تو تم نے ذکر ہی نہیں کیا“...... جولیا نے بھی انتہائی سنجیدہ

Uploaded By Nadeem

لہجے میں کہا۔

”وہ کون سی ہے“...... صالحہ نے چونک کر کہا۔

”وہ ہے چیف۔ جس نے سیکرٹ سروس کے ممبران کی شادی پر بین لگایا ہوا ہے“...... جولیا نے کہا۔

”عمران صاحب اگر چاہیں تو یہ بین اٹھ سکتا ہے۔ چیف جتنی عمران کی مانتا ہے اتنی اور کسی کی نہیں مانتا۔ تنویر کو کہہ کر تو دیکھو۔ شاید کوئی اچھا ردعمل سامنے آ جائے اور تم فکر مت کرو۔ میں اور ثریا مل کر عمران کی اماں بی کی رائے تبدیل کروا لیں گی“...... صالحہ اپنی بات پر اڑی ہوئی تھی۔

”تم میری بجائے اپنے لئے کچھ کرو۔ تم بھی تو تنہائی کی زندگی گزار رہی ہو اور تمہارے سامنے تو کسی قسم کی کوئی رکاوٹ بھی موجود نہیں ہے“...... جولیا نے کہا۔

”میری بات چھوڑو۔ میں اب سیکرٹ سروس کی رکن بن چکی ہوں اس لئے سیکرٹ سروس سے باہر تو میں شادی کر ہی نہیں سکتی اور عمران صاحب نے زبردستی مجھے صفدر کے ساتھ نتھی کرنے کی کوشش کی لیکن اس زبردستی کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ صفدر اب مجھ سے بات کرنا تو ایک طرف میری طرف دیکھنے سے بھی گریز کرتا ہے“۔ صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اس کا تو مطلب ہے کہ کن انکھیوں سے دیکھنے لگ گیا ہے۔ پھر تو مبارک ہو“...... جولیا نے کہا تو صالحہ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس

پڑی۔

"اب مزید میں کیا کہہ سکتی ہوں۔ جو تم سمجھو"...... صالحہ نے کہا۔

"تم اپنی بات کرو۔ کیا تم صفدر سے شادی کرنے پر تیار ہو"۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن میں زبردستی کسی کے ساتھ اٹیچ نہیں ہونا چاہتی"...... صالحہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ چونکہ وہ دونوں خواتین تھیں اور اکیلی تھیں اس لئے ان کے درمیان کھل کر باتیں ہو رہی تھیں۔

"تم اگر کہو تو میں صفدر سے بات کروں"...... جولیا نے کہا۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ چلو ایسا کر لیتے ہیں کہ تم صفدر کو رضامند کرو اور میں عمران پر کام کرتی ہوں"...... صالحہ نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے"...... جولیا نے بھی مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جولیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"ایکسٹو"...... دوسری طرف سے چیف کی مخصوص آواز سنائی دی تو جولیا چونک پڑی۔

"یس چیف"...... جولیا نے کہا۔

"صالحہ تمہارے فلیٹ میں موجود ہے"...... چیف نے پوچھا تو جولیا ایک بار پھر چونک پڑی۔

Uploaded By Naeem

"یس سر"...... جولیا نے جواب دیا۔

"اسے رسیور دو"...... چیف نے کہا تو جولیا نے رسیور صالحہ کی طرف بڑھا دیا۔

"چیف کی کال ہے تمہارے نام"...... جولیا نے آہستہ سے کہا تو صالحہ بے اختیار اچھل پڑی۔ جولیا نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"یس چیف۔ میں صالحہ بول رہی ہوں"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم وہیں رہو۔ میں صفدر اور عمران کو وہاں بھیج رہا ہوں۔ تم چاروں جس نتیجے پر پہنچو مجھے اطلاع کر دینا"...... چیف نے کہا۔

"چیف۔ کس بات کا نتیجہ، اور آپ کو کیسے اطلاع ملی کہ میں جولیا کے فلیٹ پر ہوں۔ میں تو بس اچانک ہی ادھر آ گئی تھی"۔ صالحہ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم اپنے فلیٹ پر پیغام چھوڑ آئی تھی کہ تم شاپنگ کے لئے ورلڈ شاپنگ پلازہ جا رہی ہو اور وہاں سے تم ماہین پلازہ میں اپنی کسی سہیلی لیلیٰ سے ملنے جاؤ گی۔ ماہین پلازہ میں ہی نعمانی کا فلیٹ ہے۔ میں نے تمہارا پیغام سن کر نعمانی کو کال کیا تاکہ وہ تمہیں تلاش کر کے میرا پیغام تم تک پہنچا دے تو نعمانی نے بتایا کہ وہ کار میں راجہ بازار سے واپس آ رہا تھا کہ اس نے تمہاری کار اس پلازہ کے اندر جاتے ہوئے دیکھی تھی جس پلازہ میں جولیا کا فلیٹ ہے اس لئے میں سمجھ گیا کہ تم جولیا کے فلیٹ پر ہو گی اور سنو۔ اس طرح

بچوں کی طرح ہر بات نہیں پوچھی جاتی۔ بہرحال کہیں نہ کہیں سے لنک ملتا ہے تو بات ہوتی ہے''...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو صالحہ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

''حیرت ہے۔ چیف سے تو اب مجھے خوف آنے لگ گیا ہے۔ چیف کے پاس یقیناً کوئی مافوق الفطرت طاقتیں ہیں اور اس لحاظ سے تو ہم تنہا ہونے کے باوجود تنہا نہیں رہتیں۔ یہ تو بڑی غلط بات ہے''...... صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کیا غلط بات ہے''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہی کہ چیف کو ہر بات کا ساتھ ساتھ علم ہوتا رہتا ہے۔ ابھی ہم دونوں صفدر اور عمران کے بارے میں باتیں کر رہی تھیں اور چیف نے حکم دے دیا کہ ہم چاروں مل کر کسی نتیجے پر پہنچ جائیں تو انہیں اطلاع کر دیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم نے یہاں بیٹھ کر جو باتیں کی ہیں وہ ساتھ ساتھ چیف تک پہنچتی رہی ہیں''...... صالحہ نے کہا۔

''چیف ہر وقت اپنے ممبران کی طرف سے باخبر رہتا ہے۔ بہرحال اب کم از کم تمہارا کام تو ہو جائے گا۔ آج صفدر آئے تو میں اس سے کھل کر بات کرتی ہوں''...... جولیا نے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا ایک سائنسی رسالے کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

''سلیمان۔ اس فون کو اٹھا کر لے جاؤ۔ یہ تو مطالعے کا سب سے بڑا دشمن ہے''...... عمران نے اونچی آواز اور غصیلے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے اسے خیال آیا کہ سلیمان تو شاپنگ کے لئے گیا ہوا ہے۔ فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ چنانچہ اس نے منہ بناتے ہوئے کتاب بند کر کے میز پر رکھی اور رسیور اٹھا لیا۔

''حقیر فقیر پر تقصیر بندہ ناداں ہیچ مداں علی عمران ولد سر عبدالرحمٰن ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) مع ہوش و حواس خمسہ اور صبر واکراہ اپنی غیر رضامندی سے بدہان خود بلکہ بزبان خود بول رہا ہوں''۔

عمران اب فون کرنے والے کو تنگ کرنے پر تل گیا تھا۔

''صفدر بول رہا ہوں عمران صاحب۔ یہ ایسے مشکل الفاظ آپ

نے کہاں سے سیکھ لئے ہیں''...... دوسری طرف سے سلام کے بعد صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

''خالی صفدر کیا ہوتا ہے۔ صفدر یار جنگ بہادر بول رہا ہوں کہا کرو تاکہ سننے والے پر رعب تو پڑے۔ ویسے یہ سارے الفاظ تو عام استعمال میں رہتے ہیں۔ اب لوگوں نے فارسی زبان پڑھنا اور بولنا چھوڑ دی ہے اس لئے اب وہ یہ عام سے الفاظ بھی نہیں سمجھ سکتے۔ کیا زمانہ آ گیا ہے۔ کلجگ ہے کلجگ''...... عمران نے کہا تو صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''چلیئے۔ اب سلیس زبان میں بتا دیجئے تاکہ میں بھی اسے یاد کرلوں''...... صفدر بھی لطف لینے پر اتر آیا تھا۔

''یہ سارے فقرے ہی سلیس ہیں۔ اب تم بتاؤ حقیر فقیر پر تقصیر کیا یہ سلیس زبان نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''ارے۔ یہ الفاظ تو آپ پہلے بھی بولتے رہتے ہیں۔ ان کے معنی تو ہمیں یاد ہو گئے ہیں۔ آج آپ نے مزید جو الفاظ بولے ہیں وہ کیا حواس خمسہ وغیرہ ان کے معنی بتا دیں''...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

''خمسہ کا مطلب پانچ۔ انسان کے پانچ حواس ہوتے ہیں اور حواس خمسہ کا مطلب ہوا پورا ہوش و حواس کے ساتھ''...... عمران نے جواب دیا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

''مجھے یاد آ گیا ہے۔ پہلے زمانے میں جب کوئی دستاویز تحریر کی جاتی تھی تو اس کے آغاز میں ایسے ہی الفاظ لکھے جاتے تھے۔ بہرحال میں نے آپ کو اس لئے فون کیا ہے کہ ایک معاملے پر آپ سے بالمشافہ بات کرنا چاہتا ہوں اگر آپ اجازت دیں''۔ صفدر نے کہا۔

''واہ۔ بالمشافہ کا لفظ بول کر تم نے فارسی نہ جاننے کے تمام گلے شکوے دور کر دیئے ہیں۔ آ جاؤ۔ لیکن درویشوں کے ڈیرے پر آنے کے لئے اجازت نہیں مانگی جاتی''...... عمران نے جواب دیا۔

''شکریہ۔ میں آ رہا ہوں''...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ ابھی وہ دوبارہ کتاب اٹھا رہا تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) مطالعہ کرنا چاہتا ہے لیکن فون کی گھنٹی بار بار مطالعے کے ذوق شوق کی راہ میں رکاوٹ بن رہی ہے''...... عمران نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

''طاہر بول رہا ہوں عمران صاحب''...... دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

''تم بھی اگر آنا چاہتے ہو تو آ جاؤ۔ میں نے صفدر سے بھی کہا ہے کہ دریشوں کے ڈیرے پر آنے کے لئے اجازت طلب نہیں کی جاتی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں صفدر کے بارے میں ہی بات کرنا چاہتا تھا۔ صفدر نے ابھی تھوڑی دیر پہلے براہ راست مجھے فون کیا اور کہا کہ کل رات

Uploaded By Nadeem

صالحہ کے والد نے اسے فون کر کے اپنے ہوٹل میں کال کیا اور اسے بتایا کہ اس کا فون نمبر اسے صالحہ نے دیا ہے۔ صفدر نے اس سے پوچھنے کی کوشش کی کہ وہ کیوں اس سے ملنا چاہتا ہے تو صالحہ کے والد نے صفدر کو بتایا کہ وہ ایک اہم ترین معاملے پر اس سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ صفدر نے صالحہ کے فلیٹ پر فون کیا لیکن صالحہ موجود نہ تھی۔ وہ اس کے والد کے پاس چلا گیا۔ صالحہ کے والد نے صفدر سے اس انداز میں انٹرویو لینا شروع کر دیا جیسے وہ بردکھاوے کے لئے وہاں گیا ہو۔ بہرحال انہیں یہ معلوم نہ تھا کہ صفدر سیکرٹ سروس میں شامل ہے بلکہ صالحہ نے شاید انہیں بتایا تھا کہ صفدر امپورٹ ایکسپورٹ کا بزنس کرتا ہے۔ جب صفدر نے ان سے پوچھا کہ وہ کیوں اس انداز میں بات کر رہے ہیں تو انہوں نے کہا کہ انہیں ایک کام کے لئے صالحہ کے فلیٹ پر جانے کا اتفاق ہوا تو وہاں صالحہ کی ایک کتاب میں ایک عید کارڈ پڑا ہوا ملا جس پر صفدر سعید کا نام درج تھا۔ انہوں نے صالحہ سے اس بارے میں پوچھا تو صالحہ نے انہیں بتایا کہ صفدر اس کا دوست ہے اور انتہائی شریف آدمی ہے۔ صالحہ کے والد جہاندیدہ آدمی ہیں۔ وہ صالحہ کے انداز سے ہی سمجھ گئے کہ صالحہ، صفدر کو پسند کرتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے صالحہ سے صفدر کے بارے میں مزید تفصیلات معلوم کیں اور پھر صفدر کا فون نمبر بھی صالحہ سے حاصل کر لیا۔ انہوں نے کہا کہ صالحہ ان کی اکلوتی بیٹی ہے اور وہ صالحہ کی شادی کسی عام نوجوان سے نہیں کرنا چاہتے اس لئے انہوں نے صفدر سے کہا کہ وہ صالحہ سے آئندہ کوئی تعلق نہ رکھے جس پر صفدر نے انہیں یقین دلایا کہ اس کا صالحہ سے ایسا کوئی تعلق نہیں ہے اور وہ واپس آ گیا۔ اس نے مجھے فون کر کے کہا کہ صالحہ کے والد نے ایک لحاظ سے اس کی بے عزتی کی ہے اور ایسا عمران صاحب کی وجہ سے ہوا ہے۔ اگر عمران صاحب، صالحہ کو اس سے زبردستی نتھی نہ کرتے تو اس کی اس طرح بے عزتی نہ ہوتی۔ میں نے اسے کہا کہ میں آپ کو کہہ دوں گا کہ آپ آئندہ اس سلسلے میں کوئی بات نہیں کریں گے۔ پھر میں نے صالحہ کے فلیٹ پر فون کیا تو وہاں پیغام درج تھا کہ وہ شاپنگ کے لئے ورلڈ شاپنگ پلازہ جا رہی ہے اور وہاں سے ماہین پلازہ میں اپنی کسی فرینڈ لیلیٰ سے ملنے جائے گی۔ میں نے اسی پلازہ میں نعمانی کو فون کیا تا کہ وہ صالحہ کو تلاش کر کے واپس فلیٹ پر بھیجے لیکن نعمانی نے مجھے بتایا کہ اس نے صالحہ کی کار کو اس پلازہ میں مڑتے دیکھا ہے جہاں جولیا کا فلیٹ ہے۔ میں نے جولیا کو فون کیا تو صالحہ وہاں موجود تھی۔ میں نے جولیا کی وجہ سے کوئی بات صالحہ سے نہیں کی بلکہ یہ کہہ دیا کہ وہ دونوں وہیں رہیں۔ میں آپ کو اور صفدر کو وہاں بھیج رہا ہوں تا کہ چاروں مل کر کسی نتیجے پر پہنچ سکیں تا کہ آئندہ ایسی شکایت سامنے نہ آئے۔ میں نے صفدر کے فلیٹ پر فون کیا تو وہاں سے پیغام ملا کہ وہ آپ کے فلیٹ پر جا رہا ہے اس لئے میں نے آپ کو فون کیا ہے"۔

Upload: By Nadeem

بلیک زیرو نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”تم کیا نتیجہ چاہتے ہو“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہی کہ یہ سلسلہ اب بند ہونا چاہئے۔ صالحہ کے والد کے صفدر کو اس طرح بلا کر بے عزت کرنے سے مجھے دلی تکلیف ہوئی ہے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ صفدر آ جائے تو اس سے بات کرنے کے بعد ہم دونوں جولیا کے فلیٹ پر چلے جاتے ہیں۔ پھر دیکھو کیا نتیجہ نکلتا ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو وہ اٹھا اور سٹنگ روم سے نکل کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”کون ہے“...... عمران نے حسب عادت اونچی آواز میں کہا۔

”صفدر ہوں عمران صاحب“...... باہر سے صفدر کی ہلکی سی آواز سنائی دی تو عمران نے دروازہ کھولا اور ایک طرف ہٹ گیا۔ صفدر اندر داخل ہوا اور اس نے سلام کیا تو عمران نے سلام کا جواب دیا اور پھر دروازہ بند کر دیا۔

”سلیمان نہیں ہے جو آپ کو خود آنا پڑا ہے“...... صفدر نے عمران کے پیچھے سٹنگ روم کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

”وہ اپنی پسندیدہ ہابی شاپنگ میں مصروف ہے۔ جب تھکے گا تو آئے گا“...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر وہ دونوں

Uploaded By:

ہی سٹنگ روم میں آ کر بیٹھ گئے۔ ابھی وہ بیٹھے ہی تھے کہ دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔

”لو تم نے یاد کیا تھا سلیمان آ گیا ہے“...... عمران نے چونک کر کہا تو صفدر مسکرا دیا۔

”سلیمان۔ صفدر آیا ہے اس لئے اچھی سی چائے بنا دو“۔ عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

”جی اچھا صاحب“...... سلیمان نے سٹنگ روم کے دروازے کے سامنے سے گزرتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ اب بتاؤ کہ خاص مسئلہ کیا ہے“...... عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا تو صفدر نے وہ ساری تفصیل سنا دی جو اس سے پہلے بلیک زیرو، عمران کو بتا چکا تھا۔

”تو تم اب کیا چاہتے ہو۔ کیا صالحہ کے والد سے تمہاری بے عزتی کا انتقام لیا جائے“...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

”میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ آپ برائے کرم میرے اور صالحہ کے درمیان مزید غلط فہمی پیدا نہ کریں اور اگر ہو سکے تو صالحہ کو سمجھا دیں کہ وہ خواہ مخواہ جذباتی نہ ہو“...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یہ بات تو تم زیادہ آسانی سے اسے سمجھا سکتے ہو“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میرے بات کرنے کا نتیجہ الٹ بھی نکل سکتا ہے“...... صفدر

نے کہا۔

’’تو پھر ایک اور نتیجے پر بھی پہنچا جا سکتا ہے‘‘...... عمران نے کہا تو صفدر چونک پڑا۔

’’وہ کیا‘‘...... صفدر نے چونک کر پوچھا۔

’’تمہاری اور صالحہ کی شادی کرا دی جائے۔ صالحہ کے والد کی فکر مت کرو۔ میں ان کے سامنے تمہاری ایسی تعریفیں کروں گا کہ انہیں اپنے ہونے والے داماد پر فخر کرنے پر مجبور ہونا پڑے گا‘‘۔ عمران نے کہا تو صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

’’عمران صاحب۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ آپ مہربانی فرمائیں اور اس بات کو اسی جگہ بند کرا دیں‘‘...... صفدر نے کہا۔

’’اس کا فیصلہ میں اکیلا نہیں کر سکتا کیونکہ اس تکون میں تیسرا بھی شامل ہے‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر ایک بار پھر چونک پڑا۔

’’تیسرا شامل ہے۔ کیا مطلب‘‘...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’جس طرح میرے اور جولیا کے ساتھ تکون کا تیسرا زاویہ تنویر ہے اسی طرح تمہارے اور صالحہ کے ساتھ بھی تیسرا زاویہ موجود ہے‘‘...... عمران نے کہا تو صفدر کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

’’یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں کون ہے وہ‘‘...... صفدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔

’’شکریہ سلیمان‘‘...... صفدر نے مسکراتے ہوئے سلیمان سے مخاطب ہو کر کہا۔

’’ایسی کوئی بات نہیں جناب۔ آپ ہمارے معزز مہمان ہیں‘‘۔ سلیمان نے کہا اور برتن میز پر رکھ کر اس نے ٹرالی ایک طرف کی اور واپس چلا گیا۔

’’آپ تیسرے زاویے کی بات کر رہے تھے عمران صاحب‘‘...... صفدر نے چائے کی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔

’’تمہارے اور صالحہ کے ساتھ تیسرا زاویہ چیف ہے‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

’’کیا مطلب۔ کیا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ چیف صالحہ سے شادی کرنا چاہتا ہے‘‘...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’یہ تو میں نے نہیں کہا۔ ابھی تمہارے آنے سے پہلے چیف کا فون آیا تھا۔ جو سٹوری تم نے سنائی ہے وہی سٹوری چیف نے مجھے سنا کر کہا ہے کہ میں تمہارے ساتھ جولیا کے فلیٹ پر جاؤں۔ وہاں صالحہ بھی موجود ہے اور پھر ہم چاروں جس نتیجے پر پہنچیں وہ چیف کو بتایا جائے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’نتیجہ سے کیا مطلب‘‘...... صفدر نے کہا۔

’’تم خود سمجھ دار ہو۔ ضروری ہے کہ تم نے یہ بات میرے منہ

Uploaded By Nadeem

سے کہلوانی ہے''...... عمران نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

''آپ نے خواہ مخواہ معاملے کا رخ تبدیل کر دیا ہے عمران صاحب۔ چیف کا مطلب ہو گا کہ صالحہ کو سمجھا دیا جائے کہ وہ اس معاملے میں مزید کوئی پیش رفت نہ کرے کیونکہ میں نے محسوس کیا ہے کہ چیف کو بھی صالحہ کے والد کی اس حرکت پر خاصا غصہ آیا ہے۔ شاید وہ اسے جھاڑ دیتے لیکن وہ پہلے صالحہ کو لیول کرنا چاہتے ہیں''...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''ٹھیک ہے۔ پتہ چل جائے گا۔ بہرحال تم دونوں کسی نتیجے پر پہنچ جاؤ تو پھر میں اور جولیا بھی بہرحال کسی نہ کسی نتیجے پر پہنچ جائیں گے''...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو صفدر بھی بے اختیار ہنستے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

''اللہ کرے ایسا ہو جائے کہ آپ دونوں کسی نتیجے پر پہنچ جائیں''...... صفدر نے کہا۔

''ساتھ ہی یہ دعا کرتے رہو کہ تنویر کسی نتیجے پر نہ پہنچ جائے''...... عمران نے کہا تو صفدر ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑا۔

تیز سرخ رنگ کی کار تیزی سے پاکیشیا کے دارالحکومت کی ایک سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک مقامی نوجوان موجود تھا جبکہ عقبی سیٹ پر ایک نوجوان لڑکی بیٹھی ہوئی تھی جس نے بڑے بڑے شیشوں والی گاگل پہنی ہوئی تھی جس سے اس کے چہرے کا تین چوتھائی حصہ چھپ گیا تھا۔ اس نے جینز کی پینٹ اور گہرے سرخ رنگ کی چست شرٹ پہنی ہوئی تھی جس پر خوبصورت ہلکے کلر کے پھول بنے ہوئے تھے۔ اس کے دونوں کانوں میں ٹاپس تھے۔ وہ خاموش بیٹھی ہوئی صرف سامنے دیکھ رہی تھی۔

''میڈم۔ آپ خود اس مشن پر کیوں جا رہی ہیں۔ آپ مجھے حکم دیتیں۔ میں یہ مشن آسانی سے مکمل کر لیتا''...... نوجوان نے گردن موڑ کر لڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

Uploaded By Nadeem

''یہ تمہارا کام نہیں ہے رافٹ، اس لئے خاموش رہو''..... لڑکی نے سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو نوجوان نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک سائیڈ روڈ پر مڑ گئی جس کے کنارے پر ایک کافی بڑا بورڈ نصب تھا۔ اس بورڈ پر نیشنل مشین ٹوائز فیکٹری کا نام بڑے بڑے حروف میں لکھا ہوا تھا۔ اس سڑک پر تقریباً پندرہ منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد اچانک دور سے سڑک بلاک ہوئی نظر آنے لگی۔ لوہے کا ایک مضبوط راڈ سڑک پر موجود تھا۔ جبکہ سائیڈ پر مشین گنوں سے مسلح تین افراد بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے اور انہوں نے گہرے نیلے رنگ کی یونیفارم پہنی ہوئی تھی۔ سائیڈ پر چار کمرے ایک قطار میں بنے ہوئے تھے جن کے سامنے بھی گہرے نیلے رنگ کی وردی میں ملبوس چھ مسلح افراد موجود تھے۔ کار کی رفتار اس راڈ کے قریب پہنچ کر آہستہ ہو گئی اور پھر کار راڈ کے قریب جا کر رک گئی۔

''تمہیں معلوم ہے کیا کرنا ہے''..... لڑکی نے راڈ کے قریب پہنچنے سے پہلے آہستہ سے اس نوجوان سے کہا۔

''یس میڈم۔ میں راڈ کے پاس موجود رہوں گا''..... نوجوان نے جواب دیا اور لڑکی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر جیسے ہی کار رکی، لڑکی دروازہ کھول کر نیچے اتری اور تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی سب سے آخری کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ مسلح افراد میں سے دو اس کے پیچھے چلنے لگے لیکن لڑکی نے ان کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔

کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ لڑکی اس کمرے میں داخل ہوئی تو اندر لکڑی کے بنے ہوئے ایک بیضوی ڈیسک کے پیچھے ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا نوجوان موجود تھا جس نے گہرے نیلے رنگ کی یونیفارم پہنی ہوئی تھی۔ اس کے کاندھوں پر دو سٹار تھے۔ لڑکی اس ڈیسک کے سامنے پہنچ کر رک گئی جبکہ اس کے پیچھے آنے والے دونوں مسلح افراد دروازے کے باہر ہی رک گئے تھے۔

''یس مس''..... ڈیسک کے پیچھے بیٹھے ہوئے نوجوان نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو لڑکی نے پرس کھولا اور اس میں سے ایک لفافہ نکال کر اس نے اس نوجوان کے سامنے رکھ دیا۔

''چیف انجینئر حامد رضا صاحب سے میری ملاقات طے ہے۔ میرا نام فائزہ ہے اور میں اخبار ریڈ سٹار ایکریمیا کی یہاں مقامی نمائندہ ہوں''..... لڑکی نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ تشریف رکھیں''..... نوجوان نے کہا تو لڑکی ساتھ رکھی ہوئی کرسی پر بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیٹھ گئی۔ ڈیسک کے پیچھے بیٹھے ہوئے نوجوان نے لفافے میں سے کاغذات نکالے اور انہیں باری باری غور سے چیک کرنا شروع کر دیا۔ پھر اس نے کاغذات کو واپس لفافے میں رکھا اور ساتھ پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تو دوسری طرف بجنے والی گھنٹی کی آواز صاف سنائی دینے لگی۔

Uploaded.By

''یس۔ پی اے ٹو چیف انجینئر''...... رسیور اٹھائے جانے کی آواز کے ساتھ ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''آؤٹ چیک پوسٹ سے اسسٹنٹ سیکورٹی آفیسر رحیم الدین بول رہا ہوں۔ چیف صاحب سے بات کراؤ''...... نوجوان نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ حامد رضا بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

''سر۔ میں آؤٹ چیک پوسٹ سے اسسٹنٹ سیکورٹی آفیسر رحیم الدین بول رہا ہوں۔ یہاں ایک مقامی خاتون آئی ہیں جن کا نام فائزہ ہے۔ انہوں نے جو کاغذات چیک کرائے ہیں ان میں آپ کا اجازت نامہ بھی شامل ہے۔ کیا انہیں آپ کے پاس بھجوانا ہے یا نہیں''...... رحیم الدین نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''وہ دنیا کے معروف اخبار ریڈ سٹار کی مقامی نمائندہ ہیں۔ انہوں نے مجھ سے فون پر بات کی تھی۔ تم ان کا پریس کارڈ چیک کر لو۔ اگر وہ ٹھیک ہے تو انہیں میرے آفس پہنچا دو لیکن تمام ضروری اقدامات کے بعد''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو رحیم الدین نے رسیور رکھ دیا۔

''آپ کا کارڈ میں نے پہلے ہی چیک کر لیا ہے۔ وہ درست ہے۔ البتہ آپ کی گائیگر سے چیکنگ ہو گی۔ اگر آپ کے پاس کوئی

اسلحہ ہو تو وہ یہاں جمع کروا دیں۔ واپسی پر وہ آپ کو مل جائے گا''...... رحیم الدین نے کہا تو فائزہ بے اختیار ہنس پڑی۔

''میں صحافی ہوں۔ میرے پاس تو صرف قلم ہوتا ہے۔ اگر آپ اسے اسلحہ میں شمار کر لیں تو دوسری بات ہے''...... فائزہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو رحیم الدین بے اختیار مسکرا دیا۔ اس نے ڈیسک کے نیچے سے ایک گائیگر نکالا اور اس کا رخ فائزہ کی طرف کر کے اس نے اسے آن کر دیا۔ لیکن جب گائیگر خاموش رہا تو اس نے اسے آف کیا اور واپس ڈیسک کے اندر رکھ کر اس نے ڈیسک کے نیچے سے ایک سرخ رنگ کا کارڈ نکالا، اس پر کچھ لکھ کر اس نے اس پر مہر لگائی اور پھر دستخط کر کے اس نے کارڈ فائزہ کی طرف بڑھا دیا۔

''شکریہ''...... فائزہ نے کارڈ لے کر اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا اور پھر ڈیسک پر پڑے ہوئے اپنے کاغذات کے لفافے کو اٹھا کر اس نے کارڈ اور لفافہ دونوں پرس میں رکھ لئے۔

''آپ کار میں آئی ہیں''...... رحیم الدین نے پوچھا۔

''ہاں''...... فائزہ نے جواب دیا۔

''پرائیویٹ گاڑی اندر نہیں جا سکتی۔ اسے وہیں باہر ہی رہنے دیں۔ آپ کو سیکورٹی کی جیپ اندر لے جائے گی''...... رحیم الدین نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... فائزہ نے مختصر سا جواب دیا اور پھر وہ دونوں

کمرے سے باہر آ گئے۔

”تم واپس جاؤ۔ میں واپسی پر تمہیں کال کر کے بلا لوں گی“۔ فائزہ نے راڈ کے سامنے رکی ہوئی اپنی کار کے ڈرائیور سے کہا۔

”یس میڈم“...... ڈرائیور نے مختصر سا جواب دیا اور کار کو بیک کر کے اس نے موڑا اور پھر وہ واپس چلا گیا۔ اسی لمحے ایک سیکورٹی جیپ احاطے سے نکل کر ان کے قریب آ کر رکی۔

”یہ گاڑی وہیں رہے گی۔ واپسی پر آپ کو یہاں لے آئے گی“...... رحیم الدین نے کہا۔

”شکریہ“...... فائزہ نے کہا اور جیپ کی سائیڈ سیٹ پر اچھل کر بیٹھ گئی۔ جیپ تیزی سے مڑی اور آگے سڑک پر بڑھتی چلی گئی۔ تقریباً ڈیڑھ کلومیٹر کے بعد جیپ نے موڑ کاٹا اور پھر ایک گیٹ کے سامنے رک گئی۔ اس گیٹ کے دونوں اطراف میں خاردار تاروں کی باڑھ تھی اور گیٹ بند تھا۔ باہر نیلی یونیفارم پہنے مسلح افراد موجود تھے۔

”یس مس“...... ایک مسلح آدمی نے قریب آ کر کہا تو فائزہ نے پرس سے وہ سرخ کارڈ نکالا اور اس آدمی کی طرف بڑھا دیا۔

”اوکے مس۔ آپ جا سکتی ہیں“...... اس آدمی نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ اٹھایا تو گیٹ کھل گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی جیپ ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور پھر وہ ایک وسیع و عریض احاطے سے گزر کر عمارت کے سامنے بنے

ہوئے طویل برآمدے کے تقریباً درمیان میں جا کر رک گئی۔ وہاں اور جیپیں بھی موجود تھیں اور مختلف لوگ کمروں میں آ جا رہے تھے۔

”آئیے مس۔ میں آپ کو چیف صاحب کے کمرے تک پہنچا دوں“...... ڈرائیور نے نیچے اترتے ہوئے کہا تو فائزہ نے اثبات میں سر ہلایا اور جیپ سے نیچے اتر آئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے سے کمرے میں داخل ہو گئے جہاں ایک خوبصورت لڑکی موجود تھی۔

”میرا نام فائزہ ہے“...... فائزہ نے کہا۔

”اوہ یس۔ آپ جا سکتی ہیں۔ چیف صاحب آپ کے منتظر ہیں“...... لڑکی نے سامنے موجود ایک دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو فائزہ سر ہلاتی ہوئی آگے بڑھی۔ اس نے دروازے کو دبایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ دوسری طرف ایک تنگ سی راہداری تھی۔ اس راہداری کے اختتام پر ایک شیشے کا دروازہ تھا جو بند تھا۔ فائزہ نے اس دروازے کو کھولا اور اندر داخل ہوئی تو انتہائی شاندار انداز میں سجے ہوئے کمرے میں ایک میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی سوٹ پہنے موجود تھا۔ وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

”میرا نام فائزہ ہے“...... فائزہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تشریف رکھیں۔ میرا نام حامد رضا ہے“...... اس ادھیڑ عمر آدمی نے میز کی سائیڈ سے نکل کر پاس آ کر فائزہ سے باقاعدہ مصافحہ کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ آمنے سامنے صوفوں پر بیٹھ گئے۔ اسی

لمحے باہر موجود لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس نے ایک طرف موجود الماری کھولی اور اس میں ایک ٹرے اٹھائی اور پھر اس نے المار میں موجود جوس کے دو ڈبے نکال کر ٹرے میں رکھے اور پھر ساتھ ہی سٹرا رکھ کر وہ مڑی اور اس نے ایک ایک ڈبہ ان دونوں کو دے دیا اور ٹرے کو واپس الماری میں رکھ کر بند کر کے وہ باہر جانے لئے مڑی۔

''سنو''...... چیف انجینئر حامد رضا نے کہا۔

''یس سر''......لڑکی نے مڑ کر مؤدبانہ انداز میں کہا۔

''مس فائزہ نے یہاں طویل انٹرویو کرنا ہے اس لئے جب تک یہ فارغ نہ ہو جائیں تمام مصروفیات کینسل کر دو اور اس دوران کوئی فون بھی اٹنڈ نہیں کروں گا۔ سنا تم نے''...... حامد رضا قدرے سخت لہجے میں کہا۔

''یس سر''......لڑکی نے ایک نظر فائزہ پر ڈالی اور پھر وہ زیرلب مسکراتی ہوئی واپس چلی گئی۔ فائزہ کے چہرے پر بھی ہلکی مسکراہٹ آ گئی تھی کیونکہ اس نے چیف انجینئر کی آنکھوں اسے دیکھ کر ابھر آنے والی مخصوص چمک دیکھ لی تھی۔ ویسے بھی ا معلوم تھا کہ چیف انجینئر عیاش فطرت آدمی ہے اور یہی وجہ تھی وہ باقاعدہ اسی ٹائپ کا لباس پہن کر آئی تھی اور اسے ذہنی طور یہ سوچ کر خوشی ہو رہی تھی کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب رہی ہے۔

''مس فائزہ۔ آپ کچھ پینے پلانے کی بھی شوقین ہیں یا نہیں''۔ حامد رضا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ لیکن پبلک جگہوں پر نہیں''...... فائزہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''اوہ گڈ۔ تو آیئے ادھر میرا ریسٹ روم ہے وہاں اطمینان سے بیٹھیں گے اور انٹرویو بھی ہو جائے گا''...... حامد رضا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو فائزہ سر ہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔ حامد رضا نے آگے بڑھ کر ایک دیوار پر اپنا دایاں ہاتھ رکھا اور پھر دایاں ہاتھ اٹھا کر اسی جگہ بایاں ہاتھ رکھا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے شق ہو کر سائیڈوں میں ہٹ گئی۔ اب وہاں ایک دروازہ نظر آ رہا تھا۔ اس دروازے پر ایک جگہ پیتل کی پلیٹ لگی ہوئی تھی۔ چیف انجینئر حامد رضا نے ایک بار پھر باری باری اپنے ہاتھ اس پلیٹ پر رکھ کر دبائے تو دروازہ کھل گیا۔

''آؤ''...... حامد رضا نے مڑ کر کہا اور آگے بڑھ گیا۔ فائزہ اس کے پیچھے تھی۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جسے بیڈ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ ایک طرف دو کرسیاں رکھی ہوئی تھیں جن کے سامنے بیڈ تھا جس کے ساتھ ہی ایک ریک تھا جس میں شراب کی بوتلیں موجود تھیں۔

''اس قدر پراسرار کیوں بنایا گیا ہے اس کمرے کو''...... فائزہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہاں جو دروازہ دیکھ رہی ہیں آپ یہ دروازہ سپیشل روم کا

ہے۔ اس سپیشل روم میں انتہائی ٹاپ سیکرٹ فائلیں موجود ہیں۔ یہ کمرہ بھی سپیشل روم کا حصہ تھا لیکن میں نے اسے بیڈ روم میں تبدیل کرا لیا ہے۔ یہاں کوئی میری مرضی کے بغیر اندر داخل نہیں ہو سکتا اس لئے یہاں ہم جو چاہیں گے کریں گے''...... حامد رضا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا سٹارفش سب میرین میں لگائے جانے والا آلہ ہارپر لی نامی بھی یہاں سپیشل روم میں موجود ہے''...... فائزہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو چیف انجینئر حامد رضا جو ریک سے شراب کی بوتل اٹھا رہا تھا ایک جھٹکے سے مڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''تمہیں کیسے اس آلے کے بارے میں معلوم ہے۔ یہ تو ٹاپ سیکرٹ ہے۔ سوائے اعلیٰ ترین حکام کے کسی کو اس آلے کے بارے میں علم نہیں ہے''...... حامد رضا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں صحافی ہوں چیف انجینئر صاحب اور صحافیوں کو ایسی بے شمار معلومات ہوتی ہیں جو عام لوگوں کو نہیں ہوتیں۔ بہرحال میرا تو اس سے کوئی تعلق نہیں۔ میں نے ویسے ہی پوچھ لیا تھا''...... فائزہ نے ہاتھ بڑھا کر حامد رضا کے کاندھے پر رکھتے ہوئے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا تو حامد رضا کا چہرہ یکلخت نرم پڑ گیا۔

''ہاں۔ وہ اس سپیشل روم کی ایک الماری میں ہے اور اس

الماری کو اور کوئی نہیں کھول سکتا سوائے میرے''...... حامد رضا نے اس بار بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

''ہو گا''...... فائزہ نے کہا اور پھر وہ کرسی پر بیٹھ گئی۔ حامد رضا نے شراب گلاسوں میں ڈالی اور ایک گلاس فائزہ کی طرف بڑھا دیا۔

''بیٹھو۔ جس قدر جی چاہے پیئو۔ بہترین کوالٹی کی شراب ہے''...... حامد رضا نے اس بار بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

''سوری۔ میں نہیں پیئوں گی اور میرا خیال ہے کہ انٹریو بھی کینسل کر دیا جائے''...... فائزہ نے کہا تو حامد رضا بے اختیار اچھل پڑا۔

''کیا مطلب۔ کیوں۔ کیا ہوا ہے''...... حامد رضا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ نے مجھ پر شک کیا ہے۔ آپ کا رویہ اور لہجہ بتا رہا ہے کہ آپ نے مجھے غلط سمجھا ہے اور میں یہ برداشت نہیں کر سکتی''۔ فائزہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ارے نہیں۔ بس تم نے اچانک بات ہی ایسی کر دی تھی اس لئے''...... حامد رضا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں سوری''...... فائزہ ابھی تک اپنی بات پر اڑی ہوئی تھی۔

''مت بور کرو۔ پلیز''...... حامد رضا نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

’’اگر تم کو مجھ پر شک نہیں ہے تو اس کا عملی ثبوت دو۔ پھر نہ صرف انٹرویو ہوگا بلکہ اس کمرے میں اور بھی بہت کچھ ہو سکتا ہے‘‘۔ فائزہ نے کہا۔

’’کیسا ثبوت‘‘...... حامد رضا نے چونک کر کہا۔

’’میرے ساتھ سپیشل روم میں چلو۔ میرے سامنے اس الماری سے وہ فائل نکال کر میرے ہاتھ میں دو اور پھر واپس لے کر رکھ دینا۔ بس میرے لئے اتنا ہی کافی ہے‘‘...... فائزہ نے کہا۔

’’تو پھر تم میرا کہا مانو گی‘‘...... حامد رضا کی آنکھوں میں موجود چمک مزید تیز ہو گئی تھی۔

’’میں نے پہلے ہی کہا ہے کہ یہاں انٹرویو کے ساتھ ساتھ اور بھی بہت کچھ ہو سکتا ہے‘‘...... فائزہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’اوکے۔ آؤ‘‘...... حامد رضا نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا تو فائزہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس نے گریبان میں لٹکا ہوا بال پوائنٹ اتار کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔ سپیشل روم کے بند دروازے پر بھی پیتل کی ایک پلیٹ موجود تھی۔ حامد رضا نے باری باری دونوں ہاتھوں کو اس پلیٹ پر رکھ دیا تو دروازہ کھل گیا۔ وہ دونوں اندر داخل ہوئے۔ یہ خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں چالیس کے قریب الماریاں موجود تھیں اور ہر الماری کے باہر سرخ اور سنہری رنگ کی کرنیں سی ایک چکر میں دوڑ رہی تھیں۔

’’یہ کرنیں کیسی ہیں‘‘...... فائزہ نے پوچھا۔

Uploaded By Nadeem

’’یہ الماری کی حفاظت کا سسٹم ہے۔ جب تک اس سسٹم کو آف نہ کیا جائے الماری پر ایٹم بم بھی مار دیا جائے تو اس پر اثر نہیں ہو سکتا‘‘...... حامد رضا نے فخریہ انداز میں کہا اور پھر ایک الماری کے سامنے رک کر اس نے ایک مخصوص جگہ پر تین بار مخصوص انداز میں پیر مارا تو وہ کرنیں غائب ہو گئیں۔ حامد رضا نے ہاتھ بڑھا کر سٹیل کی الماری کھولی۔ الماری کے اندر فائلیں موجود تھیں۔ اس نے ایک فائل اٹھائی جس پر ہارپر کا لفظ لکھا ہوا تھا۔

’’یہ لو۔ دیکھو تاکہ تمہیں یقین آ جائے کہ میں نے تم شک نہیں کیا‘‘...... حامد رضا نے کہا تو فائزہ نے فائل لے کر اسے کھولا۔ فائل چھوٹے سے سائز کی تھی۔ اس میں دس کے قریب خاص ساخت کے کاغذات پر کمپیوٹر کی تحریر موجود تھی۔

’’ہاں۔ یہ واقعی ہارپر کی فائل ہے لیکن اس کے کاغذوں کی ساخت کیسی ہے‘‘...... فائزہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’یہ خصوصی ساخت کے کاغذات ہیں۔ نہ ان کی فلم تیار ہو سکتی ہے اور نہ ہی ان کی کاپی ہو سکتی ہے۔ لاؤ یہ مجھے دو۔ میں اسے واپس رکھ دوں‘‘...... حامد رضا نے کہا تو فائزہ نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے بال پوائنٹ کو ذرا سا اوپر اٹھایا اور اس کا آخری حصہ پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے کلک کی آواز کے ساتھ ہی ایک زرد رنگ کی شعاع نکل کر حامد رضا کے سینے پر پڑی اور حامد رضا اچھل کر پشت کے بل نیچے گرا اور تڑپنے لگا۔ فائزہ تیزی سے مڑی اور دوڑتی ہوئی

سپیشل روم کے کھلے دروازے سے نکل کر بیڈ روم میں آ گئی۔ اس دوران اس نے فائل موڑ کر اپنے پرس میں ڈال لی تھی۔ پھر وہ اس بیڈ روم کے دروازے کو کھول کر آفس میں آ گئی۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ عام سے انداز میں کھل گیا تھا۔ پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی راہداری سے گزر کر باہر بڑے کمرے میں آ گئی۔

''آپ اتنی جلدی'' ...... باہر موجود لڑکی نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں جیپ میں اپنا قلم بھول آئی ہوں۔ وہ لینے جا رہی ہوں'' ...... فائزہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ برآمدے کے باہر موجود سیکورٹی کی جیپ کے قریب پہنچ گئی۔ ڈرائیور موجود نہ تھا۔ شاید اسے بتایا گیا تھا کہ واپسی کئی گھنٹوں کے بعد ہو گی اس لئے وہ کہیں چلا گیا تھا لیکن چونکہ وہ جیپ سیکورٹی کی تھی اس لئے اس کی اگنیشن میں ایمرجنسی سٹارٹ کرنے کے لئے قانون کے مطابق چابی لگی ہوئی تھی۔ فائزہ دروازہ کھول کر جیپ میں بیٹھی اور دوسرے لمحے اس نے ایک جھٹکے سے جیپ سٹارٹ کی اور اسے آگے بڑھا دیا۔ جیپ انتہائی تیز رفتاری سے گیٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد جیپ گیٹ کے قریب پہنچی تو گیٹ کھول دیا گیا اور فائزہ جیپ لے کر باہر آ گئی۔ باہر آ کر اس نے جیپ کی رفتار اور تیز کر دی۔ پھر چیک پوسٹ اسے نظر آنے لگ گئی۔ وہ جیپ کو اس کی پوری رفتار سے دوڑاتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ راڈ کے ساتھ کھڑے مسلح سپاہی شاید یہ سمجھ رہے تھے کہ جیپ قریب آ کر آہستہ ہو جائے گی لیکن جب جیپ کی رفتار کم نہ ہوئی تو وہ اچھل کر سائیڈوں پر ہوئے ہی تھے کہ جیپ پوری رفتار سے دوڑتی ہوئی اس راڈ سے ٹکرائی اور پھر ایک خوفناک دھماکے کے ساتھ راڈ ٹوٹ کر مڑ گیا اور جیپ ایک زور دار جھٹکا کھا کر تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی۔ فائزہ ایک بار پھر اسی رفتار سے جیپ چلا رہی تھی۔ پھر اس موڑ پر پہنچ کر جہاں سے وہ سائیڈ روڈ مین روڈ سے ملتا تھا اس نے جیپ کو ایک سائیڈ پر کر کے روکا اور پھر پرس اٹھا کر نیچے اتری اور دوڑتی ہوئی بڑی سڑک پر آ گئی۔

''میڈم'' ...... اچانک ایک طرف سے رافٹ کی آواز سنائی دی۔

''چلو۔ چلو۔ نکل چلو'' ...... فائزہ نے چیخ کر کہا اور پھر وہ ایک طرف کھڑی سرخ رنگ کی کار کی طرف دوڑ پڑی۔ چند لمحوں بعد کار تیزی سے شہر کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

''میڈم۔ دو بڑی جیپیں ہمارا پیچھا کر رہی ہیں'' ...... تھوڑا سا آگے جانے کے بعد رافٹ نے کہا۔

''اوہ۔ تیز چلاؤ۔ ہم نے ان کے ہاتھ نہیں آنا'' ...... فائزہ نے چیخ کر کہا۔

''وہ آگے اطلاع دے چکے ہوں گے۔ کہیں پر ہمیں گھیرا ڈال

کر روک لیا جائے گا''...... رافٹ نے کہا۔ وہ اب پوری رفتار سے کار دوڑائے شہر میں داخل ہو چکا تھا۔

''ادھر دائیں طرف لے جا کر گلی کے اندر کار روک دو۔ یہاں رہائشی پلازہ میں۔ جلدی کرو''...... فائزہ نے یکلخت چیخ کر دائیں طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو رافٹ نے تیزی سے کار کو موڑا تو کار دو پہیوں پر اٹھ کر دوڑتی ہوئی مڑی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ رہائشی پلازہ کراس کر کے ایک چوڑی گلی میں جا کر رک گئی۔

''بیگ اٹھاؤ اور میرے پیچھے آؤ۔ جلدی''...... فائزہ نے کار سے اترتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے ایک پلازہ کے سائیڈ گیٹ کی طرف بڑھ گئی۔ چند لمحوں بعد رافٹ بھی آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا بیگ تھا۔ فائزہ سیڑھیاں چڑھتی ہوئی اوپر دوسری منزل پر جا رہی تھی۔ رافٹ اس کے پیچھے تھا۔ دوسری منزل پر ایک دروازے کے سامنے پہنچ کر فائزہ رک گئی۔ دروازے پر کلوز کا چھوٹا سا بورڈ لٹک رہا تھا۔ فائزہ نے گریبان سے وہی قلم نکالا اور اس کی نوک اس دروازے کے لاک پر رکھ کر اس نے اس قلم کا آخری حصہ دبا دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے دروازے کو دھکیلا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور فائزہ اندر داخل ہو گئی۔

''بورڈ کو پلٹ دو''...... فائزہ نے کہا تو رافٹ نے بورڈ کو پلٹ دیا۔ اب اس پر ڈونٹ ڈسٹرب کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔

''جلدی کرو۔ میک اپ تبدیل کرو اور لباس بھی تبدیل کرو۔

جلدی کرو''...... فائزہ نے کہا اور دوڑتی ہوئی واش روم میں داخل ہو گئی۔ پانی کی مدد سے اس نے انتہائی تیز رفتاری سے چہرے پر موجود مقامی میک اپ صاف کر دیا۔ اب وہ غیر ملکی تھی۔ بالوں کا سیاہ رنگ بھی پانی سے دھل کر سنہری ہو گیا تھا۔ اب کوئی اسے دیکھ کر کسی صورت نہ پہچان سکتا تھا کہ وہ مقامی لڑکی فائزہ ہے۔ پھر وہ واش روم سے باہر آئی اور بیگ سے اس نے دوسرا لباس نکالا اور پھر واش روم میں جا کر اس نے لباس بدل لیا۔ پہلے والا لباس اس نے ایک طرف پھینک دیا۔ اس نے گاگل بھی وہیں چھوڑ دی اور صرف پرس اٹھا کر باہر آ گئی۔ رافٹ بھی اس کے ساتھ ہی باہر آ گیا۔ اس نے بھی میک اپ اور لباس بدل لیا تھا۔ اب وہ بھی غیر ملکی تھا۔

''یہ لباس اور بیگ ساتھ لے جانا ہے کیا''...... رافٹ نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ جلدی نکلو یہاں سے۔ ہری اپ۔ اس فلیٹ میں کسی بھی لمحے کوئی آ سکتا ہے۔ آؤ''...... فائزہ نے کہا اور تیزی سے دوڑتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ پرس اس کے کاندھے سے لٹکا ہوا تھا۔ باہر آ کر اس نے دروازہ بند کر کے بورڈ کو واپس سیدھا کر دیا جس پر کلوز کا لفظ لکھا ہوا تھا اور پھر وہ تیزی سے سیڑھیاں اتر کر آگے بڑھتے چلے گئے۔ ان دونوں کے چہروں پر اطمینان اور سکون کے تاثرات نمایاں تھے۔

صفدر کی کار تیزی سے اس پلازہ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جس میں جولیا کا فلیٹ تھا۔ صفدر خود ہی کار ڈرائیور کر رہا تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر عمران بیٹھا ہوا تھا۔

”عمران صاحب پلیز آپ وہاں کوئی ایسی بات نہ کر دیں جس سے میری عزت نفس مجروح ہو“...... اچانک صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”عزت نفس۔ وہ کیا ہوتی ہے“...... عمران نے چونک کر کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

”آپ سے زیادہ اسے کون سمجھ سکتا ہے۔ بہرحال میری درخواست ہے“...... صفدر نے براہ راست جواب دینے کی بجائے کھل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

”مجروح کا مطلب ہوتا ہے زخمی۔ تو زخمی کا علاج تو ہو سکتا ہے لیکن جس کی عزت نفس مر جائے اس کا کیا ہو گا“...... عمران نے کہا تو صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

”آپ کی عزت نفس تو پوری توانائی سے زندہ ہے۔ آپ کیوں ایسی بات کر رہے ہیں“...... صفدر نے کہا۔

”اچھا۔ ابھی نہ صرف زندہ ہے بلکہ پوری توانائی سے زندہ ہے۔ آغا سلیمان پاشا صبح شام رات میری گردن پر سوار رہتا ہے کہ نکالو میرے سابقہ واجبات اور تنخواہوں کے بل۔ چیف جان جوکھوں سے پورے کئے جانے والے مشن کے بدلے پکڑا دیتا ہے ایک چھوٹا سا چیک۔ جولیا مسلسل مجھے ڈانٹتی پھٹکارتی رہتی ہے۔ تم سب مجھے خود غرض سمجھتے ہو کہ میں سارا مشن خود مکمل کر لیتا ہوں اور تم سے کام نہیں لیتا۔ تنویر مجھے ہر لمحے دھمکیاں دیتا رہتا ہے۔ صالحہ کا خیال ہے کہ میں سرے سے انسان ہی نہیں ہوں اور تم کہہ رہے ہو کہ میری عزت نفس نہ صرف زندہ ہے بلکہ پوری توانائی سے زندہ ہے۔ محترم صفدر یار جنگ بہادر۔ عزت نفس تو ایک لمحے میں یا توانا ہو جاتی ہے یا مر جاتی ہے۔ باقی تو تم بس عزت نفس کے مزار پر قوالیاں گاتے رہتے ہو“...... عمران نے فلسفیانہ لہجے میں کہا تو صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

”آپ جو مرضی آئے کہیں۔ میں نے جو کہہ دیا ہے بس اس کا خیال رکھیں“...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کتنی تعداد پر عزت نفس مجروح ہونا شروع ہوتی ہے۔ ذرا

تعداد تو بتاؤ‘‘...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا تو صفدر بے اختیار چونک پڑا۔

’’کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں‘‘...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’ایک عزت نفس رکھنے والے کا قول ہے کہ دو چار جوتے کھانے سے تو عزت جاتی نہیں اور دو چار ہزار مارنے کوئی آتا نہیں اس لئے پوچھ رہا کہ تمہاری عزت نفس کتنی تعداد پر مجروح ہونا شروع ہوتی ہے‘‘...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

’’ٹھیک ہے۔ جو آپ کی مرضی آئے کریں۔ چاہے دو ہزار جوتے ماریں چاہے دو چار‘‘...... صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

’’تم واقعی بے حد توانا عزت نفس کے مالک ہو۔ دو چار ہزار سے تو تمہارا کچھ نہیں بگڑتا۔ بہرحال تم فکر مت کرو۔ چیف نے تمہاری عزت نفس کے لئے ایکشن لیا ہے ورنہ چیف ان چکروں میں نہیں پڑا کرتا‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’ہاں۔ واقعی چیف نے میری بات کا نوٹس لیا ہے۔ ویسے عمران صاحب۔ صالحہ کے والد نے واقعی میری بے عزتی کی ہے۔ انہیں اپنے ہوٹل بزنس اور امارت پر خاصا غرور ہے۔ میں نے انہیں کہا کہ میں تو ان کی کال پر آیا ہوں اور مجھے ان کی بیٹی سے

کوئی دلچسپی نہیں ہے لیکن وہ مسلسل بولتے ہی رہے‘‘...... صفدر نے کہا۔

’’پہلے یہ بتاؤ کہ اگر تمہیں صالحہ میں دلچسپی نہیں ہے تو پھر تم نے اسے عید کارڈ کیوں بھیجا‘‘...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار چونک پڑا۔

’’عید کارڈ کیوں بھیجا۔ کیا مطلب۔ کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ عید الفطر سے پہلے چیف نے خود حکم دیا تھا کہ چونکہ ہم سب ایک فیملی ہیں اس لئے عید بھی ایک فیملی کے طور پر منائیں۔ سب ایک دوسرے کو عید کارڈ بھیجیں۔ چنانچہ میں نے عید کارڈ خریدے اور سب کو بھجوا دیئے۔ میں نے خصوصی طور پر تو صالحہ کو عید کارڈ نہیں بھیجا تھا‘‘...... صفدر نے کہا۔

’’ٹھیک ہے۔ سب نے عید کارڈ بھیجے لیکن صالحہ نے صرف تمہارا بھیجا ہوا کارڈ اپنی کتاب میں رکھا اور باقی پھینک دیئے‘‘۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’یہ اس کی اپنی مرضی ہے عمران صاحب۔ میں نے تو اسے نہیں کہا کہ وہ ایسا کرے‘‘...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار پلازہ کے گیٹ میں موڑ کر ایک طرف بنی ہوئی پارکنگ میں لے جا کر روک دی۔ وہاں صالحہ کی کار بھی موجود تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں جولیا کے فلیٹ کے سامنے موجود تھے۔ صفدر نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

’’کون ہے‘‘...... جولیا کی آواز ڈور فون سے سنائی دی۔

’’میں صفدر ہوں۔ میرے ساتھ عمران صاحب ہیں‘‘...... صفدر نے جواب دیا تو کھٹک کی آواز سنائی دی اور چند لمحوں بعد دروازہ کھل گیا۔

’’آؤ‘‘...... جولیا نے دروازہ کھول کر ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

’’السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ یا مس جولیانا فٹز واٹر‘‘...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہی بڑے خشوع و خضوع سے سلام کرتے ہوئے کہا۔

’’وعلیکم السلام‘‘...... جولیا نے مختصر سا جواب دیا اور پھر وہ دونوں سٹنگ روم میں داخل ہوئے تو وہاں بیٹھی ہوئی صالحہ بے اختیار اٹھ کھڑی ہوئی۔

’’بیٹھو‘‘...... عمران نے سلام دعا کے بعد کہا اور خود بھی ایک کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ جولیا کچن کی طرف بڑھ گئی تھی۔ صالحہ اور صفدر بھی علیحدہ علیحدہ کرسیوں پر بیٹھ گئے تھے۔

’’عمران صاحب۔ چیف نے کہا ہے کہ میں اور جولیا یہاں آپ کا اور صفدر صاحب کا انتظار کریں تاکہ کسی نتیجے پر پہنچا جا سکے۔ اس کا کیا مطلب ہوا‘‘...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

’’جولیا ڈپٹی چیف ہے۔ اس سے ہی پوچھ لینا تھا۔ چیف نے آخر اسے ڈپٹی چیف بنایا ہے تو کچھ سوچ سمجھ کر ہی بنایا ہو گا‘‘۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’جولیا تو خود پریشان ہے۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ جولیا کو معلوم ہو گا‘‘...... صالحہ نے کہا اور اسی لمحے جولیا ٹرے اٹھائے واپس آ گئی۔ اس نے کافی کی ایک ایک پیالی سب کے سامنے رکھی اور ایک پیالی اپنے لئے اٹھائے وہ کرسی پر بیٹھ گئی۔

’’شکریہ مس جولیانا فٹز واٹر‘‘...... عمران نے بڑے مہذب لہجے میں کہا۔

’’کیا بات ہے۔ کیوں اس قدر تکلف کر رہے ہو۔ بار بار مجھے اس انداز میں پکار رہے ہو‘‘...... جولیا نے عمران کو گھورتے ہوئے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

’’آج چیف کے حکم پر ہم نے کسی نتیجے پر پہنچنا ہے اور چیف اس نتیجے کے انتظار میں بیٹھا ہوا ہے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’ہاں۔ تمہارے آنے سے پہلے میں اور صالحہ اس بات پر حیران ہو رہی ہیں کہ کیسا نتیجہ۔ کس ٹائپ کا نتیجہ‘‘...... جولیا نے بھی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’یہ سب کچھ صالحہ کی وجہ سے ہوا ہے‘‘...... عمران نے کہا تو صالحہ بے اختیار اچھل پڑی۔

’’میری وجہ سے۔ کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں‘‘۔ صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’تم نے پچھلی عید پر صفدر کا بھیجا ہوا عید کارڈ اپنی کتاب میں رکھا ہوا تھا۔ کیوں‘‘...... عمران نے کہا تو صالحہ کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت بھرے تاثرات ابھر آئے۔

’’ہاں۔ مگر وہ تو میں نے نشانی کے طور پر رکھا تھا۔ میرا مطلب ہے کہ کتاب دوبارہ کہاں سے پڑھنے کی نشانی۔ لیکن آپ کو کیسے معلوم ہوا۔ کیا آپ میرے فلیٹ پر گئے تھے‘‘...... صالحہ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر واقعی اس قدر حیرت تھی کہ اس کا چہرہ بگڑ سا گیا تھا جبکہ جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے تھے اور اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ ظاہر ہے عمران کے صالحہ کے فلیٹ پر جانے کی بات ہی اس کو غصہ دلانے کے لئے کافی تھی۔

’’میں نہیں بلکہ تمہارے قبلہ و کعبہ والد صاحب تمہارے فلیٹ پر گئے تھے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’ہاں۔ وہ گزشتہ ہفتے یہاں آئے تھے اور چند گھنٹے رہ کر واپس چلے گئے تھے لیکن آپ کو کیسے یہ سب معلوم ہوا اور وہ کارڈ والی کیا بات ہے‘‘...... صالحہ نے کہا۔

’’تم نے اپنے والد کو کیا بتایا ہوا ہے کہ تم کیا کرتی ہو‘‘۔ عمران نے کہا۔

’’میں نے انہیں بتایا ہے کہ میں بس زندگی کو انجوائے کرتی ہوں۔ کیوں‘‘...... صالحہ نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

’’تم نے اپنے والد کو صفدر کے بارے میں کیا بتایا تھا‘‘۔ عمران نے کہا تو صالحہ بے اختیار اچھل پڑی۔

’’آپ نے تو باقاعدہ میرا انٹرویو شروع کر دیا ہے۔ انہوں نے کارڈ دیکھ کر مجھ سے سرسری طور پر پوچھا تو میں نے بتایا کہ صفدر میرا دوست ہے اور وہ امپورٹ ایکسپورٹ کا کام کرتا ہے اور میری طرح ایک فلیٹ میں رہتا ہے‘‘...... صالحہ نے کہا۔

’’تو تمہارے والد شریف قبلہ و کعبہ نے صفدر کو فون کر کے اپنے ہوٹل میں کال کیا۔ فون نمبر یقیناً تم نے انہیں بتایا ہو گا اور پھر صفدر سے انہوں نے باقاعدہ بردکھاوے کا انٹرویو کیا اور پھر یہ کہہ کر صفدر کو بردکھاوے میں فیل کر دیا کہ وہ اپنی بیٹی کی شادی کسی ایرے غیرے نتھو خیرے سے نہیں کر سکتے اس لئے صفدر آئندہ ایسی کوشش ہی نہ کرے۔ صفدر کی عزت نفس بے حد مجروح ہوئی لیکن اس نے بجائے کسی ہسپتال کا رخ کرنے کے چیف کو فون کر کے ساری تفصیل بتا دی اور ساتھ ہی یہ کہہ دیا کہ چیف صالحہ کے والد کو سمجھا دے کہ وہ آئندہ صفدر سے ایسی بات نہ کرے ورنہ پھر صفدر جو ردعمل ظاہر کرے گا چیف اس پر غصہ نہیں کرے گا‘‘...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

’’اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ صفدر صاحب۔ آئی ایم سوری۔ ڈیڈی کو واقعی ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔ میں ان کی طرف سے آپ سے معافی مانگتی ہوں۔ میں انہیں سمجھا دوں گی۔ آئندہ آپ کو ایسی کوئی

شکایت نہ ہو گی‘‘...... صالحہ نے بڑے شرمندہ سے لہجے میں باقاعدہ معذرت کرتے ہوئے کہا۔

’’اس لئے چیف نے ہم دونوں کو یہاں بھیجا ہے کہ ہم چاروں جب آخری نتیجے پر پہنچ جائیں تو اسے مطلع کر دیں‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’میں نے معذرت کر لی ہے عمران صاحب۔ اگر آپ کہیں تو میں چیف کو فون کر کے ان سے معذرت کر لوں‘‘...... صالحہ نے کہا۔

’’لو بھئی صفدر۔ تمہارا تو نتیجہ نکل آیا۔ اب رہ گئے ہم۔ میرا مطلب ہے جولیا اور میں‘‘...... عمران نے کہا۔

’’میرا نتیجہ۔ کیا مطلب‘‘...... صفدر نے چونک کر کہا۔

’’جس طرح صالحہ کے ڈیڈی نے تمہیں بردکھاوے میں فیل کر دیا ہے اسی طرح صالحہ نے بھی تمہیں فیل کر دیا ہے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’عمران صاحب پلیز۔ آپ کیوں مجھے شرمندہ کرنا چاہتے ہیں‘‘۔ صالحہ نے اس بار قدرے ناراض سے لہجے میں کہا۔

’’ارے۔ اس میں شرمندہ یا ناراض ہونے کا کیا تعلق ہے۔ چیف کو اس قسم کی جذباتیت پسند نہیں ہے اس لئے صفدر کی شکایت پر اس نے آخری سٹیپ اٹھایا ہے کہ تم یا تو شادی کا فیصلہ کرو اور پھر اس کے نتائج بھگتنے کے لئے تیار ہو جاؤ یا پھر آئندہ اسے اس

قسم کی جذباتیت کی اطلاع نہ ملے۔ صفدر راستے میں میری منت کرتا آیا ہے کہ میں صالحہ اور اس کے ڈیڈی کو منا لوں‘‘...... عمران نے کہا۔

’’عمران صاحب۔ میں نے کب یہ بات کی ہے‘‘...... صفدر نے بھی غصیلے لہجے میں کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

’’لو اب بتاؤ چیف کو نتیجہ۔ بلکہ اب بھگتو نتیجہ‘‘...... عمران نے فون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو جولیا نے رسیور اٹھانے سے پہلے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا اور پھر رسیور اٹھا لیا۔

’’جولیا بول رہی ہوں‘‘...... جولیا کا لہجہ مؤدبانہ تھا کیونکہ عمران کی طرح اس کا بھی یہی خیال تھا کہ فون چیف کا ہے۔

’’کیا آپ مس صالحہ کو جانتی ہیں‘‘...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی تو جولیا کے ساتھ ساتھ صالحہ، عمران اور صفدر بھی چونک پڑے۔

’’مس صالحہ یہاں میرے پاس موجود ہیں۔ آپ کون ہیں‘‘۔ جولیا نے کہا۔

’’میں رحیم ٹاورز سے سیکرٹری بول رہی ہوں۔ مس صالحہ کے فلیٹ کو پولیس اور اعلیٰ حکام نے گھیر رکھا ہے۔ دو خطرناک مجرموں کو اس فلیٹ میں داخل ہوتے دیکھا گیا ہے۔ مس صالحہ نے آپ کا فون نمبر ایمرجنسی کی صورت میں لکھوایا ہوا ہے اس لئے میں نے

یہاں فون کیا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو صالحہ نے رسیور جولیا کے ہاتھ سے جھپٹ لیا۔

''تم میگ بول رہی ہو۔ میں صالحہ بول رہی ہوں۔ کیا ہوا ہے۔ میرے فلیٹ میں کیا ہوا ہے''...... صالحہ نے اونچی آواز میں کہا۔

''مس صالحہ۔ آپ فوراً آ جائیں۔ میں نے بڑی مشکل سے پولیس اور اعلیٰ حکام کو آپ کے فلیٹ میں داخل ہونے سے روکا ہوا ہے۔ آپ فوراً آ جائیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو صالحہ نے رسیور کریڈل پر رکھا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

''مجھے جانا ہو گا۔ نجانے وہاں کیا چکر چل گیا ہے''...... صالحہ نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

''ہم بھی تمہارے ساتھ چل رہے ہیں''...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو صفدر بھی سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ ظاہر ہے جولیا کیسے پیچھے رہ سکتی تھی۔

Uploaded by

فائزہ جس کا اصل نام کیتھرین تھا، رافٹ کے ساتھ چلتی ہوئی سڑک پر آگے بڑھی چلی جا رہی تھی کہ ایک خالی ٹیکسی ان کے قریب آ کر رکی تو کیتھرین ٹیکسی کا عقبی دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئی جبکہ رافٹ اگلی سیٹ پر بیٹھ گیا تھا۔

''کہاں جانا ہے''...... ٹیکسی ڈرائیور نے میٹر آن کرتے ہوئے پوچھا۔

''گرانڈ بزنس پلازہ''...... عقبی سیٹ پر بیٹھی کیتھرین نے کہا تو ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے ٹیکسی آگے بڑھا دی اور تقریباً بیس منٹ بعد اس نے شہر کے سب سے معروف بزنس پلازہ میں لے جا کر ٹیکسی روک دی تو کیتھرین نیچے اتری۔ رافٹ بھی نیچے اتر آیا۔ اس نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر ٹیکسی ڈرائیور کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

"باقی ٹپ"...... رافٹ نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں کہا اور پلازہ کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ ٹیکسی ڈرائیور نے مسرت بھرے انداز میں سلام کیا اور پھر ٹیکسی کو آگے لے گیا۔ کیتھرین اس دوران اندر جا چکی تھی۔ رافٹ بھی تیز تیز قدم اٹھاتا اندر داخل ہوا اور پھر وہ ایک لفٹ کے ذریعے چوتھی منزل پر پہنچ گیا۔ اس پوری منزل پر انٹرنیشنل بزنس کارپوریشن کے دفاتر تھے۔ یہ ملٹی نیشنل کمپنی تھی اور مشینری غیر ممالک سے درآمد کرتی تھی اور سپلائی کا کام کرتی تھی۔ رافٹ ایک کمرے میں داخل ہوا تو کمرے میں ایک شیشے کے دروازے کے سامنے بیضوی ڈیسک کے پیچھے ایک نوجوان لڑکی ڈیسک پر دو مختلف رنگوں کے فون رکھے مسلسل فون سننے اور فون کرنے میں مصروف تھی جبکہ کمرے میں صوفے موجود تھے جن پر عورتیں اور مرد بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں آدھی سے زیادہ تعداد غیر ملکیوں کی تھی۔ جیسے ہی شیشے کا دروازہ کھول کر کوئی باہر آتا سیکرٹری کمرے میں موجود کسی اور کو روانہ کر دیتی اور وہ اٹھ کر مینجر کے آفس میں چلا جاتا۔ رافٹ اندر داخل ہوا تو کیتھرین ایک صوفے پر اطمینان سے بیٹھی ہوئی تھی۔ رافٹ اس کے ساتھ جا کر بیٹھ گیا۔

"ہمارا پچیسواں نمبر ہے۔ بارھواں اندر گیا ہے"...... کیتھرین نے مسکراتے ہوئے رافٹ سے کہا تو رافٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد سیکرٹری نے انہیں اندر جانے کا اشارہ کیا تو کیتھرین کے ساتھ رافٹ بھی اٹھا۔

"تم یہیں بیٹھو۔ میں آ رہی ہوں"...... کیتھرین نے کہا تو رافٹ واپس بیٹھ گیا جبکہ کیتھرین تیز تیز قدم اٹھاتی شیشے کا دروازہ کھول کر اندر خاصے وسیع و عریض کمرے میں داخل ہو گئی۔ بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے بیٹھا ہوا ادھیڑ عمر غیر ملکی اس کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

"تشریف رکھیں مس کیتھرین"...... اس نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا تو کیتھرین میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گئی۔

"فرمائیے۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... ادھیڑ عمر غیر ملکی جنرل مینجر نے غور سے کیتھرین کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے فٹ بال کے بین الاقوامی کھلاڑی نکی سے ملنا ہے"۔ کیتھرین نے کہا تو غیر ملکی بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو آپ ہیں۔ سپیشل کوڈ یہی ہے"...... جنرل مینجر نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک کارڈ نکال کر اس نے کیتھرین کی طرف بڑھا دیا۔

"اس پر پتہ درج ہے"...... جنرل مینجر نے کہا۔

"او کے شکریہ"...... کیتھرین نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے واپس مڑی اور چند لمحوں بعد وہ باہر کمرے میں پہنچ گئی۔

"آؤ"...... کیتھرین نے رافٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"کون سا پتہ ہے"...... رافٹ نے بزنس پلازہ سے باہر آتے

ہی پوچھا۔

"کہکشاں کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک"...... کیتھرین نے کارڈ کو پڑھتے ہوئے کہا اور پھر کارڈ اس نے پرس میں رکھ لیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی نے انہیں کہکشاں کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک کے سامنے پہنچا دیا۔ راقٹ نے ایک بار پھر ایک بڑا نوٹ ڈرائیور کو دیا اور باقی ٹپ دی تو ڈرائیور نے مسرت بھرے انداز میں سلام کیا اور پھر ٹیکسی آگے بڑھا لے گیا۔ کیتھرین نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ ستون پر ڈاکٹر اسمتھ کی نیم پلیٹ موجود تھی جس کے نیچے ڈگریوں کی لمبی قطار لکھی ہوئی تھی۔ کوٹھی متوسط درجے کی تھی۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک غیر ملکی نوجوان باہر آ گیا۔ کیتھرین نے کارڈ اس کی طرف بڑھا دیا۔

"اوہ یس میڈم۔ آیئے"...... اس نوجوان نے چونک کر مؤدبانہ لہجے میں کہا اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک خاصے بڑے کمرے میں داخل ہو رہے تھے جس میں ایک میز کے پیچھے کرسی پر برف کی طرح سفید بالوں لیکن انتہائی صحت مند چہرے کا مالک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی تیز اور چمکدار آنکھیں ان دونوں پر جمی ہوئی تھیں۔

"آؤ۔ آ جاؤ"...... اس نے کہا۔

"میرا نام کیتھرین ہے اور یہ میرا اسسٹنٹ ہے راقٹ"۔ کیتھرین نے کہا اور میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گئی۔ راقٹ بھی ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

"کراس ویژن مشن کا کیا ہوا"...... اس آدمی نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"وکٹری۔ کیتھرین کبھی ناکام رہ ہی نہیں سکتی"...... کیتھرین نے جواب دیا تو وہ ایک جھٹکے سے سیدھا ہوا۔ اس کے چہرے پر قدرے حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا واقعی۔ کیا تم ہارپر کا فارمولا لے آئی ہو"...... سفید بالوں والے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ آپ میری بات سپر باس سے کرا دیں تا کہ میں مطمئن ہو سکوں"...... کیتھرین نے کہا تو سفید بالوں والے نے میز پر موجود فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تو دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس"...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"وائٹ ہیئر بول رہا ہوں"...... اس آدمی نے کہا۔

"یس۔ سپر باس بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیتھرین اور اس کا اسسٹنٹ راقٹ یہاں میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ کیتھرین کا کہنا ہے کہ وہ کراس ویژن مشن میں کامیاب ہو گئی ہے اور ہارپر کا فارمولا اس کے پاس ہے۔ وہ آپ سے بات

کرنا چاہتی ہے“...... وائٹ ہیئر نے کہا۔

”کراؤ بات“...... دوسری طرف سے کہا گیا تو وائٹ ہیئر نے رسیور کیتھرین کی طرف بڑھا دیا۔

”یس باس۔ میں کیتھرین بول رہی ہوں“...... کیتھرین نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”کیا یہ بات درست ہے کہ تم ہارپر کا فارمولا لے آئی ہو“۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

”یس سپر باس“...... کیتھرین نے فاخرانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پوری تفصیل بتاؤ۔ اس کا تو وہاں سے نکال لانا ناممکن نظر آتا تھا۔ ہمارے کئی ایجنٹ اس چکر میں ہلاک ہو چکے ہیں“...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

”سپر باس۔ میں نے مشن ملنے پر سب سے پہلے چیف انجینئر حامد رضا کے بارے میں چھان بین کی کیونکہ فارمولا اس کی تحویل میں تھا۔ مجھے اس قدر اطلاعات مل گئیں کہ وہ انتہائی عیاش فطرت آدمی ہے اور آپ تو جانتے ہیں کہ میری جسمانی فگر کیسی ہے۔ چنانچہ میں نے اس کی عیاش فطرت کو بنیاد بنایا اور پھر میں نے اسے فون کیا کہ میرا تعلق ایکریمیا کے سب سے معروف اخبار ریڈ سٹار سے ہے اور میں یہاں اس کی نمائندہ ہوں اور میں نے ان کا انٹرویو اور تصاویر ریڈ سٹار میں شائع کرانا چاہتی ہوں تو وہ بے حد خوش ہوا کیونکہ اسے پبلسٹی کا بے حد شوق تھا۔ اس نے مجھے فیکٹری میں وقت دے دیا۔ میں نے مقامی لڑکی کا میک اپ کیا اور نام فائزہ رکھ لیا۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ یہاں طویل عرصہ رہنے کی وجہ سے میں مقامی زبان نہ صرف آسانی سے بول لیتی ہوں بلکہ میرا لہجہ بھی اب مقامی ہو گیا ہے۔ رافٹ کا بھی مقامی میک اپ کر دیا گیا۔ اس کے بعد رافٹ نے میرے کہنے پر ایک پارکنگ سے کار اڑائی اور ہم دونوں اس میں سوار ہو کر دہاں پہنچ گئے۔ میری توقع کے عین مطابق چیف انجینئر حامد رضا مجھے دیکھتے ہی مجھ پر ریشہ خطمی ہو گیا اور اس نے مجھے بیڈ روم میں لے جا کر شراب پینے اور انٹرویو کرنے کی آفر کی۔ میں تو خود یہی چاہتی تھی اس لئے میں نے حامی بھر لی“...... کیتھرین نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور اس کے بعد اس نے دہاں پیش آنے والے تمام واقعات اور پھر رہائشی پلازہ میں پہنچ کر میک اپ واش کرنے سے لے کر پہلے بزنس پلازہ جانے اور وہاں سے کارڈ لے کر یہاں تک آنے کی پوری تفصیل بتا دی۔

”گڈ کیتھرین۔ تم نے واقعی زبردست کارنامہ سرانجام دیا ہے اس لئے تمہیں اور رافٹ کو اس کا خصوصی انعام ملے گا۔ تم فارمولا وائٹ ہیئر کے حوالے کر دو اور رسیور اسے دو تاکہ اسے میں مزید ہدایات دے سکوں“...... سپر باس نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو کیتھرین کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔ اس نے رسیور وائٹ ہیئر کی

طرف بڑھا دیا۔

''یس سپر باس''...... وائٹ ہیئر نے کہا۔

''تم فارمولا کیتھرین سے لے کر فوری طور پر اسے سفارت خانے بھجوا دو۔ میں وہاں احکامات دے دیتا ہوں۔ وہ اسے سفارتی بیگ کے ذریعے وہاں سے بھجوا دیں گے۔ تم نے اسے سیکنڈ سیکرٹری مارٹن کے حوالے کرنا ہے''...... سپر باس کی آواز سنائی دی۔

''یس باس''...... وائٹ ہیئر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیتھرین اور رافٹ دونوں کو خصوصی انعامات دے کر واپس بھجوا دو''...... سپر باس نے کہا۔

''یس باس''...... وائٹ ہیئر نے کہا۔

''اوکے''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رسیور رکھ دیا گیا تو وائٹ ہیئر نے بھی رسیور رکھ دیا جبکہ اس دوران کیتھرین نے میز پر پڑے ہوئے اپنے پرس سے تہہ شدہ فائل نکال کر وائٹ ہیئر کی طرف بڑھا دی۔ وائٹ ہیئر نے اسے کھول کر دیکھا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس نے اسے دراز میں رکھ دیا۔

''تو اب تمہیں خصوصی انعام دیئے جائیں۔ گڈ شو''...... وائٹ ہیئر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ اوپر کو اٹھا تو اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا اور پھر اس سے پہلے کہ کیتھرین اور رافٹ کچھ سمجھتے وائٹ ہیئر نے ٹریگر دبا دیا۔ اس

کے ساتھ ہی کیتھرین کو یوں محسوس ہوا جیسے کئی گرم سلاخیں اس کے جسم میں اترتی چلی جا رہی ہوں۔ اس کے ساتھ ہی اس کے کانوں میں رافٹ کے چیخنے کی آواز پڑی اور پھر اس کا سانس اس کے حلق میں ہی اٹک گیا۔ اس نے زور سے سانس لینے کی کوشش لیکن بے سود اور پھر اس کے تمام احساسات سیاہ دلدل میں دھنستے چلے گئے۔

خوبصورت انداز میں سجائے گئے آفس کی بڑی سی میز کے پیچھے ایک دراز قد ادھیڑ عمر آدمی جس کے گھنگھریالے بال اس کے کاندھوں پر پڑ رہے تھے نیلے رنگ کا سوٹ پہنے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے کی لکیریں بتا رہی تھیں کہ اس کی زندگی تجربات کی کٹھالی سے ہو کر گزری ہے۔ آنکھوں پر سنہرے باریک فریم کا چشمہ تھا اور میز پر ایک فائل کھلی ہوئی پڑی تھی۔ یہ ایک بین الاقوامی خفیہ تنظیم سائرس کا سپر باس تھا اور اس کا یہ آفس ایکریمیا کے دارالحکومت ولنگٹن میں تھا۔ اس تنظیم کا زیادہ تر پھیلاؤ ایکریمیا اور یورپ میں تھا لیکن ایشیا اور افریقہ میں بھی اس کے نمائندے موجود تھے۔ سائرس کا نام خفیہ تھا جبکہ بظاہر یہ تنظیم بین الاقوامی سطح پر امپورٹ ایکسپورٹ کا کام کرتی تھی اور امپورٹ ایکسپورٹ کا یہ کام پوری دنیا میں خاصے اونچے پیمانے پر کیا جاتا تھا۔

سائرس کا اصل کام مختلف حکومتوں کی طرف سے کسی دوسرے ملک کا اہم سائنسی فارمولا یا سائنسی دھات یا کوئی سائنسی پرزہ حاصل کرنا اور اسے اس ملک تک پہنچانا تھا جو اس کی خدمات حاصل کرتا تھا اور سائرس یہ کام اس انداز میں سرانجام دیا کرتی تھی کہ کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہو سکتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ سائرس کے خلاف آج تک کسی طرف سے بھی کوئی مخالف سامنے نہ آیا تھا۔ سپر باس کا نام ڈگلس تھا اور ڈگلس ایکریمین اور کارمن کی سرکاری خفیہ ایجنسیوں میں طویل عرصے کام کر چکا تھا اور وہاں سے فارغ ہونے کے بعد اس نے سائرس نام کی یہ تنظیم قائم کر لی تھی۔ سائرس ایک خیالی پرندے کا نام تھا جس کے اڑنے کی آواز سنائی دیتی تھی لیکن اسے آج تک کسی نے نہ دیکھا تھا اس لئے ڈگلس نے اپنی تنظیم کا نام بھی سائرس رکھا ہوا تھا۔ ڈگلس اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کو دیکھ رہا تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”لیں“ ...... ڈگلس نے تیز لہجے میں کہا۔

”پاکیشیا سے وائٹ ہیئر کی کال ہے باس“ ...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی تو ڈگلس بے اختیار چونک پڑا۔

”کراؤ بات“ ...... ڈگلس نے کہا۔

”باس۔ میں وائٹ ہیئر بول رہا ہوں پاکیشیا سے“ ...... چند

لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”کیوں کال کی ہے“...... ڈگلس نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

”سپر باس۔ آپ کے حکم کے مطابق کیتھرین اور رافٹ کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور ان دونوں کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال کر راکھ کر دی گئی ہیں۔ اس کے بعد فارمولا سفارت خانے کے سیکنڈ سیکرٹری کو پہنچا دیا گیا“...... وائٹ ہیئر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”پھر کیا ہوا ہے“...... ڈگلس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

”میں نے اپنے طور پر کیتھرین اور رافٹ کے اس مشن کی انکوائری کرائی تاکہ اگر ان دونوں نے مشن کی تکمیل میں کوئی کلیو چھوڑا ہو تو اسے تلف کیا جا سکے تو میرے نوٹس میں یہ بات آئی کہ کیتھرین اور رافٹ نے جس فلیٹ میں داخل ہو کر میک اپ واش کئے اور لباس تبدیل کئے وہاں پولیس اور مشین ٹولز فیکٹری کی سیکورٹی ایجنسی نے چیکنگ کی۔ گو انہیں وہاں سے صرف کیتھرین اور رافٹ کے اترے ہوئے لباس ہی مل سکے ہیں لیکن وہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے پاکیشیا کے انتہائی خطرناک ایجنٹ علی عمران کو بھی دیکھا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ فلیٹ ایک لڑکی کا ہے اور وہ لڑکی اس عمران کی دوست ہے“...... وائٹ ہیئر نے کہا۔

”تو پھر کیا ہوا۔ جب کیتھرین اور رافٹ دونوں ختم ہو گئے ہیں

تو پھر یہ ایجنٹ کیا کر سکتا ہے۔ ویسے بھی جو کچھ ہوا ہے اس کا تعلق سنٹرل انٹیلی جنس سے تو ہو سکتا ہے سیکرٹ سروس سے نہیں کیونکہ کیتھرین اور رافٹ نے مقامی میک اپ اور لباس میں یہ واردات کی ہے“...... ڈگلس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”سپر باس۔ یہ عمران انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ ہے۔ یہ لامحالہ کیتھرین اور رافٹ کے پیچھے چلتا ہوا ہم تک پہنچ جائے گا اور اگر یہ ہم تک پہنچ گیا تو پھر معاملات وہ نہیں رہیں گے جو اب ہیں“...... وائٹ ہیئر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اگر تمہیں کیتھرین اور رافٹ کی موت کے بعد بھی کوئی خطرہ ہے تو تم سارا سیٹ اپ کلوز کر کے ایکریمیا آ جاؤ۔ فی الحال ہمارے پاس پاکیشیا کے لئے کوئی نیا مشن موجود نہیں ہے۔ جب ہو گا تو نیا سیٹ اپ قائم کر لیا جائے گا“...... ڈگلس نے کہا۔

”اس کی بجائے اگر آپ اجازت دیں تو اس عمران کا ہی خاتمہ کر دیا جائے“...... وائٹ ہیئر نے کہا۔

”جب تم اسے خطرناک کہہ رہے ہو تو کیا تم اسے آسانی سے ہلاک کر سکو گے اور اگر وہ ہلاک ہونے کی بجائے تم تک پہنچ گیا تو پھر“...... ڈگلس نے کہا۔

”وہ ابھی ہمارے متعلق کچھ نہیں جانتا اور اچانک حملے سے دنیا کا کوئی ہوشیار ترین آدمی بھی نہیں بچ سکتا۔ پھر یہاں ایسے گروپس بھی ہیں جو یہ کام انتہائی آسانی سے سرانجام دے سکتے ہیں۔ اگر

یہ ہلاک ہو گیا تو ٹھیک ورنہ میں سیٹ اپ ختم کر کے واپس آ جاؤں گا''...... وائٹ ہیئر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ جو مناسب سمجھو کرو لیکن ایک بات کا خیال رکھنا۔ تمہاری اور تمہارے سیٹ اپ کی بھی مکمل نگرانی ہوتی رہتی ہے۔ اگر تم یا تمہارا کوئی آدمی ان کی نظروں میں آ گیا تو پھر تمہارے بھی فوری ڈیتھ وارنٹ جاری کر دیئے جائیں گے''...... ڈگلس نے تیز اور سرد لہجے میں کہا۔

''آپ بے فکر رہیں سپر باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوکے۔ پھر تمہیں اجازت ہے۔ جو مناسب سمجھو کرو''...... ڈگلس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کی فراخ پیشانی پر شکنیں سی پھیل گئی تھیں۔ وہ چند لمحے بیٹھا سوچتا رہا اور پھر اس نے رسیور اٹھایا، فون کے نیچے لگے ہوئے چھوٹے سے بٹن کو پریس کر کے اس نے فون کو ڈائریکٹ کیا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''مارجوری بول رہی ہوں''...... ایک چیختی اور کرخت سی نسوانی آواز سنائی دی۔

''سپر باس فرام دس اینڈ''...... ڈگلس نے بھی سخت لہجے میں جواب دیا۔

''اوہ۔ یس سپر باس۔ حکم سپر باس''...... دوسری طرف سے اس بار قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا لیکن لہجہ اور آواز ویسے ہی کرخت تھی۔ شاید اس کی آواز تھی ہی ایسی۔

''پاکیشیا سے جو فارمولا تمہارے پاس پہنچا تھا اس کا کیا ہوا ہے۔ تم نے اب تک کوئی رپورٹ ہی نہیں دی''...... سپر باس ڈگلس نے تیز لہجے میں کہا۔

''سپر باس۔ کافرستان نے فارمولے کی مکمل پیمنٹ کر دی ہے لیکن انہوں نے درخواست کی ہے کہ ابھی ہم یہ فارمولا اپنے پاس بطور امانت رکھیں کیونکہ انہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی طرف سے خطرہ لاحق ہے کہ اگر وہ اس فارمولے کے پیچھے چل پڑی تو پھر کافرستان کو کافی بڑا نقصان بھی اٹھانا پڑ سکتا ہے جبکہ انہیں یقین ہے کہ سائرس کے بارے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کوئی علم نہیں ہے اور نہ ہی ہو سکتا ہے اس لئے فارمولا یہاں محفوظ رہے گا۔ میں نے اسے امانت کے طور پر سپیشل سٹور میں رکھوا دیا ہے''۔ مارجوری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ ٹھیک ہے۔ ہمیں پیمنٹ سے غرض تھی۔ وہ مل گئی ہے تو ٹھیک ہے''...... ڈگلس نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر ایک بار پھر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''جارج بول رہا ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ لہجہ بتا رہا تھا کہ بولنے والا خاصا بوڑھا آدمی ہے۔

''ڈگلس بول رہا ہوں جارج''...... ڈگلس نے اس بار اپنے اصل

نام سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ تم۔ آج کیسے یاد آ گیا جارج تمہیں''...... دوسری طرف سے قدرے شکایت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

''مجھے تو تم یاد رہتے ہو اس لئے وقتاً فوقتاً بات ہوتی رہتی ہے لیکن تم نے مجھے کبھی یاد نہیں کیا''...... ڈگلس نے کہا تو دوسری طرف سے جارج بے اختیار ہنس پڑا۔

''تم اب بہت بڑے آدمی ہو گئے ہو ڈگلس اس لئے تمہیں فون کرتے ہوئے خوف آتا ہے کہ کہیں تم ناراض ہو گئے تو بوڑھا جارج دوسرا سانس بھی نہ لے سکے گا''...... جارج نے کہا تو اس بار ڈگلس ہنس پڑا۔

''مذاق کرنے کی عادت نہیں گئی تمہاری۔ بہرحال یہ بتاؤ کہ کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تم واقف ہو یا نہیں''...... ڈگلس نے کہا۔

''کیا کہہ رہے ہو۔ کس کا نام لے رہے ہو''...... جارج نے چونک کر اور انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ کیا اب تمہاری سماعت بھی متاثر ہو گئی ہے''...... ڈگلس نے کہا۔

''میں نے سن لیا تھا۔ صرف کنفرم کرنا چاہتا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ سائرس کے اختتام کا وقت آ گیا ہے''...... جارج نے کہا تو ڈگلس بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''یہ تم کیا کہہ رہے ہو جارج۔ اگر تمہاری بجائے کسی اور نے یہ بات کی ہوتی تو اسے عبرتناک سزا ملتی''...... ڈگلس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''مجھے معلوم ہے ڈگلس کہ تم کتنے بااختیار ہو اور تمہارے انڈر کتنے سیکشن اور کتنی تنظیمیں کام کر رہی ہیں اور یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ سائرس کے نام سے دنیا میں چند آدمیوں کے سوا اور کوئی واقف نہیں ہے لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی ایک عفریت کا نام ہے۔ یہ عفریت جس کے پیچھے لگ جائے اسے پاتال تک نہیں چھوڑتا۔ ایکریمیا، اسرائیل اور کارمن کی سرکاری ایجنسیوں سے لے کر روسیاہ تک کی تمام طاقتور ایجنسیاں اور تنظیمیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا نام سن کر ہی کانپ اٹھتی ہیں۔ تمہیں شاید معلوم ہی نہیں ہے لیکن مجھے معلوم ہے کہ اب اسرائیل اور ایکریمیا نے اپنی سرکاری ایجنسیوں کو اس سلسلے میں منع کیا ہوا ہے کہ وہ کوئی بھی مشن پاکیشیا میں ازخود مکمل نہ کریں''...... جارج نے بولنا شروع کیا تو ڈگلس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرتے چلے گئے۔

''کیا ان کا خاتمہ ممکن نہیں ہے''...... ڈگلس نے کہا۔

''وہ انسان ہیں اس لئے ان کا خاتمہ بھی ممکن ہے لیکن آج تک ایسا نہیں ہو سکا اس لئے اب تو یہ کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ مافوق الفطرت قوتوں کے مالک ہیں اور خاص طور پر اس کے لئے کام کرنے والا آدمی عمران۔ اس شخص کا نام سن کر ہی لوگ بدک جاتے

ہیں حالانکہ بظاہر یہ آدمی بھولا بھالا، مزاحیہ باتیں اور احمقانہ حرکتیں کرنے والا معصوم صورت آدمی ہے جسے دیکھ کر یہی کہا جا سکتا ہے کہ اسے تو چٹکی میں مسلا جا سکتا ہے لیکن اس شخص کے ہاتھوں بڑی بڑی تنظیمیں موت کے گھاٹ اتر چکی ہیں اس لئے میں نے کہا تھا کہ اگر تمہارا کوئی تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہو گیا ہے تو پھر تم شدید ترین خطرات کی زد میں آ چکے ہو''...... جارج نے کہا۔

''میرا تو کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی میں نے پاکیشیا میں کبھی کوئی مشن مکمل کیا ہے۔ مجھے تو کسی نے اس بارے میں بتایا تھا اس لئے میں نے سوچا کہ تم سے کنفرم کر لوں''...... ڈگلس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اگر ایسا ہے تو بہت اچھا ہے ورنہ اگر تم نے پاکیشیا میں کچھ کیا ہے تو میرا مشورہ ہے کہ جو کچھ کیا ہے وہ واپس لوٹا دو''...... جارج نے کہا۔

''اوکے۔ بے حد شکریہ''...... ڈگلس نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

''حیرت ہے جارج جیسا آدمی اس سروس کی تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملا رہا ہے اور کافرستان حکومت اس کے خوف کی وجہ سے فارمولا کافرستان نہیں لے جانا چاہتی۔ آخر یہ لوگ کیا ہیں''...... ڈگلس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اچانک ایک خیال کے آتے ہی وہ چونک پڑا۔ اس نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور

اٹھایا اور پھر یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''پاکیشیا میں وائٹ ہیئر سے بات کراؤ''...... ڈگلس نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد گھنٹی بجی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... ڈگلس نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''وائٹ ہیئر لائن پر ہے باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ وائٹ ہیئر بول رہا ہوں باس''...... چند لمحوں بعد وائٹ ہیئر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''تم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے اس عمران کے بارے میں کیا کیا ہے''...... ڈگلس نے سخت لہجے میں پوچھا۔

''سپر باس۔ ایک گروپ کو میں نے ہائر کر لیا ہے۔ وہ اس پر پے در پے قاتلانہ حملے کرے گا اور اسے ہلاک کر دے گا۔ یہ گروپ جلد ہی کام کا آغاز کر دے گا کیونکہ پہلے وہ اس عمران کے آنے جانے، رہائش اور لوگوں سے اس عمران کے بارے میں انکوائری کریں گے اور پھر باقاعدہ منصوبہ بندی سے اس پر پے در پے اور مسلسل حملے کئے جائیں گے''...... وائٹ ہیئر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس گروپ سے تم نے براہ راست رابطہ کیا ہے''...... ڈگلس

نے پوچھا۔

''نو سپر باس۔ درمیان میں ایک رابطہ ہے جو ایسے معاملات کو ڈیل کرتا ہے۔ اس طرح ہم تو شروع سے آخر تک پس پردہ ہی رہیں گے''...... وائٹ ہیئر نے جواب دیا۔

''اس گروپ کو اپنا کام کرنے دو۔ تم میرا حتمی اور فائنل حکم سن لو۔ تم اپنے تمام معاملات کو فوری طور پر کلوز کر کے واپس آ جاؤ۔ فوری طور پر۔ سن لیا تم نے''...... ڈگلس نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''یس سپر باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی''...... دوسری طرف سے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا گیا تو ڈگلس نے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو حسب روایت احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

''بیٹھو''...... رسمی سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور پھر اپنے لئے مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

''کیا بات ہے۔ آپ بے حد الجھے ہوئے ہیں۔ صالحہ کے فلیٹ میں جو کچھ ہوا ہے اس بارے میں کچھ پیش رفت ہوئی ہے یا نہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اگر کوئی پیش رفت ہوتی تو اطلاع تمہارے پاس ہی آنی تھی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ابھی تک کوئی اطلاع نہیں آئی۔ ویسے یہ ہارپر کا فارمولا ہے کیا جسے اس انداز میں حاصل کیا گیا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''یہ خصوصی سب میرین میں لگایا جانے والا ایک چھوٹا سا پرزہ

ہوتا ہے جس کی مدد سے سب میرین کو ہر قسم کی کراس چیکنگ سے خفیہ رکھا جاتا ہے۔ جس سب میرین میں یہ ہارپر نصب ہو اسے کسی بھی صورت چیک نہیں کیا جا سکتا۔ ویسے ابھی یہ فارمولا ابتدائی سطح پر ہے۔ اس کا دائرہ کار محدود ہے لیکن وہاں فیکٹری میں اس کی رینج وسیع کرنے پر کام ہو رہا ہے۔ اس لڑکی فائزہ نے یہ ابتدائی فارمولا حاصل کیا ہے۔ ویسے تم نے ناٹران کے ذمے لگایا تھا۔ اس کا کیا جواب ہے''...... عمران نے کہا۔

''اس نے جواب دیا ہے کہ کافرستان میں اس معاملے میں کوئی ہلچل نہیں ہے اور نہ ہی کوئی اطلاع ہے۔ البتہ ہارپر کے بارے میں انہیں معلوم ضرور ہے اور بس''...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

''میرا خیال تھا کہ یہ کام کافرستان کا ہو سکتا ہے کیونکہ ہارپر کا استعمال پاکیشیائی سب میرین میں ہو رہا ہے اور ظاہر ہے اس پر تشویش کافرستان کو ہی ہو سکتی ہے۔ پھر وہ لڑکی فائزہ مقامی تھی جس نے یہ ساری کارروائی کی ہے''...... عمران نے کہا۔

''ویسے جو رپورٹ وہاں سے ملی ہے وہ انتہائی حیرت انگیز ہے۔ یہ سوچا بھی نہ جا سکتا تھا کہ چیف انجینئر اس لڑکی کو اس قدر ٹاپ سیکرٹ سٹور میں لے جائے گا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''یہ سب کچھ اس چیف انجینئر کی عیاش فطرت کی وجہ سے ممکن ہوا ہے۔ وہ انتہائی حسن پرست اور عیاش فطرت آدمی تھا۔ اس کا کردار اس معاملے میں بے حد خراب تھا اور فائزہ کے بارے میں

بتایا گیا ہے کہ اس لڑکی کی فگر ایسی تھی کہ اس عیاش فطرت آدمی کی رال بے اختیار ٹپک پڑی ہو گی۔ پھر اس نے لباس بھی اس انداز کا پہنا ہوا تھا۔ پھر اس چیف انجینئر نے ریڈ سٹار اخبار سے تصدیق کرنا بھی ضروری نہیں سمجھا کہ اس فائزہ نام کی کوئی نمائندہ ہے بھی سہی یا نہیں''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اس کا تو مطلب ہے کہ ایسے قومی نوعیت کے معاملوں اور بڑے عہدوں پر فائز لوگوں کے بارے میں چھان بین کرانی چاہئے اور جن کا کردار کمزور ہو انہیں ایسے عہدوں سے ہٹا دیا جائے''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''یہ بہت بڑا ٹاسک ہے۔ اسی لئے تو اسلام کردار کی مضبوطی پر زور دیتا ہے۔ بہرحال یہ بعد کا مسئلہ ہے۔ سر سلطان کو میں نے کہہ دیا ہے وہ اس سلسلے میں ضروری کام کرتے رہیں گے''...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''ایکسٹو''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''جولیا بول رہی ہوں باس''...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

''یس''...... عمران نے کہا۔

''سر۔ نعمانی نے رپورٹ دی ہے کہ اس نے ایک ایسے ٹیکسی ڈرائیور کو تلاش کر لیا ہے جس نے صالحہ کے رہائشی فلیٹ والے

پلازہ سے کچھ فاصلے پر ایک غیر ملکی جوڑے کو پک کیا اور پھر اس نے اس جوڑے کو سٹار بزنس پلازہ کے باہر ڈراپ کر دیا۔ نعمانی اور صدیقی نے اس سٹار بزنس پلازہ میں جو انکوائری کی ہے اس کے مطابق یہ غیر ملکی جوڑا جنرل مینجر کے کمرے میں جاتا دیکھا گیا۔ اس کے بعد اس جوڑے کا مزید پتہ نہیں چل سکا‘‘...... جولیا نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

’’جنرل مینجر کی سیکرٹری سے معلوم کرنا تھا‘‘...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

’’صدیقی نے معلومات حاصل کی ہیں۔ اس کے مطابق وہ نوجوان تو باہر انتظار گاہ میں موجود رہا جبکہ وہ عورت جنرل مینجر سے ملی اور چند منٹ بعد ہی واپس آ گئی اور پھر وہ دونوں واپس چلے گئے۔ ویسے صدیقی نے اس جنرل مینجر اور اس ادارے کے بارے میں بھی معلومات حاصل کی ہیں۔ ان کے مطابق یہ محض بزنس کرنے والا ادارہ ہے۔ اس کے بارے میں کبھی کسی کی شکایت نہیں آئی‘‘...... جولیا نے جواب دیا۔

’’اگر یہ دونوں وہاں ٹیکسی میں گئے تھے تو پھر ان کی واپسی بھی ٹیکسی میں ہوئی ہو گی۔ اس ٹیکسی ڈرائیور سے ان کے حلیئے معلوم کر کے آگے بڑھا جا سکتا ہے اس لئے صدیقی اور نعمانی کو حکم دے دو کہ وہ اس ٹیکسی ڈرائیور کو ٹریس کریں جس نے انہیں وہاں سے پک کیا ہو گا‘‘...... عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں جولیا کو ہدایات

دیتے ہوئے کہا۔

’’یس باس‘‘...... دوسری طرف سے جولیا نے کہا گیا۔

’’نعمانی نے تمہیں ان دونوں کے حلیئے بھی بتائے ہوں گے‘‘۔ عمران نے پوچھا۔

’’یس سر‘‘...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

’’تم پوری ٹیم کو یہ حلیئے بتا کر انہیں کہہ دو کہ وہ سب انہیں تلاش کریں اور اس کے ساتھ ساتھ ان حلیوں کی مدد سے وہ صالحہ کے رہائشی پلازہ سے بھی معلومات حاصل کریں۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہ جوڑا کوئی اور ہو‘‘...... عمران نے کہا۔

’’یس سر‘‘...... جولیا نے کہا تو عمران نے مزید کچھ کہے بغیر رسیور رکھ دیا۔

’’عمران صاحب۔ یہ فارمولا تو اب تک ملک سے باہر جا چکا ہو گا‘‘...... بلیک زیرو نے کہا۔

’’میں نے سر سلطان سے کہہ کر فوری طور پر تمام کوریئر سروسز میں اسے چیک کرنے کا کہا تھا لیکن کسی طرف سے کوئی رپورٹ نہیں ملی۔ یا تو کوئی آدمی اسے جیب میں ڈال کر لے گیا ہے یا پھر‘‘...... عمران بات کرتے کرتے بے اختیار چونک پڑا۔

’’یا پھر کیا عمران صاحب‘‘...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

’’اوہ۔ میرا ذہن اس طرف نہیں گیا تھا۔ میں نے صرف کافرستان کے سفارتی بیگ کی چیکنگ کے لئے کہا تھا کیونکہ فیکٹری

سے یہی رپورٹ ملی تھی کہ واردات کرنے والی عورت مقامی تھی لیکن اب اگر وہ غیر ملکی ہے تو کسی بھی غیر ملکی سفارت خانے کے ذریعے بھی یہ فارمولا باہر بھجوایا جا سکتا ہے‘‘...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

’’اب تو اس چیکنگ کا کوئی فائدہ نہیں ہے‘‘...... بلیک زیرو نے کہا۔

’’ہاں۔ اب تو جو ہونا تھا وہ ہو گیا‘‘...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

’’عمران صاحب۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ یہ لڑکی فائزہ یا اس کا جو بھی نام ہو صرف اپنی جسمانی کشش کی بناء پر اتنے بڑے مشن کی تکمیل کے لئے وہاں پہنچ گئی۔ ایسا بظاہر تو ناممکن نظر آتا ہے‘‘...... بلیک زیرو نے کہا۔

’’میرا آئیڈیا ہے کہ فائزہ صرف اپنے آپ کو دکھانے گئی تھی تاکہ چیف انجینئر سے مل کر اس سے مزید ملاقاتوں کا وقت لیا جا سکے۔ اس طرح دو چار ملاقاتوں کے بعد وہ اسے کنٹرول کر لیتی اور پھر اس کے ذریعے مشن مکمل کیا جاتا لیکن وہ چیف انجینئر بے صبرا نکلا اور پہلی ملاقات میں ہی ڈھیر ہو گیا اس لئے فائزہ کا مشن فوری طور پر مکمل ہو گیا‘‘...... عمران نے جواب دیا۔

’’پھر اس نے اسے ہلاک کیوں کر دیا‘‘...... بلیک زیرو نے کہا۔

’’چیف انجینئر فارمولا نہ لے جانے دے رہا ہو گا۔ اس نے

مزاحمت کی ہو گی اور کیا کہا جا سکتا ہے‘‘...... عمران نے جواب دیا اور پھر اسی طرح کافی دیر تک دونوں کے درمیان باتیں ہوتی رہیں کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

’’ایکسٹو‘‘...... عمران نے رسیور اٹھاتے ہی مخصوص لہجے میں کہا۔

’’جولیا بول رہی ہوں باس۔ نعمانی نے اطلاع دی ہے کہ اس نے دوسرے ٹیکسی ڈرائیور کو بھی تلاش کر لیا ہے جس نے سٹار بزنس پلازہ سے اس مخصوص غیر ملکی جوڑے کو پک کیا اور اس کے مطابق اس نے انہیں کہکشاں کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک کے سامنے ڈراپ کیا تھا‘‘...... جولیا نے جواب دیا۔

’’ٹیکسیوں میں تو بے شمار غیر ملکی سفر کرتے رہتے ہیں۔ پھر اس ٹیکسی ڈرائیور کو کیسے یہ سب کچھ یاد رہا‘‘...... عمران نے کہا۔

’’نعمانی نے خود یہ بات اس ٹیکسی ڈرائیور سے پوچھی تھی۔ اس نے بتایا کہ اس غیر ملکی جوڑے نے اسے کرایہ کے عوض اتنی بڑی مالیت کا نوٹ بطور ٹپ دے دیا کہ جو دس گنا کرائے کی مالیت کا تھا اس لئے اسے یہ سب کچھ یاد رہا‘‘...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’پھر نعمانی نے اس کوٹھی کو چیک کیا‘‘...... عمران نے مخصوص لہجے میں پوچھا۔

’’یس سر۔ نعمانی اور صدیقی نے مل کر اس کوٹھی کو چیک کیا ہے

یکن کوٹھی خالی ہے۔ باہر ڈاکٹر اسمتھ کی نیم پلیٹ موجود ہے۔ مسایوں نے بتایا ہے کہ یہاں طویل عرصے سے ایک سفید بالوں والا ادھیڑ عمر آدمی اپنے ملازم کے ساتھ رہتا تھا۔ دونوں غیر ملکی تھے لیکن ان سے ملنے والے بے حد کم لوگ تھے۔ کل انہوں نے کوٹھی کو تالا لگایا اور چلے گئے اور پھر ان کی واپسی نہیں ہوئی''...... جولیا نے جواب دیا۔

''ان کی کار کے بارے میں کیا رپورٹ ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ہمسایوں سے جس کار کے بارے میں اطلاع ملی ہے وہ کار صدیقی نے ایئر پورٹ پر کھڑی چیک کی ہے۔ اس پر صدیقی نے ایئر پورٹ ریکارڈ کو چیک کیا لیکن ڈاکٹر اسمتھ نامی کوئی مسافر ایئر پورٹ سے روانہ نہیں ہوا''...... جولیا نے جواب دیا۔

''ہوسکتا ہے کہ یہ نام فرضی ہو۔ تم صدیقی سے کہو کہ وہ اس کار سے اترنے والے افراد کے بارے میں معلومات حاصل کر کے ان کے حلیئے معلوم کر کے ایئر پورٹ سے ان کے بارے میں معلومات حاصل کرے''...... عمران نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

''یس باس''...... جولیا نے کہا تو عمران نے مزید کچھ کہے بغیر رسیور رکھ دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

''میں خود اس کوٹھی کو چیک کرتا ہوں۔ شاید کوئی نئی بات سامنے آ جائے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ٹائیگر میٹرو کلب کے اسسٹنٹ مینجر رونالڈ کے آفس میں بیٹھا گپ شپ میں مصروف تھا کہ اچانک اس کی جیب سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آواز سنائی دی تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔

''اوکے۔ اب مجھے اجازت''...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے رونالڈ سے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا آفس سے باہر آ گیا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ رونالڈ کو کال کے بارے میں معلوم ہو سکے۔ وہ راہداریوں سے گزرتے ہوئے قدرے ایک کھلی جگہ پر آ گیا تو اس نے جیب سے سیل فون نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

''چیف کالنگ''...... بٹن آن ہوتے ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی تو ٹائیگر بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ ایکسٹو اسے شاذ ونادر ہی اس طرح براہ راست کال کیا کرتا تھا۔

''یس سر۔ میں ٹائیگر بول رہا ہوں سر''...... ٹائیگر نے جواب یا۔

''عمران پر خوشحال روڈ پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے۔ وہ شدید زخمی ہو کر ہسپتال پہنچ چکا ہے۔ اسے مشین گنوں سے نشانہ بنایا گیا ہے لیکن کوئی کاری زخم نہیں آیا۔ اس وقت اس کی حالت خطرے سے باہر ہے البتہ کار گولیوں سے چھلنی ہو گئی ہے۔ سیکرٹ سروس اس سلسلے یں کام کر رہی ہے لیکن تم بھی اس پر کام کرو اور مجھے رپورٹ دو''۔ دوسری طرف سے سخت اور سرد لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور سیل فون آف کر کے اس نے جیب میں ڈالا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے سپیشل ہسپتال کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ چیف نے اسے بتا دیا تھا کہ عمران کی حالت اب خطرے سے باہر ہے لیکن پھر بھی وہ اپنی تسلی کرنا چاہتا تھا کیونکہ اسے چیف کی غیر جذباتی طبیعت کا علم تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار سپیشل ہسپتال کی پارکنگ میں رکی اور ٹائیگر کار سے اتر کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا استقبالیہ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''ڈاکٹر صدیقی صاحب اپنے آفس میں ہیں''...... ٹائیگر نے استقبالیہ پر موجود لڑکی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''جی ہاں''...... لڑکی نے جواب دیا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ڈاکٹر صدیقی کے آفس میں داخل ہو رہا

تھا۔

''اوہ تم ٹائیگر۔ آؤ۔ آؤ''...... ڈاکٹر صدیقی نے اس کے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب کی طبیعت کیسی ہے ڈاکٹر صاحب''...... ٹائیگر نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے بے چین سے لہجے میں کہا۔

''ان کی حالت اب خطرے سے باہر ہے۔ ان پر مشین گن کا برسٹ فائر کیا گیا ہے لیکن کار میں ہونے کی وجہ سے انہیں چار گولیاں لگی تھیں جن میں سے ایک خطرناک تھی۔ وہ کچھ دیر ہوش میں رہے تھے اس لئے انہوں نے میرا فون نمبر دے کر کہہ دیا کہ مجھے اطلاع دی جائے۔ میں اطلاع ملتے ہی ایمبولینس لے کر روانہ ہو گیا۔ وہاں پہنچا تو عمران صاحب اس وقت تک بے ہوش ہو چکے تھے۔ انہیں ایک اور کار میں ڈال کر جنرل ہسپتال لے جایا جا رہا تھا لیکن میں بروقت پہنچ گیا اور میں انہیں ایمبولینس میں ڈال کر یہاں لے آیا۔ ان کا آپریشن ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے خصوصی کرم کر دیا اور ان کی تشویشناک حالت سنبھل گئی۔ پھر میں نے چیف کو فون کر کے تفصیل بتا دی''...... ڈاکٹر صدیقی چونکہ ٹائیگر کو ذاتی طور پر اچھی طرح جانتے تھے اس لئے انہوں نے ازخود پوری تفصیل بتا دی۔

''کیا اب عمران صاحب ہوش میں ہیں۔ میں ان سے مل سکتا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہاں۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی ہوش میں آئے ہیں۔ لیکن تم

نے زیادہ بات نہیں کرنی ورنہ ان کی طبیعت بگڑ بھی سکتی ہے"۔ ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں۔ آپ میری ملاقات کرا دیں"...... ٹائیگر نے کہا تو ڈاکٹر صدیقی نے گھنٹی بجائی اور پھر چپڑاسی کے آنے پر انہوں نے اسے ٹائیگر کو عمران کے کمرے تک پہنچانے کا کہہ دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ٹائیگر، عمران کے کمرے میں داخل ہوا تو عمران جو بیڈ پر آنکھیں بند کئے ہوئے لیٹا تھا اس نے دروازہ کھلنے کی آواز سن کر آنکھیں کھول دیں۔

"آؤ ٹائیگر۔ تمہیں کس نے اطلاع دی ہے"...... سلام دعا کے بعد عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا تو ٹائیگر نے چیف کی کال ملنے سے یہاں تک آنے کی تمام تفصیل بتا دی۔

"حملہ اچانک کیا گیا۔ میں نے کار خوشحال روڈ کے تیسرے چوک پر ٹریفک سگنل کی وجہ سے روکی تو اچانک میری نظر دائیں طرف مڑی اور مجھے مشین گن کی جھلک نظر آئی۔ میں نے فوراً لاشعوری طور پر اپنے آپ کو جھکا لیا تھا کہ مشن گن کا برسٹ مار کر وہ آدمی فرار ہو گیا۔ شکر ہے کہ میری گردن اور سر پر کوئی گولی نہیں لگی۔ برسٹ کی زیادہ تر گولیاں سیٹوں پر لگ کر ضائع ہو گئیں۔ مجھے کچھ دیر ہوش رہا۔ لوگ اکٹھے ہو گئے تو میں نے ڈاکٹر صدیقی کا فون نمبر دے کر انہیں اطلاع دینے کے لئے کہا۔ اس کے بعد مجھے ہوش نہیں رہا۔ پھر ہوش آیا تو میں اس کمرے میں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے واقعی بے حد کرم کیا ہے ورنہ اچانک ہونے والی فائرنگ سے بچ نکلنا ناممکن ہو جاتا ہے"...... عمران نے آہستہ آہستہ بولتے ہوئے کہا۔

"آپ نے اس آدمی کو دیکھا تھا۔ اس کا کیا حلیہ تھا"۔ ٹائیگر نے کہا تو عمران نے آنکھیں بند کر لیں اور پھر چند لمحوں بعد اس نے ویسے ہی آنکھیں بند کئے ہوئے حلیہ اور لباس کے بارے میں تفصیل بتانا شروع کر دی تو ٹائیگر کے چہرے پر چمک آ گئی۔

"تم نے سن لی تفصیل"...... عمران نے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔

"آپ نے کمال کیا ہے باس کہ ایک نظر دیکھنے پر اس قدر تفصیلی حلیہ بتا دیا ہے۔ خاص طور پر اس کے ہونٹ کی دائیں سائیڈ پر کشتی نما مندمل زخم کا نشان، اس سے میں پہچان گیا ہوں کہ اس آدمی کا نام میتھائس ہے اور اس کا تعلق ایک مشہور پیشہ ور قاتلوں کے گروپ سے ہے جس کا انچارج ملٹی کلر کلب کا مالک اور انچارج مارٹی ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"ملٹی کلر کلب۔ یہ کہاں ہے اور اسے مجھ سے کیا دشمنی ہو سکتی ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس نے بکنگ کی ہو گی اور میں اس کے حلق میں انگلیاں ڈال کر اس سے اگلوا لوں گا"...... ٹائیگر نے کہا تو اسی لمحے ڈاکٹر

صدیقی دو ڈاکٹروں کے ساتھ اندر داخل ہوئے۔

''بس کافی ہے۔ اب عمران صاحب کو آرام کرنے دیں''۔ ڈاکٹر صدیقی نے ٹائیگر سے کہا۔

''ارے۔ ہماری قسمت میں آرام کہاں ڈاکٹر صاحب۔ ابھی اللہ تعالیٰ کو ہمارا مزید امتحان مقصود ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن ٹائیگر سلام کر کے دروازے کی طرف مڑ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کی کار ملٹی کلر کلب کی طرف اڑی چلی جارہی تھی۔ کلب مین روڈ سے ہٹ کر سائیڈ روڈ پر تھا۔ ٹائیگر نے کلب کے بڑے سے پارکنگ ایریا میں کار روکی اور پھر اس نے نیچے اتر کر اسے لاک کیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا سیڑھیاں چڑھ کر کلب میں داخل ہو گیا۔ کلب کا ہال بھرا ہوا تھا لیکن کثرت جرائم پیشہ افراد کی ہی تھی۔ ٹائیگر تیز تیز قدم اٹھاتا کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چونکہ وہ اکثر یہاں آتا رہتا تھا اس لئے یہاں کے لوگ اس سے بہت اچھی طرح واقف تھے اس لئے کاؤنٹر پر کھڑے نوجوان نے باقاعدہ ہاتھ اٹھا کر اسے سلام کیا۔

''مارٹی اپنے آفس میں ہے''...... ٹائیگر نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں۔ کیا میں انہیں آپ کی آمد کی اطلاع دے دوں''۔ کاؤنٹر بوائے نے چونک کر پوچھا۔

''ہاں۔ دے دینا''...... ٹائیگر نے کہا اور مڑ کر تیزی سے سائیڈ

پر موجود سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اوپر راہداری میں پہنچ گیا جہاں دو مسلح افراد موجود تھے لیکن انہوں نے بھی ٹائیگر کو دیکھ کر سلام کیا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا ان کے سلام کا جواب دیتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے کو دبایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور ٹائیگر اندر داخل ہو گیا۔ وہ پہلے بھی چونکہ بے شمار بار یہاں آ کر مارٹی سے مل چکا تھا اس لئے اسے نہ روکا گیا۔ وہ دونوں مسلح افراد اس کے لئے نئے نہ تھے۔ مارٹی بھینسے کی طرح پلا ہوا اور سر سے مکمل طور پر گنجا تھا۔ چہرے پر زخموں کے مندمل نشانات اس قدر تھے کہ جیسے اس کا چہرہ ان نشانات سے بنا ہوا ہو اور اسی وجہ سے اسے دیکھ کر دوسرے آدمی کے دل میں خوف کا تاثر بیٹھ جاتا تھا۔

''آؤ۔ آؤ ٹائیگر۔ آج اچانک کیسے آنا ہوا تمہارا''...... مارٹی نے اٹھ کر ٹائیگر کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

''تمہاری شاید موت آ گئی ہے مارٹی کہ تم نے جانتے بوجھتے شیر کے منہ میں ہاتھ ڈال دیا ہے''...... ٹائیگر نے انتہائی سرد لہجے مین کہا اور بغیر مصافحہ کئے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو تم۔ کیا مطلب ہوا اس بات کا''۔ مارٹی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تمہارے آدمی میتھائس نے میرے باس پر قاتلانہ حملہ کیا ہے۔ کہاں ہے میتھائس''...... ٹائیگر نے پہلے سے زیادہ سرد لہجے

میں کہا۔

''تمہارے باس پر۔ کیا مطلب۔ وہ آدمی تمہارا باس کہاں سے ہو گیا۔ وہ تو عام سا آدمی تھا'' ...... مارٹی نے اچھلتے ہوئے کہا۔

''تھا کا لفظ مت بولو۔ سمجھے۔ ورنہ ابھی آنکھیں نکال دوں گا۔ ہے کہو۔ وہ مشین گن کے برسٹ کے باوجود بچ گیا ہے اور تمہارا آدمی پہچانا گیا ہے۔ اگر میں درمیان میں نہ پڑتا تو اب تک سیکرٹ سروس تمہیں تمہارے اس کلب سمیت میزائلوں سے اڑا دیتی۔ تمہاری شاید عقل ماری گئی تھی کہ تم نے عمران صاحب پر ہاتھ ڈال دیا'' ...... ٹائیگر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''مجھے تو یہ بتایا گیا تھا کہ یہ عام سا آدمی ہے اور ایک معمولی سے فلیٹ میں رہتا ہے۔ ویسے اسے کبھی زیر زمین دنیا میں بھی نہیں دیکھا گیا تھا۔ پھر وہ تمہارا باس کیسے ہو گیا'' ...... مارٹی کو اصل فکر ٹائیگر کے باس کی تھی۔ اسے شاید سیکرٹ سروس کے بارے میں سرے سے کچھ علم ہی نہ تھا۔

''تم مجھے بتاؤ کہ تمہیں کس نے یہ بکنگ دی تھی اور سنو۔ یہ مت کہنا کہ یہ تمہارا بزنس سیکرٹ ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں چاہوں تو باہر جا کر ایک منٹ میں سب کچھ معلوم کر سکتا ہوں لیکن پھر تم زندہ نہیں رہو گے۔ تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو'' ...... ٹائیگر نے کہا۔

''تم سے جو ہو سکتا ہے کر لو۔ نہ میں نے یہ کام کیا ہے اور نہ

ہی اس بارے میں کچھ جانتا ہوں'' ...... مارٹی نے انتہائی سرد لہجے میں صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے'' ...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہاں۔ اور تم چونکہ خود چل کر میرے آفس میں آئے ہو اس لئے میں تمہیں زندہ واپس جانے کی اجازت بھی دے رہا ہوں ورنہ تمہاری لاش بھی غائب کر دی جاتی'' ...... مارٹی نے سرد لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ تمہاری مرضی۔ میں نے تو بہرحال تمہارا لحاظ کرنے کی کوشش کی تھی'' ...... ٹائیگر نے اٹھ کر واپس مڑتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا لیکن اس نے دروازہ کھول کر باہر جانے کی بجائے اسے لاک کیا اور واپس مڑا تو مارٹی جو اب اطمینان بھرے انداز میں بیٹھا تھا بے اختیار چونک پڑا۔

''تم۔ تم'' ...... اس نے میز کی دراز کھولنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی کمرہ مارٹی کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔ اس کے دونوں کان جڑ سے غائب ہو چکے تھے اور اس کے دونوں کاندھوں میں گولیاں پیوست ہو چکی تھیں اور وہ کرسی پر بیٹھا بری طرح تڑپ رہا تھا جیسے اسے سمجھ نہ آ رہی ہو کہ وہ کیا کرے۔ کاندھوں سے نکلنے والا خون اس کے قدموں میں بہہ رہا تھا اور اچانک کاندھوں میں لگنے والی گولیوں کی وجہ سے دونوں ہاتھ اٹھا کر وہاں تک نہ

لے جا سکتا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ جام ہو گئے تھے۔ پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہوا تھا کہ ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی ایک دھماکے سے دوبارہ کرسی پر گر پڑا۔ اس کی دونوں رانوں میں گولیاں پیوست ہو گئی تھیں۔ اس طرح اس کی دونوں ٹانگیں بھی مفلوج ہو گئی تھیں۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح بگڑ گیا تھا۔ ٹائیگر اطمینان سے کھڑا گولیاں برسا رہا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے اور چونکہ اسے مارٹی کی طاقت کے بارے میں بھی علم تھا اور وہ زیادہ وقت بھی یہاں نہ لگانا چاہتا تھا اس لئے اس نے اس انداز میں فائرنگ کی تھی۔

''بولو۔ ورنہ گولی دل میں اتار دوں گا۔ بولو۔ اب بھی تمہیں ڈاکٹر ٹھیک کر سکتے ہیں۔ بولو''...... ٹائیگر نے آگے بڑھ کر اس کے پھیلے ہوئے سینے پر مشین پسٹل کی نال رکھ کر اسے دباتے ہوئے غرا کر کہا۔

''ہاروے نے۔ مروٹ کلب کے۔ ہاروے نے۔ ہاروے نے''...... مارٹی نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی تو ٹائیگر نے مشین پسٹل واپس جیب میں ڈالا اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جان بوجھ کر اسے ہلاک نہ کیا تھا ورنہ اس کے سارے گروپ کا فوری طور پر خاتمہ ضروری ہو جاتا۔ اس نے دروازہ کھولا اور باہر آ گیا۔

''تمہارا باس زخمی پڑا ہے۔ اسے ہسپتال لے جاؤ''...... ٹائیگر

نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ دونوں مسلح آدمی کچھ سنبھلتے وہ بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا ہال میں پہنچا اور چند لمحوں بعد اس کی کار تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی مروٹ کلب کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ہاروے کو بھی وہ اچھی طرح جانتا تھا۔ وہ درمیانی رابطے کا کام کرتا تھا اور ہاروے کا نام سامنے آنے پر ٹائیگر سمجھ گیا کہ جس پارٹی نے بھی عمران کی کلنگ کا ٹاسک آگے بڑھایا ہے اس نے اپنے آپ کو خفیہ رکھنے کے لئے ہاروے کو آگے کیا ہے۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار شہر کے مضافاتی علاقے میں داخل ہو کر ایک گنجان آباد علاقے میں پہنچ گئی۔ مروٹ کلب اس علاقے میں واقع تھا۔ ٹائیگر نے کار ایک سائیڈ پر روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے کار لاک کی اور قدم بڑھاتا ہوا کلب کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ یہ بھی جرائم پیشہ افراد کا کلب تھا۔ ٹائیگر چونکہ کم ہی ادھر آتا تھا اس لئے یہاں کوئی ایسا اس کا واقف نہ تھا جو اسے شکل سے پہچانتا ہو۔ وہ سیدھا کاؤنٹر پر پہنچا جہاں ایک ادھیڑ عمر آدمی سٹول پر بیٹھا ہوا تھا۔

''ہاروے آفس میں ہے''...... ٹائیگر نے بدمعاشوں کے مخصوص جھٹکے دار لہجے میں کہا۔

''ہاں''...... اس ادھیڑ عمر آدمی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو ٹائیگر مڑا اور سائیڈ پر جاتی ہوئی راہداری میں داخل ہو گیا۔ یہاں ایک دروازہ تھا جو بند تھا لیکن یہاں کوئی مسلح پہریدار موجود نہ تھا۔ ٹائیگر نے دروازے کو دبایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ ٹائیگر اندر

داخل ہوا تو صوفے پر نیم دراز ایک لمبے قد اور چوڑے جسم کا آدمی یکلخت سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اس کی ایک سائیڈ پر نیم عریاں لڑکی لیٹی ہوئی تھی جو بے اختیار اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی۔

”تم باہر جاؤ لڑکی“...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا تو لڑکی تیزی سے مڑی اور دوڑتی ہوئی دروازہ کھول کر باہر چلی گئی۔

”تم کون ہو اور اس انداز میں کیوں بول رہے ہو“...... ہاروے نے یکلخت اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا لیکن ابھی اس کا فقرہ مکمل نہ ہوا تھا کہ ٹائیگر کا بازو پوری قوت سے گھوما اور ہاروے، ٹائیگر کا زور دار تھپڑ کھا کر چیختا ہوا اچھل کر پہلے سائیڈ پر موجود آفس ٹیبل سے ٹکرایا اور پھر پلٹ کر نیچے گرا۔ نیچے گرتے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ٹائیگر کی لات گھومی اور کنپٹی پر پڑنے والی ایک ہی زور دار ضرب نے ہاروے کو ایک بار پھر چیخ کر نیچے گرنے پر مجبور کر دیا۔ ٹائیگر نے فوراً ہی دوسری ضرب لگائی اور اس بار ہاروے کی گردن ڈھلک گئی۔ ٹائیگر تیزی سے مڑا اور اس نے آفس کا دروازہ بند کر دیا اور پھر میز پر موجود فون کا رسیور اٹھا کر اس نے اسے میز پر رکھ دیا۔ اس کے بعد اس نے ہاروے کو اٹھایا اور کاندھے پر لاد کر وہ عقبی دروازے کی طرف آ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ جو لڑکی یہاں سے باہر گئی ہے وہ جلد ہی کسی نہ کسی کو لے کر واپس آئے گی اور چونکہ ٹائیگر کو معلوم تھا کہ ہاروے ٹائپ کے آدمی لامحالہ آفس سے باہر جانے کے لئے خفیہ راستہ رکھتے ہیں اس لئے اسے یقین تھا کہ یہاں بھی کوئی نہ کوئی خفیہ راستہ ہو گا اور وہ ویسے بھی ایسے خفیہ راستے تلاش کرنے کا ماہر تھا اس لئے وہ عقبی کمرے میں داخل ہوا اور تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ راستہ تلاش کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس خفیہ راستے کا اختتام کلب کی عقبی گلی میں ہوا۔ ٹائیگر نے بے ہوش ہاروے کو وہیں راستے کے اختتام پر فرش پر ڈالا اور دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کلب کے باہر موجود اپنی کار کو گھما کر عقبی طرف گلی میں لے آیا۔ اس نے کار بیک کر کے اس تنگ گلی میں داخل کی اور پھر اس دروازے کے قریب اس نے کار روکی۔ نیچے اتر کر وہ آگے بڑھ گیا۔ اس کی توقع کے مطابق ہاروے ویسے ہی اندر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ ٹائیگر نے کار کا عقبی دروازہ کھول کر ہاروے کو اٹھا کر دونوں سیٹوں کے درمیان ڈالا اور دروازہ بند کر دیا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے رانا ہاؤس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اسے یقین تھا کہ ہاروے جلدی ہوش میں نہیں آئے گا اور چونکہ اس نے اس سے پارٹی کے بارے میں پوری تفصیل معلوم کرنی تھی اس لئے وہ اسے وہاں سے اٹھا کر رانا ہاؤس لے جا رہا تھا۔ رانا ہاؤس پہنچ کر اس نے جوزف کو کہہ کر بڑا پھاٹک کھلوایا اور کار اندر لے گیا۔

”جس نے باس پر حملہ کرایا تھا اسے لے آیا ہوں۔ اب اس سے پوچھ گچھ کرنی ہے“...... ٹائیگر نے نیچے اتر کر قریب آتے

ہوئے جوانا سے کہا۔

''ماسٹر پر حملہ۔ کیا مطلب'' ...... جوانا نے چونک کر اچھلتے ہوئے کہا۔ اتنی دیر میں جوزف بھی واپس آ گیا تو ٹائیگر نے مختصر طور پر عمران پر ہونے والے حملے اور اس کے بچ جانے کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

''اوہ تھینکس گاڈ'' ...... جوانا نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''میں نے سفید پروں پر کالے دھبوں والی چیل کو آماشی کی سبز جھاڑیوں پر سے اڑتا دیکھ لیا تھا لیکن فادر جوشوا کی مہربانی سے اس چیل کے پروں پر کالے دھبے بے حد کم تھے اس لئے باس نے بچ جانا تھا'' ...... جوزف نے بڑے یقین بھرے لہجے میں کہا تو ٹائیگر بے اختیار مسکرا دیا۔ چند لمحوں بعد ہاروے کو اٹھا کر بلیک روم میں راڈز میں جکڑ دیا گیا۔ ٹائیگر نے آگے بڑھ کر اس کے منہ اور ناک کو دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب ہاروے کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو ٹائیگر نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا جبکہ جوزف اور جوانا دونوں اس کے ساتھ ہی سائیڈوں پر موجود کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

''یہ۔ یہ کیا ہے۔ کیا مطلب۔ تم۔ تم کون ہو۔ مم۔ میں کہاں ہوں'' ...... ہاورے نے ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے راڈز میں جکڑا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا

Uploaded By Nadeem

تھا۔

''تم نے ملٹی کلر کلب کے مارٹی کو عمران کے قتل کا ٹاسک دیا تھا۔ تم بتاؤ گے کہ تمہیں کس نے یہ ٹاسک دیا تھا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم درمیانی پارٹی ہو'' ...... ٹائیگر نے انتہائی سرد لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

''مم۔ میں تو کسی پارٹی کو نہیں جانتا اور نہ ہی میں نے کسی کو بھی قتل کرایا ہے۔ تمہیں میرے بارے میں غلط اطلاع دی گئی ہے'' ...... ہاروے نے کہا۔

''اس کی ایک آنکھ نکال دو جوانا'' ...... ٹائیگر نے کہا تو جوانا ایک جھٹکے سے اٹھا اور تیزی سے ہاروے کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے چہرے پر ہاروے کے لئے شدید ترین نفرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

''رک جاؤ۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ رک جاؤ'' ...... ہاروے نے دیوقامت جوانا کو انتہائی جارحانہ انداز میں اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر چیختے ہوئے کہا۔

''تم نے ماسٹر پر حملہ کرا کر اپنی تقدیر پر مہر لگا لی ہے نانسنس''۔ جوانا نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی جوانا نے ایک ہاتھ اس کے سر پر رکھا اور دوسرے ہاتھ کی نیزے کی طرح اکڑی ہوئی انگلی اس کی ایک آنکھ میں داخل کر دی تو کمرہ ہاروے کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔ جوانا نے بڑے نفرت

انگیز انداز میں انگلی پر لگے ہوئے خون کو اس کے لباس سے صاف کیا اور پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔

''اب بھی وقت ہے باروے۔ سب کچھ بتا کر اپنی جان بچا لو ورنہ یہ دیو تمہارے جسم کی ایک ایک ہڈی توڑ دیں گے۔ تم نے اپنی زندگی کی سب سے بڑی حماقت کی ہے کہ ان کے باس پر حملہ کرایا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''وہ۔ وہ۔ وائٹ ہیئر نے مجھے ٹاسک دیا تھا۔ وائٹ ہیئر نے''...... ہاروے نے چیختے ہوئے جواب دیا۔

''وائٹ ہیئر۔ وہ کون ہے۔ تفصیل بتاؤ''...... ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

''پہلے وعدہ کرو کہ مجھے زندہ چھوڑ دو گے۔ میں نے خود کچھ نہیں کیا۔ میں تو درمیانی آدمی تھا''...... ہاروے نے رک رک کر کہا۔

''اس کا فیصلہ بعد میں ہو گا۔ پہلے تم تفصیل بتاؤ اور ہم اسے کنفرم کریں گے۔ اس کے بعد فیصلہ ہو گا۔ کہ تم نے سچ بولا ہے یا جھوٹ''...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں جواب دیا۔

''کہکشاں کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک میں ڈاکٹر اسمتھ کے نام سے ایک آدمی رہتا ہے جس کے سر کے بال برف کی طرح سفید ہیں اس لئے اسے وائٹ ہیئر کہا جاتا ہے۔ وہ ایکریمین نژاد ہے اور ایکریمیا کی کسی تنظیم کا آدمی ہے۔ اس نے مجھے کال کر کے ایک آدمی علی عمران کی ہلاکت کا ٹاسک دیا تھا۔ میں نے یہ ٹاسک

مارٹی کو دے دیا اور اپنا کمیشن رکھ لیا۔ بس اتنی سی بات ہے''۔ ہاروے نے کہا۔

''اس وائٹ ہیئر کا حلیہ تفصیل سے بتاؤ''...... ٹائیگر نے کہا تو ہاروے نے تفصیل سے حلیہ بتا دیا۔

''تم یہیں ٹھہرو۔ میں چیف کو فون کر کے ان سے مزید ہدایات لے لوں''...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے جوزف اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے جبکہ ٹائیگر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بلیک روم سے نکل کر اس کمرے میں آ گیا جہاں فون موجود تھا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ایکسٹو''...... رابطہ قائم ہوتے ہی چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''ٹائیگر بول رہا ہوں جناب۔ رانا ہاؤس سے''...... ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کیا رپورٹ ہے''...... چیف نے اپنے مخصوص سرد لہجے میں کہا تو ٹائیگر نے مارٹی سے ہاروے کے بارے میں اور پھر ہاروے کے اغوا کر کے رانا ہاؤس میں لے آنے اور اس سے پوچھ گچھ کی پوری تفصیل بتا دی۔

''کہکشاں کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک کا پتہ پہلے ہی ایک دوسرے پہلو سے سامنے آ چکا ہے لیکن کوٹھی خالی کر دی گئی ہے اور

ڈاکٹر اسمتھ یا وائٹ ہیئر واپس ایکریمیا جا چکا ہے اس لئے اب تم اس ہاروے کا خاتمہ کر دو اور پھر اس مارٹی اور اس کے گروپ کو بھی ختم کر دو تا کہ انہیں اس انداز میں حملہ کرنے کا عبرتناک سبق مل جائے''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ ظاہر ہے اب وہ اس معاملے میں مزید کوئی پیش رفت نہ کر سکتا تھا ورنہ اس کی دلی خواہش تھی کہ وہ اس وائٹ ہیئر کو تلاش کر کے اس سے معلوم کرے کہ اس نے کیوں عمران پر حملہ کرانے کی بکنگ کی تھی۔ ظاہر ہے اسے ہارپر فارمولے اور فائزہ اور رافٹ کی کارکردگی کے بارے میں تو کوئی علم نہ تھا۔

بلیک زیرو دانش منزل کے آپریشن روم میں بیٹھا ہارپر فارمولے کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا۔ اس نے فون پر عمران سے تفصیلی بات کر لی تھی۔ عمران نے اسے بتایا تھا کہ اس بار اس کے زخموں کی نوعیت ایسی ہے کہ ڈاکٹر صدیقی نے پندرہ روز سے پہلے اسے کسی صورت ہسپتال سے فارغ کرنے سے سختی سے انکار کر دیا ہے اور اس کیتھرین اور رافٹ کے بارے میں صرف اتنا معلوم ہو سکا تھا کہ وہ کہکشاں کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک میں گئے اور پھر دوبارہ کہیں نظر نہیں آئے۔ البتہ صدیقی نے اس کوٹھی کی تفصیلی تلاشی کے بعد رپورٹ دی تھی کہ وہاں ایک برقی بھٹی بھی موجود ہے جس میں اتنی راکھ موجود ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ دو لاشوں کو جلایا گیا ہے لیکن بلیک زیرو کو اس بات پر یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ راکھ کیتھرین اور رافٹ کی لاشوں کی ہو سکتی ہے کیونکہ ان دونوں

نے تو انتہائی ماہرانہ انداز میں مشن مکمل کیا تھا۔ انہیں اس پر سزا کیوں اور کیسے دی جا سکتی ہے۔

اس کے علاوہ ڈاکٹر اسمتھ یا بقول ٹائیگر وائٹ ہیئر کا حلیہ تو معلوم کر لیا گیا تھا لیکن اس کے بارے میں صرف اتنا معلوم ہو سکا تھا کہ وہ ڈاکٹر اسمتھ کی بجائے رچرڈ کے نام سے ولنگٹن گیا تھا۔ البتہ اس کے سر کے بال برف کی طرح سفید تھے۔ ایئر پورٹ سے اس کے کاغذات کی نقل حاصل کر لی گئی تھی جس کے ذریعے ولنگٹن میں فارن ایجنٹ گراہم کے ذمے اس کی تلاش لگائی تھی لیکن وہ پتہ فرضی ثابت ہوا اور گراہم باوجود کوشش کے اس کے بارے میں کچھ معلوم نہ کر سکا تھا اس لئے اب بلیک زیرو بیٹھا سوچ رہا تھا کہ اس کیس کو کیسے آگے بڑھایا جائے۔ عمران تو زخمی ہو گیا تھا۔ کیا وہ جولیا کی سربراہی میں ٹیم کو ولنگٹن بھیج دے۔ وہ وہاں گراہم سے مل کر اس وائٹ ہیئر کو تلاش کرے لیکن بلیک زیرو جانتا تھا کہ ایسا ممکن نہیں ہے۔ ولنگٹن جو انسانوں کا جنگل تھا وہاں صرف حلیئے کی مدد سے کسی کو تلاش کرنا ممکن نہ تھا کیونکہ ڈاکٹر اسمتھ یا وائٹ ہیئر وہاں آسانی سے اپنا حلیہ تبدیل کر سکتا تھا۔ وہ اس سوچ میں ہی گم بیٹھا ہوا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''ایکسٹو''...... بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''ناٹران بول رہا ہوں سر''...... دوسری طرف سے کافرستان میں

فارن ایجنٹ ناٹران کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیوں کال کی ہے''...... بلیک زیرو کا لہجہ سرد ہو گیا تھا۔

''سر۔ ہارپر کے بارے میں آپ کے حکم پر کام کیا تھا اور میں نے اس سلسلے میں مسلسل کوشش جاری رکھی۔ اب کافرستان کے نیوی ہیڈ کوارٹر کے ایک آدمی سے اطلاع ملی ہے کہ ہارپر کا فارمولا کافرستان کی ڈیمانڈ پر پاکیشیا سے حاصل کیا گیا ہے اور یہ کام کافرستان نے ایکریمیا کی انتہائی خفیہ تنظیم سائرس کے ذریعے کرایا ہے۔ مزید معلومات جب اس سلسلے میں حاصل کی گئیں تو اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ اس تنظیم کا ہیڈ کوارٹر ولنگٹن میں ہے اور یہ انتہائی خفیہ ہے اور کافرستانی حکام نے اس سے رابطہ پاکیشیا میں اپنے ایک ایجنٹ کے ذریعے کیا ہے۔ پاکیشیائی دارالحکومت کی ایک رہائشی کالونی کہکشاں کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک میں وائٹ ہیئر نام کا کوئی آدمی رہتا ہے۔ وہ سائرس کا پاکیشیا میں نمائندہ ہے۔ اس وائٹ ہیئر کے ذریعے معاہدہ کیا گیا اور پھر سائرس کے ہیڈ کوارٹر سے کافرستانی حکام کو یہ اطلاع دی گئی کہ فارمولا پاکیشیا سے حاصل کر لیا گیا ہے۔ کافرستانی حکام نے ولنگٹن کے ایک بدنام کلب جس کا نام بلیک کوبرا ہے، کے مالک مارجوری کو مکمل پیمنٹ کر دی۔ لیکن ابھی انہوں نے فارمولا حاصل نہیں کیا اور اس مارجوری کے پاس اسے امانتاً رکھا گیا ہے تا کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس اس فارمولے کے پیچھے کام کرے تو وہ وہاں محفوظ رہے اور اگر نہ کرے

تو پھر وہ وہاں سے فامولا حاصل کر لیں گے“...... ناٹران نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور جیسے جیسے ناٹران تفصیل بتاتا جا رہا تھا بلیک زیرو کا چہرہ کھلتا جا رہا تھا۔

”تمہاری کارکردگی قابل تحسین ہے ناٹران۔ ایجنٹ کو اسی انداز میں کام کرنا چاہئے۔ گڈ شو“...... بلیک زیرو نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

”شکریہ باس“...... دوسری طرف سے ناٹران کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔ ظاہر ہے ایکسٹو کی طرف سے اس طرح کی کھلے عام تحسین ناٹران کے لئے انتہائی مسرت کا باعث تھی۔

”تم نے اب وہاں یہ خیال رکھنا ہے کہ وہ فارمولا ولنگٹن سے کب منگوایا جاتا ہے۔ تم نے اس کی فوری اطلاع دینی ہے“۔ بلیک زیرو نے کہا۔

”یس سر“...... دوسری طرف سے کہا گیا تو بلیک زیرو نے بغیر مزید کچھ کہے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”گراہم بول رہا ہوں“...... رابطہ قائم ہوتے ہی ولنگٹن میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹ گراہم کی آواز سنائی دی۔

”ایکسٹو“...... بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”یس سر۔ حکم سر“...... گراہم کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا۔

”کافرستان میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹ نے جو

معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق ایک انتہائی خفیہ تنظیم سائرس نامی نے پاکیشیا سے ہارپر کا فارمولا چرایا ہے اور اب یہ فارمولا ولنگٹن کے ایک کلب جس کا نام بلیک کوبرا ہے، کے مالک مارجوری کی تحویل میں ہے اور ابھی کافرستان نہیں پہنچایا گیا۔ تم فوری طور پر اس کلب اور اس کے مالک کو ٹریس کرو اور پھر اس سے فارمولا حاصل کر کے اسے پاکیشیا بھجواؤ“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”یس سر۔ میں ابھی کام شروع کرتا ہوں سر“...... گراہم نے کہا۔

”جس قدر جلد ممکن ہو سکے یہ کام کرو کیونکہ ان مکمل اطلاعات کے بعد یہاں سے ولنگٹن ٹیم نہیں بھیجی جا سکتی۔ یہ کام تم زیادہ جلدی اور آسانی سے کر سکتے ہو“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر“...... دوسری طرف سے گراہم نے کہا تو بلیک زیرو نے رسیور رکھ دیا۔ اسے ناٹران کی کال سے واقعی بے حد خوشی ہوئی تھی کہ کم از کم اس بند گلی کا راستہ تو کھل گیا تھا۔ اسے یقین تھا کہ سائرس نام کی تنظیم چاہے کتنی ہی خفیہ کیوں نہ ہو گراہم اس کا کھوج لگا لے گا اور پھر ایک کلب اور اس کے مالک کا نام بھی سامنے آ گیا تھا اس لئے اب یہ معاملہ بے حد آسان ہو گیا تھا اور اسے یقین تھا کہ اب یہ فارمولا آسانی سے واپس آ جائے گا لیکن دوسرے روز وہ بیٹھا سوچ ہی رہا تھا کہ گراہم کو کال کر کے اس سے اس معاملے میں پیش رفت کے

بارے میں معلوم کرے کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بلیک زیرو نے رسیور اٹھا لیا۔

”ایکسٹو“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”گراہم بول رہا ہوں سر“...... دوسری طرف سے گراہم کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”کیا رپورٹ ہے“...... بلیک زیرو نے اپنے مخصوص سرد لہجے میں پوچھا۔

”سر۔ ونگٹن میں تو کیا پورے ایکریمیا میں بلیک کوبرا نام کا کوئی کلب نہیں ہے اور نہ ہی مارجوری کے نام سے یہاں کوئی آدمی واقف ہے۔ میں نے انڈر ورلڈ میں تفصیلی انکوائری کرائی ہے لیکن مارجوری نام کا کوئی آدمی نہیں ہے اور نہ ہی بلیک کوبرا نام کا کوئی کلب ہے اور جناب۔ سارس نام کی تنظیم کا بھی کوئی سراغ نہیں مل سکا“...... گراہم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو بلیک زیرو کا چہرہ بگڑنے لگ گیا۔

”اپنی کوشش جاری رکھو اور ایکریمیا کی انڈر ورلڈ کو اور زیادہ گہرائی میں کھنگالو۔ کلب کا نام اور اس کے مالک کا نام بتا رہا ہے کہ اس آدمی کا تعلق لاطینی ایکریمیا سے ہو سکتا ہے۔ وہاں اس ٹائپ کے نام رکھے جاتے ہیں“...... بلیک زیرو نے اپنے لہجے کو سرد رکھتے ہوئے کہا۔

”جناب۔ میرا بھی یہی خیال تھا۔ میں نے لاطینی ایکریمیا میں

بھی معلومات حاصل کی ہیں لیکن وہاں سے بھی ان کا کوئی سراغ نہیں مل سکا“...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

”بہرحال تم مزید کوشش جاری رکھو۔ میں پھر تمہیں مزید ہدایات دوں گا“...... بلیک زیرو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”ناٹران بول رہا ہوں“...... رابطہ ہوتے ہی ناٹران کی آواز سنائی دی۔

”ایکسٹو“...... بلیک زیرو نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

”یس سر“...... دوسری طرف سے ناٹران کا لہجہ بے حد مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

”تم نے جو اطلاعات دی تھیں ان کی دوبارہ چھان بین کرو کیونکہ پورے ایکریمیا میں بلیک کوبرا نام کا کوئی کلب نہیں ہے اور نہ ہی ایکریمیا کی انڈر ورلڈ میں مارجوری نامی کوئی آدمی ٹریس ہوا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ تمہارے آدمی نے تم سے غلط بیانی کی ہو“...... بلیک زیرو نے سرد لہجے میں کہا۔

”یس سر۔ میں مزید معلومات حاصل کرتا ہوں سر“...... دوسری طرف سے کہا گیا تو بلیک زیرو نے رسیور رکھ دیا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ گراہم کی رپورٹ سن کر اس کا موڈ خراب ہو گیا ہے۔ وہ تو یہ سوچ کر خوش ہو رہا تھا کہ صرف فارن ایجنٹ کی مدد سے وہ یہ مشن

مکمل کر لے گا لیکن اس گراہم کی رپورٹ سننے کے بعد اسے یہ خیال خاصا دور محسوس ہو رہا تھا۔ اچانک اسے خیال آیا کہ وہ اس سلسلے میں عمران سے بات کرے۔ شاید عمران کوئی راستہ نکال لے۔ چنانچہ اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور عمران کے سیل فون کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) آن دی بیڈ ریسٹ ہسپتال بول رہا ہوں“...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

”ایکسٹو“...... بلیک زیرو نے جان بوجھ کر ایکسٹو کا نام لیتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم نہ تھا کہ اس وقت عمران اکیلا ہے یا اس کے ساتھ کوئی اور بھی موجود ہے۔

”ایکس ٹو کا مطلب ہے ڈبل ایکس۔ اور ایکس کہا جاتا ہے سابقہ کو۔ جیسے ایکس پرائم منسٹر یعنی سابقہ پرائم منسٹر۔ تو تم ڈبل ایکس۔ مطلب ہے پچھلی دو صدیوں سے سابقہ“...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو سمجھ گیا کہ عمران وہاں اکیلا ہے۔

”عمران صاحب۔ آپ کے ہوتے ہوئے میں ایکس نہیں ہو سکتا“...... بلیک زیرو نے اس بار اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”ارے۔ مجھے تو اللہ تعالیٰ نے ایکس دنیا ہونے سے بچا لیا ہے۔ بہرحال کیسے فون کیا ہے“...... عمران کی مسکراتی ہوئی آواز

سنائی دی تو بلیک زیرو نے اسے ناٹران کی کال سے لے کر گراہم کی کال آنے تک کی تمام تفصیل بتا دی۔

”تو تم نے مجھے وہ چھوٹا سا چیک نہ دینے کی بناء پر بالا ہی بالا مشن مکمل کرانے کی کوشش کی تھی“...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

”میں نے کوشش تو واقعی کی تھی لیکن لگتا ہے اللہ تعالیٰ آپ کے بغیر کسی مشن کو مکمل ہونے کا حکم نہیں دیا کرتا“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”یہ تو واقعی اللہ تعالیٰ کا مجھ جیسے عاجز بندے پر بے پناہ کرم ہے کہ وہ مجھے عزت بخشتا ہے۔ بہرحال تم ٹائیگر کو کال کر کے اسے حکم دے دو کہ وہ بلیک کوبرا کلب اور مارجوری کو ٹریس کرے۔ اس کے انڈر ورلڈ کے ایسے لوگوں سے قریبی رابطے ہیں جن کے ایکریمیا میں رابطے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ ناٹران کو غلط اطلاعات دی گئی ہوں“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”نہیں۔ ناٹران انتہائی ذمہ دار آدمی ہے۔ تم فکر مت کرو۔ ٹائیگر کے ذمے لگا دو کام ہو جائے گا لیکن یہ سن لو کہ اگر کام میرا شاگرد کرے گا تو چیک استاد کو ہی ملے گا اور وہ بھی ڈبل۔ ایک شاگرد کا اور ایک استاد کا“...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے اللہ حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ بلیک زیرو نے میز کی دراز

کھولی اور اس میں سے ایک سیل فون نکال کر اسے آن کیا اور پھر اس پر ٹائیگر کا نمبر ملایا۔ اسے معلوم تھا کہ ٹائیگر کے سیل فون پر ایکسٹو کا لفظ ڈسپلے ہو جائے گا۔

''ٹائیگر اٹنڈنگ یو۔ سر''...... ٹائیگر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''تم اس وقت کہاں ہو''...... بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''اسٹار کلب میں موجود ہوں سر''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''کسی اکیلی جگہ پر چلے جاؤ۔ تمہیں اہم ہدایات دینی ہیں''۔ بلیک زیرو نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''یہ اکیلی جگہ ہے سر۔ آپ فرمائیں''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس مارٹی اور اس کے پیشہ ور قاتلوں کے گروپ کا کیا ہوا''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''مارٹی کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے اور اس کے گروپ کے چھ افراد جن میں وہ آدمی میتھائس بھی شامل تھا جس نے باس پر حملہ کیا تھا ان سب کا خاتمہ کر دیا گیا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کیا یہ سب کچھ تم نے خود کیا ہے''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''نو سر۔ میرے دوست بھی ہیں۔ میں نے انہیں ٹاسک دیا اور انہوں نے اسے مکمل کر دیا''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''عمران ہسپتال میں ہے اس لئے میں ایک اور اہم ٹاسک تمہارے ذمے لگانا چاہتا ہوں۔ ایکریمیا میں ایک بدنام کلب بلیک کوبرا ہے۔ اس کے مالک کا نام مارجوری ہے۔ یہ دونوں ٹریس نہیں ہو رہے۔ ایکریمیا میں سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹ کے مطابق وہاں نہ اس نام کا کوئی کلب ہے اور نہ ہی اس نام کا انڈر ورلڈ میں کوئی آدمی ہے جبکہ یہ اطلاع حتمی ہے اس لئے اب یہ تمہاری ذمہ داری ہے کہ تم اپنے رابطوں کو استعمال کرتے ہوئے جس قدر جلد ممکن ہو سکے انہیں ٹریس کر کے مجھے اطلاع دو''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''یس سر۔ میں ابھی کام شروع کر دیتا ہوں سر''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے''...... بلیک زیرو نے کہا اور سیل فون آف کر دیا۔

ڈگلس اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے فائل سے نظریں ہٹائے بغیر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ڈگلس نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سے رابرٹ کی کال ہے سر"...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اوہ اچھا۔ کراؤ بات"...... ڈگلس نے چونکتے ہوئے کہا کیونکہ سائرس کا نمائندہ وائٹ ہیئر تو وہاں سے واپس آ چکا تھا جبکہ رابرٹ ایک امپورٹ ایکسپورٹ فرم کا جنرل مینجر تھا اور اس کا بظاہر براہ راست کسی معاملے سے کوئی تعلق نہ تھا لیکن رابرٹ نے پاکیشیا کی زیر زمین دنیا سے معلومات حاصل کرنے کا خاصا وسیع نیٹ ورک قائم کیا ہوا تھا اس لئے رابرٹ کی کال سن کر وہ بے اختیار

چونک پڑا تھا۔

"رابرٹ بول رہا ہوں سپر باس۔ پاکیشیا سے"...... چند لمحوں بعد ایک مؤدبانہ مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس"...... ڈگلس نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سپر باس۔ یہاں زیر زمین دنیا میں ایکریمیا کے بلیک کوبرا کلب اور اس کے مالک مارجوری کو ٹریس کیا جا رہا ہے"۔ رابرٹ نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا تو ڈگلس بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ بلیک کوبرا اور مارجوری دونوں ہی کوڈ نام ہیں اور یہ نام وہاں تک کیسے پہنچ گئے"...... ڈگلس نے تیز لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے سپر باس۔ اسی لئے تو میں نے اس بات کا نوٹس لیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کون ٹریس کر رہا ہے"...... ڈگلس نے پوچھا۔

"زیر زمین دنیا میں کام کرنے والا ایک آدمی جس کا نام ٹائیگر ہے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس ٹائیگر کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے ایک خطرناک ایجنٹ عمران سے ہے"۔ رابرٹ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا تو ڈگلس ایک بار پھر چونک پڑا۔

"لیکن یہ عمران تو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ وائٹ ہیئر نے کسی گروپ کے ذمے لگایا تھا اور وائٹ ہیئر نے رپورٹ دی ہے کہ

اس گروپ کے ایک آدمی میتھائس نے ایک چوک پر جب اس عمران کی کار ٹریفک سگنل پر رکی ہوئی تھی اچانک مشین گن کا برسٹ مار کر اسے ہلاک کر دیا تھا''...... ڈگلس نے وائٹ ہیئر سے ملنے والی رپورٹ کے مطابق کہا۔

''جناب۔ عمران پر قاتلانہ حملہ ضرور ہوا تھا لیکن وہ بچ گیا ہے اور کسی سپیشل ہسپتال میں ہے اور جناب۔ اس پر حملہ یہاں کے مشہور مارٹی گروپ نے کیا تھا اور اس حملے کی پاداش میں مارٹی اور اس کے پورے گروپ کو ختم کر دیا گیا ہے''...... رابرٹ نے جواب دیا تو ڈگلس کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

''کیا یہ بات حتمی ہے کہ وہ زندہ بچ گیا ہے''...... ڈگلس نے کہا۔

''یس سر۔ یہ حتمی بات ہے لیکن اس سپیشل ہسپتال کا پتہ نہیں چل رہا جہاں وہ داخل ہے''...... رابرٹ نے جواب دیا۔

''تم ایسا کرو کہ اس ٹائیگر کو اغوا کر کے اپنے کسی ایسے پوائنٹ پر لے جاؤ جہاں اس سے تفصیلی پوچھ گچھ ہو سکے اور وہاں اس سے معلوم کرو کہ اسے بلیک کوبرا اور مارجوری کے بارے میں کس نے بتایا ہے اور وہ کیوں انہیں ٹریس کر رہا ہے اور پھر اس ٹائیگر کو بھی ہلاک کرا دو۔ اس کے بعد اس عمران کی نگرانی کرتے رہو۔ وہ کبھی تو ہسپتال سے واپس آئے گا۔ پھر اس پر بے دریغ حملے کراؤ یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو جائے۔ اس کی ہلاکت اب ہمارے لئے انتہائی ضروری ہو گئی ہے لیکن تم نے کسی صورت بھی سامنے نہیں آنا''۔ ڈگلس نے اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سپر باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''او کے۔ مجھے فوری رپورٹ دینی ہے تم نے''...... ڈگلس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھنے کی بجائے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''وائٹ ہیئر جہاں بھی ہو اس سے میری فوراً بات کراؤ''۔ ڈگلس نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''یہ لوگ تو واقعی انتہائی خطرناک ہیں۔ یہ بلیک کوبرا اور مارجوری تک پہنچ گئے ہیں۔ ویری بیڈ''...... ڈگلس نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... ڈگلس نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''وائٹ ہیئر لائن پر موجود ہے سر''...... دوسری طرف سے پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''کراؤ بات''...... ڈگلس نے کہا۔

''یس باس۔ میں وائٹ ہیئر بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد

وائٹ ہیئر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''ابھی ابھی پاکیشیا سے رابرٹ نے اطلاع دی ہے کہ عمران قاتلانہ حملے سے بچ گیا ہے اور کسی سپیشل ہسپتال میں داخل ہے جبکہ اس پر حملہ کرنے والے مارٹی اور اس کے پورے گروپ کا خاتمہ کر دیا گیا ہے اور تم نے اطلاع دی تھی کہ اس عمران کا خاتمہ کر دیا گیا ہے''...... ڈگلس نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''سپر باس۔ آپ کے حکم پر میں نے خود سارا سودا کیا تھا اور سر میں نے تو کسی مارٹی اور اس کے گروپ کو ہائر نہیں کیا تھا۔ میں نے تو ایک کلب کے مالک ہاروے جو کہ درمیانی رابطہ ہے اس کے ذمے لگایا تھا اور آتے وقت میں نے ہاروے سے رپورٹ لی تھی۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ عمران کو ہلاک کر دیا گیا ہے''...... وائٹ ہیئر نے نمایاں طور پر کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تم ہاروے سے دوبارہ رابطہ کرو اور اس سے کنفرم کراؤ کہ کیا ہوا ہے اور پھر مجھے اطلاع دو''...... ڈگلس نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد اسے دوبارہ اطلاع دی گئی کہ وائٹ ہیئر کی کال ہے۔

''یس۔ کیا رپورٹ ہے ہاروے کی''...... ڈگلس نے تیز لہجے میں کہا۔

''سپر باس۔ ہاروے کو اس کے آفس سے اغوا کر کے ہلاک کر دیا گیا ہے اور اس کی لاش ایک ویران علاقے سے ملی ہے۔ اس پر

بے پناہ تشدد کیا گیا ہے اور اس سلسلے میں عمران کے شاگرد ٹائیگر کا نام لیا جا رہا ہے کیونکہ آخری بار اس ہاروے کے آفس میں اسے جاتے دیکھا گیا تھا لیکن ہاروے گروپ میں اتنی جرأت نہیں ہے کہ وہ اس ٹائیگر کے خلاف کوئی اقدام کر سکے''...... وائٹ ہیئر نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ اس بار بھی نمایاں طور پر کانپ رہا تھا۔

''اس کا مطلب ہے کہ یہ رپورٹ بھی درست ہے کہ عمران بچ گیا ہے۔ یہ اچھا ہوا کہ میں نے تمہیں واپس بلا لیا ورنہ اب تک وہ لازماً تم تک پہنچ چکے ہوتے اور تم تک پہنچنے کا مطلب ہے کہ وہ ہمارے سروں پر آ پہنچتے اور پاکیشیا سے بھی یہی رپورٹ ملی ہے کہ وہاں پر ٹائیگر ایکریمیا میں بلیک کوبرا کلب اور مارجوری کے بارے میں معلومات حاصل کرتا پھر رہا ہے۔ میں نے رابرٹ کو حکم دے دیا ہے کہ وہ اسے اغوا کر کے اس سے تفصیلی پوچھ گچھ کر کے معلوم کرے کہ اس تک بلیک کوبرا اور مارجوری کے نام کیسے پہنچے ہیں اور پھر اس عمران کو جب بھی وہ ہسپتال سے باہر آئے ہلاک کرا دے اور اب تم بھی سن لو۔ تم نے ہر وقت میک اپ میں رہنا ہے اور انڈر گراؤنڈ رہنا ہے۔ میں تمہاری سابقہ خدمات کی وجہ سے تمہیں موت کی سزا نہیں دے رہا ورنہ تم نے جو ناکام اقدام کئے ہیں ان کی سزا موت ہوتی''...... ڈگلس نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

ٹائیگر نے کار ایک کلب کی پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اسے معلوم ہوا تھا کہ اس کلب میں نیا اسسٹنٹ مینجر تھامسن لاطینی ایکریمیا سے آیا ہے اور لاطینی ایکریمیا کی انڈر ورلڈ کے خاصا قریب رہا ہے اس لئے ٹائیگر کو اندازہ تھا کہ تھامسن سے اسے بلیک کوبرا اور مارجوری کے بارے میں تازہ ترین معلومات مل جائیں گی۔ وہ گزشتہ دو روز سے ایکسٹو کے حکم پر ایکریمیا میں بلیک کوبرا کلب اور اس کے مالک مارجوری کے بارے میں معلومات حاصل کرتا پھر رہا تھا اور اس نے تقریباً پاکیشیائی دارالحکومت کے تمام ایسے کلب چھان مارے تھے جہاں اس سلسلے میں کچھ نہ کچھ معلومات مل سکتی تھیں اور ایسے تمام افراد سے رابطہ کیا تھا لیکن اب تک اسے کہیں سے بھی اس بارے میں حتمی معلومات نہ مل سکی

تھیں۔

البتہ یہ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ بلیک کوبرا نام کا کلب کافی عرصہ پہلے لاطینی ایکریمیا میں خاصا بدنام تھا۔ پھر بدمعاشوں کی گروہی لڑائی میں اس پورے کلب کو میزائلوں سے مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا اور اس میں موجود ایک آدمی بھی زندہ نہ بچا تھا۔ اس کے بعد آج تک اس نام کا کوئی کلب قائم نہ کیا گیا تھا اور مارجوری بھی لاطینی نام ہے اور لاطینی ایکریمیا میں یہ عام نام تھا لیکن بحیثیت مالک بلیک کوبرا کلب، اس نام کے کسی آدمی سے کوئی واقف نہ تھا۔ پھر اسے ایک کلب میں تھامسن کے بارے میں بتایا گیا تو وہ تھامسن سے ملنے آ گیا تھا۔ البتہ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اگر یہاں سے مزید کچھ نہ معلوم ہو سکا تو پھر وہ خود ایکریمیا جائے گا۔ کلب میں داخل ہوتے ہی وہ سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ یہ کلب ابھی حال ہی میں قائم ہوا تھا اس لئے ٹائیگر یہاں پہلی بار آیا تھا۔ کاؤنٹر پر ایک خوبصورت لڑکی سٹول پر بیٹھی ہوئی تھی۔ سامنے سرخ رنگ کا فون موجود تھا۔ ویسے کلب کا ماحول خاصا مہذبانہ تھا۔

’’اسسٹنٹ مینجر تھامسن کا آفس کہاں ہے‘‘...... ٹائیگر نے کاؤنٹر کے قریب پہنچ کر اس لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

’’جی ادھر تیسری راہداری میں ان کا آفس ہے‘‘...... لڑکی نے چونک کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی ایک طرف

ہاتھ سے اشارہ کر دیا۔

”کیا بات ہے۔ تم میری شکل دیکھ کر چونکی کیوں ہو“...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ اس نے محسوس کیا تھا کہ لڑکی غور سے اس کا چہرہ دیکھتے ہی بے اختیار اس طرح چونک پڑی تھی جیسے اسے اچانک کچھ یاد آ گیا ہو۔

”سوری سر۔ میں اپنے خیال میں تھی کہ آپ کی آواز سن کر چونک پڑی“...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر اثبات میں سر ہلاتا ہوا تیسری راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ راہداری خاصی طویل تھی۔ وہاں کئی کمروں کے دروازے بھی موجود تھے لیکن یہ تمام دروازے بند تھے۔ البتہ راہداری خالی پڑی ہوئی تھی۔ وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ ٹائیگر راہداری میں موجود دروازوں کے ساتھ موجود نیم پلیٹس دیکھتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا کہ اچانک جیسے اس کے سر کے عقبی حصے پر قیامت سی ٹوٹ پڑی اور وہ بے اختیار چیختا ہوا اچھل کر منہ کے بل فرش پر جا گرا۔ نیچے گرتے ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی کہ ایک بار پھر اس کی کھوپڑی پر ضرب لگی اور اس بار اسے ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہوا جیسے سورج عین اس کی کھوپڑی کے اندر طلوع ہو گیا ہو لیکن پھر یکلخت گہرا اندھیرا اس کے حواس پر چھا گیا اور پھر جس طرح گھرے بادلوں میں بجلی کی چمک لہراتی ہوئی نمودار ہوتی ہے اس طرح اس کے ذہن پر چھائے ہوئے اندھیرے میں بھی روشنی کی لہر سی نمودار

ہوئی اور آہستہ آہستہ اس کا گھپ اندھیرے میں ڈوبا ہوا شعور روشن ہوتا چلا گیا۔

اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں کھلیں تو بے ہوش ہونے سے پہلے کا منظر کسی فلمی سین کی طرح اس کی آنکھوں کے سامنے گھوم گیا۔ اس کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا تو اس کے بھنچے ہوئے ہونٹ مزید بھنچ گئے کیونکہ وہ ایک ہال نما کمرے میں دیوار کے ساتھ موجود کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے پورے جسم کے گرد دیوار سے منسلک زنجیر ڈال دی گئی تھی۔ اس کے بازوؤں کو بھی کرسی کے بازوؤں پر رکھ کر باقاعدہ لوہے کی باریک زنجیر سے جکڑا گیا تھا۔ صرف اس کی گردن آزاد تھی اور وہ گردن گھما کر ادھر ادھر دیکھ سکتا تھا ورنہ اس کا پورا جسم باریک زنجیر سے اس طرح جکڑا ہوا تھا کہ اس کے لئے تھوڑا سا ہلنا بھی دشوار ہو رہا تھا۔ کمرے میں چند کرسیاں اور ایک لوہے کی قد آدم الماری بھی موجود تھی۔ کمرے کا اکلوتا دروازہ بند تھا۔ ٹائیگر کو سمجھ نہ آ رہی تھی کہ کس نے وہاں اس پر حملہ کیا اور کیوں کیا حالانکہ وہ تو پہلی بار اس کلب میں گیا تھا۔ اچانک اسے کاؤنٹر پر موجود لڑکی کے چونکنے کا خیال آیا تو اس نے بے اختیار سانس لیا کیونکہ اب اس کی سمجھ میں آیا تھا کہ لڑکی کو باقاعدہ اس کا حلیہ بتایا گیا تھا اور اس نے راہداری کی طرف مخصوص انداز میں اشارہ کیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ وہاں پہلے سے کوئی دشمن موجود تھا جو اس اشارے کو سمجھتے ہی

تیزی سے راہداری میں چلا گیا اور کسی کمرے کے دروازے کے پیچھے چھپ کر کھڑا ہو گیا۔ پھر جب ٹائیگر وہاں سے گزرا تو اس نے بڑے ماہرانہ انداز میں دروازہ کھول کر اس پر وار کر دیا۔ ویسے جس انداز میں ٹائیگر پر حملہ کیا گیا تھا وہ بے حد ماہرانہ انداز تھا کیونکہ ٹائیگر کو ضرب لگنے سے پہلے کسی آہٹ کا معمولی سا احساس بھی نہ ہوا تھا۔

”یہ کون لوگ ہوں گے اور کیوں انہوں نے ایسا کیا ہے“۔ ٹائیگر نے سوچا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس کرسی سے اپنے آپ کو آزاد کرانے کے بارے میں سوچنا شروع کر دیا لیکن زنجیریں کچھ اس ماہرانہ انداز میں باندھی گئی تھیں کہ اس کے لئے معمولی سی حرکت بھی ناممکن بنا دی گئی تھی۔ ابھی وہ بیٹھا ان زنجیروں سے آزادی کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک بھاری جسامت کا آدمی اندر داخل ہوا تو ٹائیگر اسے دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا کیونکہ وہ اسے جانتا تھا۔ اس کا نام روجر تھا اور یہ ایک کلب کے مالک انتھونی کا باڈی گارڈ رہا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے طور پر پیشہ ور قاتل کا کام بھی کرتا رہتا تھا۔

”تم نے مجھے پہچان لیا ہو گا ٹائیگر۔ نہ پہچانا ہو تو میں بتا دوں کہ میرا نام روجر ہے اور میں انتھونی کا باڈی گارڈ بھی رہا ہوں“۔ آنے والے نے بڑے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں نے تمہیں پہچان لیا ہے روجر۔ لیکن میں یہ سوچ رہا تھا

کہ تم نے یہ سب حرکت کس کے کہنے پر کی ہے اور کیوں کی ہے جبکہ تم مجھے بھی اچھی طرح جانتے ہو“...... ٹائیگر نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ ایک لمبی کہانی ہے۔ میں ان دنوں اس کلب میں جس میں تم گئے تھے ملازم ہوں اور میتھائس میرا باس ہے۔ میتھائس نے باقاعدہ تمہیں گھیرنے اور تم سے معلومات حاصل کرنے کے لئے تمام زیر زمین دنیا میں یہ بات پھیلا دی کہ وہ لاطینی ایکریمیا میں ایکریمیا کی انڈر ورلڈ سے بہت اچھی طرح واقف ہے۔ اسے معلوم تھا کہ ایکریمیا میں کسی کلب اور کسی آدمی کے بارے میں تم معلومات حاصل کرتے پھر رہے ہو اس لئے اسے یقین تھا کہ تم اس کلب میں بھی ضرور آؤ گے۔ یہاں تمہارے لئے اس نے خصوصی اقدامات کر رکھے تھے اور پھر تم آئے اور ان اقدامات کے تحت یہاں نظر آ رہے ہو اور یہ بھی بتا دوں کہ تمہارے بارے میں نہ صرف میں اچھی طرح جانتا ہوں بلکہ میتھائس بھی بہت اچھی طرح جانتا ہے اس لئے تمہیں یہاں اس انداز میں جکڑا گیا ہے اور جو معلومات میتھائس تم سے چاہتا ہے اگر تم نے ازخود بتا دیں تو تم انتہائی بے رحمانہ تشدد سے بچ جاؤ گے ورنہ تمہاری ساری ہڈیاں توڑ دی جائیں گی اور تمہاری روح سے بھی سب معلومات حاصل کر لی جائیں گی“...... روجر نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”میتھائس کو کس نے ٹاسک دیا ہے“...... ٹائیگر نے پوچھا تو

روجر بے اختیار مسکرا دیا۔

''اب چونکہ تم نے یہاں سے زندہ واپس نہیں جانا اس لئے بتا دیتا ہوں کہ سٹار بزنس پلازہ میں انٹرنیشنل امپورٹ ایکسپورٹ کارپوریشن کے جنرل مینجر رابرٹ نے یہ ٹاسک دیا ہے''...... روجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس کا مجھ سے کیا تعلق پیدا ہو گیا''...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مجھے نہیں معلوم۔ میتھائس کو شاید معلوم ہو''...... روجر نے جواب دیا اور اسی لمحے باہر سے قدموں کی آواز ابھری تو روجر ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور چھریرے بدن کا ایکریمین اندر داخل ہوا۔ اس نے سوٹ پہن رکھا تھا اور چہرے مہرے اور اپنے انداز سے ہی وہ زیر زمین دنیا کا کوئی اہم فرد دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے ایک نظر غور سے ٹائیگر کو دیکھا اور پھر وہ اس کرسی پر بیٹھ گیا جس پر چند لمحے پہلے روجر بیٹھا ہوا تھا۔

''اسے کب ہوش دلایا گیا ہے''...... آنے والے نے روجر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''جناب۔ میں جب اندر داخل ہوا تو یہ ہوش میں تھا''...... روجر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر اسے بتا دیا گیا ہے کہ اسے کیوں یہاں لایا گیا ہے''۔

اس آدمی نے کہا۔

''یس باس''...... روجر نے جواب دیا۔

''اوکے۔ الماری سے کوڑا نکالو اور اس کے قریب کھڑے ہو جاؤ''...... آنے والے نے کہا تو روجر سر ہلاتا ہوا الماری کی طرف بڑھ گیا۔

''سنو۔ تمہارا نام ٹائیگر ہے اور مجھے معلوم ہے کہ تم زیر زمین دنیا میں خاصے معروف ہو لیکن تم مجھے نہیں جانتے۔ میرا نام میتھائس ہے اور ایکریمیا کی زیر زمین دنیا کے بڑے بڑے بدمعاش میرے نام سے کانپتے تھے''...... میتھائس نے بڑے رعب دار لہجے میں کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ تم ہنس رہے ہو۔ کیوں''...... میتھائس نے بری طرح سے اچھلتے ہوئے کہا۔

''میں ہنسوں نہیں تو کیا روؤں۔ سارا ایکریمیا تمہارے رعب سے کانپتا تھا اور تم وہاں سے فرار ہو کر یہاں پاکیشیا میں آ گئے ہو۔ کیوں''...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ابھی تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ میں کیا ہوں۔ بہرحال اب تم یہ بتا دو کہ تمہیں سائرس اور کوبرا کلب اور مارجوری کے بارے میں کس نے بتایا ہے اور تمہارا باس عمران کس ہسپتال میں داخل ہے۔ اگر تم بتا دو گے تو تم ٹوٹ پھوٹ سے بچ جاؤ گے ورنہ روجر تمہارے جسم کی بوٹیاں اڑا دے گا''...... میتھائس نے کہا تو اس بار

ٹائیگر چونک پڑا۔

''سائرس۔ کیا مطلب۔ یہ سائرس کیا ہے''...... ٹائیگر نے چونک کر کہا کیونکہ اس نے صرف بلیک کوبرا کلب اور مارجوری کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تھی۔ سائرس کا تو اس نے کبھی نام ہی نہ سنا تھا اور نہ ہی چیف نے اسے سائرس کے بارے میں بتایا تھا شاید چیف نے یہی سوچا ہو گا کہ جب مارجوری اور بلیک کوبرا کلب کے بارے میں جس سے بھی کچھ معلوم ہو گا اس سے سائرس کے بارے میں بھی معلوم ہو جائے گا۔

''تم نے ایک جگہ اس بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تھی''...... میتھائس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تمہیں جس نے ہائر کیا ہے کیا اس نے یہ نام لیا تھا''۔ ٹائیگر نے کہا۔

''ہاں۔ ورنہ مجھے ازخود تو معلوم نہیں ہو سکتا''...... میتھائس نے برا سا منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

''میں تمہیں سب کچھ تفصیل سے بتا دوں گا کیونکہ میں نے روجر کے ہاتھوں کوڑے نہیں کھانے البتہ ہو سکتا ہے کہ روجر کو کلب پر قبضہ کرنے کا کوئی چانس مل جائے اور وہ اس موقع سے فائدہ اٹھالے۔ البتہ تم پہلے مجھے یہ بتاؤ کہ تم خود بلیک کوبرا کلب اور مارجوری کے بارے میں کچھ جانتے ہو''...... ٹائیگر نے کن انکھیوں سے روجر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو کوڑا اٹھائے میتھائس کی

سائیڈ پر کھڑا ہوا تھا۔ اس نے دراصل ایک گیم کھیلی تھی۔ اسے روجر کے بارے میں معلوم تھا کہ وہ بے حد لالچی اور موقع پرست آدمی ہے اور میتھائس یہاں کا آدمی نہیں ہے اس لئے اگر اسے یہ موقع دلایا جائے کہ ٹائیگر اس کی پشت پر رہ کر اسے کلب پر قبضہ کرنے کا موقع دے سکتا ہے تو وہ اس میتھائس کے خلاف ہو جائے۔

''مجھے واقعی اس بارے میں کچھ نہیں معلوم۔ لیکن تم نے روجر کو جو لالچ دینے کی کوشش کی ہے تم اس کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ کیوں روجر''...... میتھائس نے روجر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''باس۔ یہ آدمی بے حد شاطر اور عیار ہے۔ یہ آسانی سے کچھ نہیں بتائے گا۔ آپ حکم دیں۔ میں اس کی بوٹیاں اڑا دیتا ہوں''...... روجر نے بڑے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا اس کلب کے تم اکیلے مالک ہو حالانکہ تم وہاں اسسٹنٹ مینجر ہو''...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''مالک میں اکیلا ہی ہوں۔ البتہ میں نے جان بوجھ کر اسسٹنٹ مینجر کی سیٹ لے رکھی ہے تاکہ یہاں کے ماحول کو اچھی طرح سے سمجھ سکوں۔ بہت باتیں ہو گئیں۔ اب جو کچھ میں نے پوچھا ہے اس بارے میں بتا دو''...... میتھائس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''علی عمران میرا استاد بھی ہے اور باس بھی۔ وہ پاکیشیا سیکرٹ

سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ اس پر قاتلانہ حملہ کیا گیا لیکن وہ بچ گیا۔ البتہ وہ شدید زخمی ہے اور سپیشل آفیسرز کے ہسپتال میں داخل ہے کیونکہ اس کا والد سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کا ڈائریکٹر جنرل ہے۔ اس نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں ایکریمیا میں بلیک کوبرا کلب اور اس کے مالک مارجوری کے بارے میں معلومات حاصل کروں۔ البتہ یہ سائرس وغیرہ کا نام میں پہلی بار تمہاری زبان سے سن رہا ہوں''۔ ٹائیگر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا تم اس ہسپتال کا محل وقوع بتاؤ گے''...... میتھائس نے کہا۔

''میں وہاں کبھی نہیں گیا کیونکہ وہاں سوائے اعلیٰ حکام کی طرف سے اجازت نامے کے کسی کو اندر داخل نہیں ہونے دیا جاتا۔ البتہ میرا رابطہ عمران صاحب سے فون پر رہتا ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''کیا فون نمبر ہے وہاں کا''...... میتھائس نے پوچھا تو ٹائیگر نے فون نمبر بتا دیا۔

''روجر۔ فون لاؤ''...... میتھائس نے روجر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''لیس باس''...... روجر نے کہا اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

''کیا ہم شہر سے باہر ہیں۔ یہاں کوئی شور سنائی نہیں دے رہا''...... ٹائیگر نے اچانک سادہ سے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''ہم شہر سے باہر کراس ویو میں ہیں۔ یہ زرعی فارم میں نے خریدا ہوا ہے تاکہ یہاں کسی قسم کی کوئی مداخلت نہ ہو سکے۔ روجر یہاں کا انچارج ہے''...... میتھائس نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اسی لمحے روجر اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون پیس تھا۔ اس نے فون پیس میتھائس کے ہاتھ میں دے دیا۔ میتھائس نے اس پر نمبر پریس کئے اور پھر آخر میں لاؤڈر کا بٹن پریس کر کے اس نے فون روجر کے ہاتھ میں دے دیا۔

''جاؤ۔ اس کے کان سے لگاؤ اور سنو ٹائیگر۔ تم نے اس عمران سے پوچھنا ہے کہ وہ کیوں بلیک کوبرا کلب اور مارجوری کے بارے میں معلومات حاصل کر رہا ہے۔ یہ نام اسے کس نے بتائے ہیں۔ سمجھے تم۔ اگر تم یہ معلوم کر لو گے تو میرا وعدہ کہ میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا ورنہ تمہارے جسم کی ایک ایک ہڈی توڑ دی جائے گی''۔ میتھائس نے روجر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''لیس باس''...... روجر نے کہا اور فون پیس اٹھائے وہ مڑا اور ٹائیگر کی طرف بڑھنے لگا جبکہ لاؤڈر کا بٹن پریس ہونے کے چند لمحوں بعد تک تو فون کی گھنٹی بجی تھی لیکن پھر اس کی آواز نہ سنائی دی۔ اس کا مطلب تھا کہ دوسری طرف عمران نے فون آن کر دیا تھا جبکہ میتھائس اس دوران اپنے ہی جوش میں باتیں کر رہا تھا اور ظاہر ہے یہ باتیں عمران تک بھی پہنچ رہی ہوں گی۔

''ٹائیگر بول رہا ہوں باس۔ میں اس وقت شہر سے باہر کراس

دیو کے ایک زرعی فارم میں بندھا ہوا موجود ہوں۔ یہاں دو آدمی موجود ہیں۔ ایک کا نام میتھائس ہے۔ یہ ایکریمین ہے اور ایکریمیا میں اس کا نام بے حد مشہور ہے۔ دوسرا آدمی روجر ہے جو اس زرعی فارم کا انچارج ہے۔ انہوں نے مجھے اس انداز میں جکڑ رکھا ہے کہ میں معمولی سی بھی حرکت نہیں کر سکتا اس لئے میں نے انہیں سب کچھ بتا دیا ہے‘‘...... ٹائیگر نے لمبی بات کرتے ہوئے کہا۔

‘‘کیا بتا دیا ہے‘‘...... دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی۔

‘‘یہی کہ آپ نے مجھے بلیک کوبرا اور مارجوری کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے کہا ہے اور آپ ٹاپ آفیسرز سپیشل ہسپتال میں ہیں۔ اب انہوں نے فون اس لئے کرایا ہے کہ آپ انہیں بتا دیں کہ کس نے آپ کو یہ کام دیا ہے اور پلیز۔ آپ انہیں بتا دیں ورنہ یہ مجھے ہلاک کر دیں گے‘‘...... ٹائیگر نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا اور سامنے بیٹھے ہوئے میتھائس کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ٹائیگر اس سے خوفزدہ ہو چکا ہے۔

‘‘یہاں ہسپتال کے فون اعلیٰ حکام کا ہسپتال ہونے کی وجہ سے ٹیپ ہوتے ہیں اس لئے فون پر کچھ نہیں بتایا جا سکتا۔ البتہ تم میرے اکلوتے شاگرد ہو اور میں نہیں چاہتا کہ تم ہلاک کر دیئے جاؤ اور میں اپنے اکلوتے شاگرد سے بھی ہاتھ دھو بیٹھوں اس لئے تم میتھائس کو کہہ دو کہ وہ اپنا کوئی آدمی ریڈش کلب کے سپیشل روم نمبر فور میں بھیج دے۔ میرا آدمی صفدر وہاں موجود ہو گا۔ وہ پوری تفصیل بتا دے گا لیکن میتھائس کو حلف دینا ہو گا کہ وہ تمہیں ہلاک نہیں کرے گا‘‘...... عمران نے کہا۔

‘‘مجھے فون دو‘‘...... میتھائس نے روجر سے کہا تو روجر نے فون پیس ٹائیگر کے کان سے ہٹایا اور لا کر میتھائس کو دے دیا۔

‘‘سنو علی عمران۔ اگر تم نے کوئی گڑبڑ کرنے کی کوشش کی تو ہم نہ صرف تمہارے اس اکلوتے شاگرد کی موت کو عبرتناک بنا دیں گے بلکہ اس ہسپتال کو بھی میزائلوں سے اڑا کر تمہیں بھی وہاں سے اغوا کر لائیں گے اس لئے جو سچ ہے وہ بتا دو۔ اس طرح تم بھی بچ جاؤ گے اور تمہارا اکلوتا شاگرد بھی‘‘...... میتھائس نے بڑے رعب دار لہجے میں کہا۔

‘‘مجھے معلوم ہے کہ تم بے حد طاقتور آدمی ہو ورنہ ٹائیگر آسانی سے کسی کی بالادستی کو قبول نہیں کرتا۔ اس نے چونکہ خوف سے تمہاری بالادستی کو قبول کیا ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ تم کیا کر سکتے ہو اور اسی لئے میں نے بھی سب کچھ بتانے پر آمادگی کا اظہار کیا ہے۔ تمہارا کون آدمی وہاں پہنچے گا۔ اس کا نام بتاؤ۔ میرے آدمی کا نام صفدر ہو گا اور یہ بھی بتا دو کہ کتنی دیر میں تمہارا آدمی پہنچے گا‘‘...... عمران نے کہا۔

‘‘سنو۔ میں روجر کو بھیج رہا ہوں۔ نصف گھنٹے میں روجر ریڈش کلب پہنچ جائے گا‘‘...... میتھائس نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ مناسب ٹائم ہے“...... عمران نے کہا تو میتھائس نے فون بند کر دیا۔

”تم یہیں رکو گے روجر۔ میں تمہارے نام سے اس آدمی سے ملوں گا کیونکہ مجھے میک اپ بھی کرنا ہو گا اور آدمی سے تفصیلی معلومات بھی حاصل کرنا ہوں گی۔ تم نے یہاں کا ہر طرح سے خیال رکھنا ہے۔ اگر یہ کوئی غلط حرکت کرے تو میری طرف سے اجازت ہے اسے گولی مار دینا“...... میتھائس نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”آپ بے فکر رہیں باس۔ اس کی روح بھی غلط حرکت نہیں کر سکتی“...... روجر نے جواب دیا تو میتھائس اطمینان بھرے انداز میں سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔ روجر بھی اس کے پیچھے چلتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا تو ٹائیگر بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران نے اپنے آدمی یہاں تک پہنچانے کے لئے وقت لیا ہے اور یہ احمق اس کی باتوں میں آ گئے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد روجر اکیلا اندر داخل ہوا اور پھر وہ آ کر کرسی پر بیٹھ گیا جس کرسی پر پہلے میتھائس بیٹھا ہوا تھا۔

”تم نے کس انداز سے کہہ دیا تھا کہ میں کلب پر قبضہ کر سکتا ہوں“...... روجر نے کہا۔

”میرا خیال تھا کیونکہ یہ کام سب سے آسان ہے۔ میتھائس مالک ہونے کے باوجود اسسٹنٹ مینجر بنا ہوا ہے۔ ظاہر ہے اس نے یہ بات سب سے چھپائی ہوئی ہو گی کہ وہ کلب کا مالک ہے

اس لئے اگر اسے ہلاک کر دیا جائے اور خود ملکیت کا اعلان کر دیا جائے تو کسی کو اعتراض نہیں ہو سکتا“...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم کہتے تو ٹھیک ہو لیکن تم نے کلب میں میتھائس کی حیثیت کو نہیں دیکھا۔ میتھائس کے بارے میں سب کو معلوم ہے کہ وہی مالک ہے اور جان بوجھ کر اسسٹنٹ مینجر بنا ہوا ہے“...... روجر نے جواب دیا۔

”ہو گا“...... ٹائیگر نے کہا۔

”تم نے اچھا کیا کہ سب کچھ بتا دیا ورنہ یہ حقیقت ہے کہ میں کوڑے مار مار کر تمہاری بوٹیاں اڑا دیتا“...... روجر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ مجھے معلوم ہے۔ تم واقعی میتھائس کے وفادار ہو لیکن تم یہاں اکیلے کس طرح رہتے ہو۔ تم اکتا تو نہیں جاتے“...... ٹائیگر نے اسے باتوں میں لگاتے ہوئے کہا۔

”ارے نہیں۔ یہاں تو میں عیش کرتا ہوں۔ شہر سے مختلف لڑکیوں کو لے آتا ہوں اور خوب انجوائے کرتا ہوں۔ کھانے پینے کا تمام سامان میں ایک ماہ کے لئے اکٹھا ہی لے آتا ہوں اور پھر یہاں میں نے نیچے تہہ خانے میں شراب کا سٹاک بھی کر رکھا ہے“...... روجر نے کہا۔ ٹائیگر ہر بار کوئی نہ کوئی ایسا سوال کر دیتا کہ روجر ایک بار پھر تفصیل سے اسے اپنی انجوائے منٹ کے

بارے میں بتانا شروع کر دیتا۔ اس طرح مسلسل باتیں کرتے ہوئے نجانے کتنی دیر ہو گئی کہ اچانک باہر ہلکی سی کھٹک کی آواز سنائی دی تو روجر بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

’’اوہ۔ شاید باس واپس آ گیا ہے‘‘...... روجر نے کہا اور تیزی سے مڑ کر باہر کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا تو ٹائیگر اندر آنے والے صفدر کو دیکھ کر چونک پڑا۔ اس کے پیچھے کیپٹن شکیل تھا۔

’’آپ نے تو ریڈش کلب کے سپیشل روم نمبر فور میں جانا تھا‘‘۔ ٹائیگر نے کہا۔

’’ہم وہیں سے آ رہے ہیں۔ اسی لئے تو دیر ہو گئی ہے‘‘۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے اس طرح ٹائیگر کی بندشوں کا جائزہ لینا شروع کر دیا جیسے دیکھ رہا ہو کہ ٹائیگر ان بندشوں سے ازخود آزادی کیوں حاصل نہیں کر سکا۔

’’صفدر صاحب۔ یہ بندشیں واقعی ایسی ہیں کہ میں معمولی سی حرکت کرنے سے بھی قاصر ہو گیا ہوں‘‘...... ٹائیگر نے کہا تو صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔

’’ہاں۔ اسی لئے تو میں انہیں دیکھ رہا تھا کہ ٹائیگر جیسے آدمی کو باہر سے مدد کی ضرورت پڑ گئی ہے‘‘...... صفدر نے کہا اور پھر اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر دیوار پر نصب ایک کنڈے پر اس کی نال رکھ کر ٹریگر دبا دیا۔ چند لمحوں بعد ہی کنڈا ٹوٹ گیا اور

اس میں موجود زنجیر باہر آ گئی۔ ایک زنجیر کے ڈھیلے ہوتے ہی باقی زنجیریں بھی آسانی سے کھلتی چلی گئیں اور چند لمحوں بعد ٹائیگر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس دوران تنویر اندر داخل ہوا۔ اس کے کاندھے پر میتھائس لدا ہوا تھا۔

’’صاحب نے تو پوری ٹیم کو تکلیف دے دی ہے‘‘...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’عمران صاحب نے چیف کو فون کر کے بتا دیا کہ اس نے کیا ٹریپ بچھایا ہے اور چونکہ تم چیف کے حکم پر یہ کارروائی کر رہے تھے اس لئے چیف نے ہمیں حکم دے دیا‘‘...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد میتھائس کو اسی کرسی پر بٹھا کر زنجیروں سے جکڑ دیا گیا اور پھر اسے تھپڑ مار کر ہوش میں لایا گیا۔ صفدر اور ٹائیگر اس کے سامنے موجود رہے جبکہ باقی ساتھی کمرے سے باہر چلے گئے تھے۔ گو صفدر نے بتا دیا تھا کہ روجر کو ہلاک کر دیا گیا ہے لیکن پھر بھی ان کو خطرہ تھا کہ اچانک کوئی گروپ وہاں نہ آ جائے اس لئے وہ حفظ ماتقدم کے طور پر باہر پہرہ دینے چلے گئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد میتھائس ہوش میں آ گیا اور ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن زنجیروں میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف معمولی سی حرکت ہی کر سکا تھا۔

’’تم۔ تم صفدر ہو۔ تم اس سپیشل روم میں موجود تھے۔ تم نے مجھ

پر حملہ کیوں کیا تھا اور مجھے یہاں کیوں باندھ رکھا ہے''...... میتھائس نے کہا۔

''یہ سب کھیل تو صرف ٹائیگر کو موت سے بچانے کے لئے کھیلا گیا ہے اور تم احمقوں کی طرح وہاں دوڑے چلے گئے۔ اب تم بتاؤ گے کہ تمہیں ٹائیگر کے خلاف ٹاسک کس نے دیا تھا''...... صفدر نے سرد لہجے میں کہا۔

''تم میری بوٹیاں اڑا دو۔ میں کچھ نہیں بتاؤں گا''...... میتھائس نے بڑے سخت لہجے میں کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

''تم بے شک نہ بتاؤ۔ میں بتا دیتا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا تو صفدر چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

''کیا تم مذاق کر رہے ہو''...... صفدر نے کہا۔

''نہیں صفدر صاحب۔ اس کی آمد سے پہلے روجر سے میری تفصیلی بات ہوئی تھی اور روجر نے یہ سمجھ کر کہ میں نے اب زندہ تو یہاں سے واپس نہیں جانا مجھے سب بتا دیا تھا کہ میتھائس کو سٹار بزنس پلازہ میں انٹرنیشنل امپورٹ ایکسپورٹ کارپوریشن کے جنرل مینجر رابرٹ نے یہ ٹاسک دیا تھا''...... ٹائیگر نے جواب دیا تو صفدر، میتھائس کے چہرے پر ابھر آنے والے تاثرات کو دیکھ کر سمجھ گیا کہ روجر نے جو کچھ ٹائیگر کو بتایا ہے وہ درست ہے۔

''تو پھر اس سے پوچھ گچھ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اس رابرٹ سے معلوم کرنا ہو گا''...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی

اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ میتھائس کوئی احتجاج کرتا ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی میتھائس کے سینے سے خون فوارے کی طرح نکلنے لگ گیا اور چند لمحوں میں ہی وہ ختم ہو گیا۔

''آؤ ٹائیگر۔ ہم تمہیں جہاں تم کہو گے چھوڑ دیں گے''۔ صفدر نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''میرے خیال میں ہمیں رابرٹ کو فوراً کور کرنا چاہئے ورنہ جیسے ہی اسے میتھائس کے بارے میں علم ہو گا وہ انڈر گراؤنڈ ہو جائے گا یا ایکریمیا فرار ہو جائے گا''...... ٹائیگر نے صفدر سے کہا۔ وہ اس کی کار میں ہی سائیڈ سیٹ پر موجود تھا۔

''تمہیں ڈراپ کر کے ہم چیف کو رپورٹ دیں گے اور پھر چیف جیسے حکم دے گا ویسے ہی کریں گے''...... صفدر نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا تو ٹائیگر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ بات اب اس کی سمجھ میں آ گئی تھی کہ چیف کی اجازت کے بغیر وہ اپنے طور پر کوئی اقدام نہیں کر سکتے اور شاید اسی وجہ سے عمران نے باقاعدہ طور پر سیکرٹ سروس میں شمولیت اختیار نہ کی تھی ورنہ اس پر بھی اسی طرح کی پابندیاں لگ جاتیں اور ٹائیگر کو معلوم تھا کہ عمران ایسی پابندیوں سے ہمیشہ دور بھاگتا ہے۔

سارس کا سپر چیف ڈگلس اپنے آفس میں موجود کام میں مصروف تھا کہ فون کی گھنٹی بجنے پر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... ڈگلس نے رسیور اٹھا کر اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''پاکیشیا سے رابرٹ کے اسسٹنٹ انتھونی کی کال ہے سر''۔ دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی تو ڈگلس بے اختیار چونک پڑا۔

''رابرٹ کا اسسٹنٹ انتھونی۔ کیا مطلب۔ یہ انتھونی کہاں سے ٹپک پڑا۔ رابرٹ نے خود کال کیوں نہیں کی۔ کراؤ اس سے بات''...... ڈگلس نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہیلو سپر باس۔ میں انتھونی بول رہا ہوں۔ میں باس رابرٹ کا نمبر ٹو ہوں اور جناب۔ میں افسوس سے آپ کو یہ اطلاع دے رہا

ہوں کہ باس رابرٹ کو اغوا کر کے ہلاک کر دیا گیا ہے''...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا تو ڈگلس کے چہرے پر یقین نہ آنے والے تاثرات ابھر آئے۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کیوں ایسا ہوا ہے۔ کس نے کیا ہے''...... ڈگلس نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''جناب۔ آپ کے حکم پر انڈر ورلڈ کے ایک آدمی ٹائیگر کو اغوا کر کے اس سے پوچھ گچھ کی جانی تھی۔ باس رابرٹ نے ایک کلب کے اسسٹنٹ مینجر میتھائس کو اس آدمی ٹائیگر کے اغوا اور اس سے پوچھ گچھ کا مشن دیا۔ میتھائس پہلے بھی باس رابرٹ کے حکم پر کام کرتا رہتا تھا لیکن پھر اچانک باس رابرٹ کو آفس سے اپنی رہائش گاہ جاتے ہوئے راستے میں کار سمیت اغوا کر لیا گیا۔ ابھی پولیس اس سلسلے میں کام کر رہی تھی کہ باس رابرٹ کی لاش اور ان کی کار ایک دیہاتی سڑک پر موجود ملی۔ باس رابرٹ پر تشدد کیا گیا۔ اس کے دونوں نتھنوں کو کاٹا گیا ہے اور ان کا چہرہ بتا رہا ہے کہ ان پر انتہائی عبرتناک تشدد کیا گیا ہے۔ پولیس نے مجرموں کو پکڑنے کی بے حد کوشش کی لیکن ابھی تک وہ مجرموں کا سراغ بھی نہیں لگا سکی۔ اس کے ساتھ ساتھ شہر سے باہر ایک زرعی فارم سے میتھائس اور اس کے آدمی روجر کی لاشیں پولیس کو ملی ہیں۔ میتھائس کو ایک کرسی پر زنجیروں سے جکڑ کر گولیوں سے اڑا دیا گیا ہے جبکہ اس کے آدمی روجر کی لاش اس زرعی فارم میں پڑی ملی ہے۔ اس

کی گردن توڑ کر اسے ہلاک کیا گیا ہے''...... انتھونی نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اب تم رابرٹ کی جگہ سنبھال لو گے''...... ڈگلس نے کہا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے مختصر سا جواب دیا گیا تو ڈگلس نے ایک جھٹکے سے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ کافرستان کے لئے یہ فارمولا حاصل کرنا میرے لئے عذاب بن گیا۔ ویری بیڈ''...... ڈگلس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحوں تک بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ڈیوک بول رہا ہوں''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''ڈگلس بول رہا ہوں''...... ڈگلس نے تیز لہجے میں کہا۔

''اوہ آپ۔ حکم فرمائیں''...... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''کافرستان سے معاہدہ تم نے کیا تھا پاکیشیائی فارمولے کا''۔ ڈگلس نے کہا۔

''یس سر۔ میں نے کیا تھا۔ کیوں۔ کیا ہوا ہے''...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

''ہم نے فارمولا حاصل کر لیا ہے لیکن کافرستان حکومت اب اس فارمولے کو حاصل نہیں کر رہی''...... ڈگلس نے کہا۔

''اس نے پیمنٹ تو کر دی ہے اس لئے آپ کو کیا فرق پڑتا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس اس فارمولے کے پیچھے کام کر رہی ہے اور مجھے خدشہ ہے کہ وہ سائرس کا سراغ نہ لگا لے۔ اس کے بعد اس سے ہماری دوبدو جنگ شروع ہو جائے گی جو میں نہیں چاہتا کیونکہ آج تک میں نے بڑی جدوجہد سے سائرس کو انتہائی خفیہ رکھا ہے اس لئے کافرستانی حکومت یہ فارمولا ہم سے حاصل کر لے اور خود اس کی حفاظت کرے''...... ڈگلس نے تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''باس۔ اس فارمولے کو پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بچانے کے لئے انہوں نے آپ کا سہارا لیا ہے کیونکہ انہیں یقین ہے کہ اگر یہ فارمولا پاکیشیا سے کوئی حاصل کر سکتا ہے تو وہ آپ ہی کر سکتے ہیں اور اگر اس کا تحفظ کر سکتے ہیں تو وہ بھی آپ ہی کر سکتے ہیں۔ آپ کو تو کوئی نہیں جانتا اس لئے آپ مطمئن رہیں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس آپ کے خلاف کچھ نہ کر سکے گی۔ اگر آپ حکم دیں تو میں کافرستان کی حکومت سے رابطہ کر کے اسے کہہ دوں کہ یا تو وہ فارمولا لے لے یا پھر اس کی حفاظت کے معقول اخراجات ادا کرے''...... ڈیوک نے کہا۔

’’اوہ ہاں۔ واقعی حکومت کافرستان کو اس کے اخراجات ادا کرنے چاہئیں‘‘...... ڈگلس نے چونک کر کہا۔ رقم کا سن کر اس کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا تھا۔

’’اوکے باس۔ میں بات کرتا ہوں‘‘...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈگلس نے رسیور رکھ دیا لیکن اس کی پیشانی پر موجود شکنیں صاف نہ ہوئی تھیں۔ وہ مسلسل سوچ رہا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سامنے کیسے بند باندھا جائے۔ اسے معلوم تھا کہ سوائے وائٹ ہیئر کے اور کسی کو بھی سائرس کے بارے میں تفصیل کا علم نہ تھا اور رابرٹ کو بھی صرف اس کا فون نمبر معلوم تھا اور انتھونی کو بھی اور یہ فون نمبر اسرائیلی سیٹلائٹ سے منسلک تھا اس لئے ڈگلس کو سو فیصد یقین تھا کہ اس فون نمبر سے کوئی اس کا آفس کسی صورت بھی تلاش نہ کر سکتا تھا لیکن اس سب کچھ کے باوجود اس کا دل مسلسل خدشات کا شکار تھا۔ پھر اچانک اسے ایک خیال آیا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔

’’اوہ ہاں۔ واقعی یہاں اس کا مقابلہ وائٹ ڈاگ آسانی سے کر لے گا۔ اسے ہائر کیا جا سکتا ہے‘‘...... ڈگلس نے چونک کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے سرخ رنگ کا ایک مخصوص فون نکال کر اس نے اسے میز پر رکھا اور پھر اسے آن کر کے اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

’’بلیک ڈاگ کلب‘‘...... ایک چیختی ہوئی مردانہ آواز سنائی دی۔

’’وائٹ ڈاگ کا نمبر چاہئے۔ میرا نام ڈگلس ہے‘‘...... ڈگلس نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

’’اپنا فون نمبر بتائیں‘‘...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈگلس نے فون نمبر بتا دیا۔

’’فون بند کریں۔ ہم خود آپ کو فون کریں گے‘‘...... دوسری طرف سے اسی طرح چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا تو ڈگلس نے رسیور رکھ دیا۔ اسے معلوم تھا کہ اب پہلے اس کے بارے میں چیکنگ کی جائے گی اور پھر اسے فون کیا جائے گا۔ چونکہ وہ جانتا تھا کہ وائٹ ڈاگ کا چیف جیفرے اس کا گہرا دوست ہے اس لئے وہ خود ہی اس سے بات کرے گا۔ وائٹ ڈاگ نامی تنظیم دس بارہ سالوں سے ایکریمیا میں کام کر رہی تھی اور پوری تنظیم باقاعدہ سیکرٹ ایجنٹوں پر مشتمل تھی اور یہ انتہائی بڑے بڑے معاملات میں ہاتھ ڈالتے تھے۔ جیفرے خود بھی ایک سیکرٹ ایجنسی کا چیف رہا تھا اور وہاں سے ریٹائر ہونے کے بعد اس نے پرائیویٹ تنظیم بنا لی تھی لیکن یہ تنظیم ایکریمیا سے باہر کوئی مشن نہیں لیتی تھی۔ پھر تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈگلس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

’’یس‘‘...... ڈگلس نے کہا۔

’’جیفرے بول رہا ہوں ڈگلس۔ کیوں کال کی تھی۔ کوئی خاص بات‘‘...... دوسری طرف سے بڑی دوستانہ آواز سنائی دی۔

''ہاں۔ ایک مشن میں تمہاری ضرورت پڑ گئی ہے''...... ڈگلس نے صاف اور واضح الفاظ میں جواب دیا۔

''تمہاری تو اپنی تنظیم بے حد مضبوط اور باوسائل ہے۔ پھر کیا ہوا ہے کہ میری ضرورت تمہیں پڑ گئی ہے''...... جیفرے نے ہنستے ہوئے کہا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کچھ جانتے ہو''۔ ڈگلس نے کہا۔

''پاکیشیا۔ وہ کون سی جگہ ہے''...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا تو ڈگلس بے اختیار ہنس پڑا۔

''اس کا مطلب ہے کہ تم بس ایکریمیا تک ہی محدود ہو۔ پاکیشیا ایشیا کا مشہور ملک ہے''...... ڈگلس نے کہا۔

''ایشیا کا۔ اچھا ہو گا۔ پھر''...... جیفرے نے کہا۔

''اس کی سیکرٹ سروس کو ناقابل تسخیر سمجھا جاتا ہے''...... ڈگلس نے کہا تو اس بار جیفرے بے اختیار ہنس پڑا۔

''تو تم بھی ان ایشیائیوں کے پروپیگنڈے کا شکار ہو گئے ہو''۔ جیفرے نے کہا۔

''یہ پروپیگنڈہ نہیں ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ سروس انتہائی فعال، تیز اور خطرناک ہے۔ خاص طور پر اس کے لئے کام کرنے والا ایک آدمی جس کا نام علی عمران ہے وہ پوری دنیا میں سب سے خطرناک سمجھا جاتا ہے''...... ڈگلس نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ہو گا لیکن تم نے مجھے کیوں فون کیا ہے۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ میں ایکریمیا سے باہر نہیں جاتا''...... جیفرے نے اس بار بیزار سے لہجے میں کہا۔

''ہم نے حکومت کافرستان کے لئے پاکیشیا سے ایک فارمولا حاصل کیا۔ فارمولا میرے پاس پہنچ گیا۔ کافرستان حکومت سے رابطہ کیا گیا تو اس نے مشن کی مکمل رقم ادا کر دی لیکن ساتھ ہی یہ کہا کہ وہ فوری طور پر یہ فارمولا کافرستان نہیں لے جانا چاہتے کیونکہ انہیں خطرہ ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس فارمولے کے لئے کافرستان کی اینٹ سے اینٹ بجا دے گی جبکہ سارس کے بارے میں وہ کچھ نہیں جانتی اس لئے یہ فارمولا ہمارے پاس امانت رہے گا۔ جب تمام معاملات ان کے مطابق سیٹل ہو جائیں گے تو پھر وہ فارمولا لے لیں گے اور اس کے لئے انہوں نے مزید پیمنٹ بھی کر دی''...... ڈگلس نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''اچھا۔ پھر کیا ہوا ہے''...... جیفرے نے کہا۔

''لیکن اب مجھے معلومات مل رہی ہیں کہ سارس کا نام پاکیشیا سیکرٹ سروس تک پہنچ گیا ہے اور وہ کسی بھی لمحے ڈنگٹن پہنچ سکتے ہیں''...... ڈگلس نے کہا۔

''اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اگر ایسا ہے بھی سہی تو تم نے تو مشن مکمل کر لیا ہے۔ اب اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس وہ فارمولا حاصل کر لیتی ہے تو اس سے تمہارا کیا تعلق۔ تم یہ بات حکومت کافرستان پر

واضح کر دو''...... جیفرے نے کہا۔

''نہیں۔ میں نے ان سے پیمنٹ لی ہے اور یہ میری ساکھ کا بھی مسئلہ ہے''...... ڈگلس نے کہا۔

''تو پھر یہ فارمولا مجھے بھجوا دو اور بے فکر ہو جاؤ لیکن معاوضہ تمہیں دینا ہو گا''...... جیفرے نے کہا۔

''فارمولا تو اس جگہ ہے جہاں ان کی روحیں بھی نہیں پہنچ سکتیں۔ مجھے فارمولے کی فکر نہیں ہے۔ مجھے اپنی تنظیم کے نام کے اوپن ہو جانے کی فکر ہے کیونکہ سائرس کے خفیہ رہنے میں ہی اس کی کامیابی ہے اور حکومتیں اس لئے سائرس پر اعتماد کرتی ہیں کہ کسی کو بھی اس بارے میں معلوم نہیں ہے''...... ڈگلس نے کہا۔

''تو تم چاہتے کیا ہو''...... جیفرے نے ایک بار پھر قدرے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں چاہتا ہوں کہ وائٹ ڈاگ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف یہاں ولنگٹن میں کام کرے کیونکہ میرے نزدیک صرف وائٹ ڈاگ ہی اس قابل ہے جو اس کا خاتمہ کر سکتی ہے اس لئے تم جو معاوضہ کہو وہ بھی میں پیشگی دینے کے لئے تیار ہوں''...... ڈگلس نے کہا۔

''تمہاری اس تعریف کا شکریہ۔ میں مشن کے لئے تیار ہوں۔ معاوضہ صرف دس لاکھ ڈالر دے دینا کیونکہ تم میرے دوست ہو اور ولنگٹن چونکہ انسانوں کا جنگل ہے اور روزانہ صبح شام ہزاروں لوگ

یہاں آتے ہیں اور یہاں سے جاتے ہیں اس لئے ان میں سے چند افراد کو ٹریس کرنا ناممکن ہے اس لئے تم ایسا کرو کہ ان تک یہ بات کسی بھی انداز میں پہنچا دو کہ فارمولا وائٹ ڈاگ کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ اس کے بعد لامحالہ وہ خود ہمیں ٹریس کریں گے اور پھر ہم ان سے آسانی سے نمٹ لیں گے''...... جیفرے نے کہا۔

''ویری گڈ۔ تمہاری ذہانت واقعی قابل داد ہے۔ معاوضہ آج ہی تمہیں پہنچ جائے گا''...... ڈگلس نے کہا۔

''اوکے۔ پھر بے فکر ہو جاؤ۔ جیسے ہی یہ لوگ سامنے آئے ان کی لاشیں تم تک پہنچا دی جائیں گی''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈگلس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کریڈل دبایا اور پھر یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''مورلے سے کہہ دو کہ وہ دس لاکھ ڈالر کا چیک وائٹ ڈاگ کے چیف کو بھجوا دے اور تم پاکیشیا میں رابرٹ کے اسسٹنٹ انتھونی سے میری بات کراؤ''...... ڈگلس نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ تھوڑی دیر بعد گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... ڈگلس نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''پاکیشیا میں انھونی لائن پر ہے جناب''...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''کراؤ بات''...... ڈگلس نے کہا۔

''سپرباس۔ میں انھونی بول رہا ہوں پاکیشیا سے''...... چند لمحوں بعد انھونی کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''سنو۔ ہم نے وہ فارمولا جس کے پیچھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کام کر رہی ہے وہ ایکریمیا کی مشہور تنظیم وائٹ ڈاگ کے حوالے کر دیا ہے۔ تم یہ بات کسی نہ کسی انداز میں اس ٹائیگر یا عمران تک پہنچا دو۔ کیا تم ایسا کر لو گے''...... ڈگلس نے کہا۔

''یس باس۔ ٹائیگر تک یہ بات آسانی سے پہنچائی جا سکتی ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوکے۔ فوری اسے ٹائیگر تک پہنچاؤ اور اس انداز میں پہنچاؤ کہ انہیں اس بات پر یقین آ جائے''...... ڈگلس نے کہا۔

''یس سپر باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی''...... انھونی نے کہا۔

''اوکے''...... ڈگلس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کی پیشانی پر موجود شکنیں غائب ہو چکی تھیں۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو نے حسب عادت اٹھ کر اس کا استقبال کیا۔

''صحت مبارک ہو عمران صاحب''...... رسمی سلام دعا کے بعد بلیک زیرو نے انتہائی خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

''اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ تمہارا شکریہ۔ ویسے ڈاکٹر صدیقی نے میری ضد دیکھ کر خصوصی ادویات منگوا کر مجھے فوری طور پر فٹ کر دیا ہے ورنہ اس بار تو انہوں نے سختی سے کہہ دیا تھا کہ پندرہ روز سے پہلے میں بیڈ سے اتر بھی نہیں سکتا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''ویسے اب آپ کو کیسے محسوس ہو رہا ہے''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اب میں اپنے آپ کو فٹ محسوس کر رہا ہوں۔ زخم بھر گئے

ہیں''...... عمران نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ اب آپ سائرس کے خلاف مشن پر جا سکتے ہیں''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ناٹران کی طرف سے کوئی کال آئی ہے یا نہیں''...... عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ناٹران کی کل کال آئی تھی کہ اس نے کافرستان میں اس سیکشن کا سراغ لگا لیا ہے جس نے یہ ساری کارروائی کرائی ہے۔ اس سیکشن کے ایک فرد سے اسے معلوم ہوا ہے کہ اس سیکشن نے سائرس سے رابطہ ولنگٹن کی زیر زمین دنیا کے ایک آدمی ڈیوک کے ذریعے کیا تھا۔ ڈیوک ولنگٹن کی زیر زمین دنیا کا خاصا معروف آدمی ہے''...... بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اس کا کیا پتہ بتایا تھا''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''اس ڈیوک کا زیادہ اٹھنا بیٹھنا ولنگٹن کے ایک بدنام ہوٹل میں رہتا ہے جس کا نام سن رائز ہوٹل ہے اور یہ ولنگٹن کے مضافاتی علاقے میں ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''یہ ڈیوک اس سائرس کے بارے میں کچھ جانتا ہوگا''۔ عمران نے کہا اور رسیور کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

''ایکسٹو''...... عمران نے رسیور کان سے لگاتے ہوئے مخصوص

لہجے میں کہا۔

''ٹائیگر بول رہا ہوں جناب۔ عمران صاحب کو ہسپتال سے فارغ کر دیا گیا ہے اور وہ اپنے فلیٹ پر موجود نہیں ہیں اور نہ ہی رانا ہاؤس میں ہیں اس لئے میں نے یہاں فون کیا ہے''...... ٹائیگر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''یس۔ کیوں کال کی ہے''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''جناب۔ مجھ تک خاص طور پر پیغام بھجوایا گیا ہے کہ وہ فارمولا جو پاکیشیا سے چرایا گیا ہے وہ ولنگٹن کی بدنام زمانہ تنظیم وائٹ ڈاگ کی تحویل میں دیا گیا ہے اور مجھے کہا گیا ہے کہ یہ پیغام میں عمران صاحب تک پہنچا دوں''...... ٹائیگر نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ بلیک زیرو کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''کس طرح پہنچایا گیا ہے پیغام''...... عمران نے مخصوص لہجے میں پوچھا۔

''سٹار بزنس پلازہ میں انٹرنیشنل امپورٹ ایکسپورٹ کارپوریشن کے رابرٹ کی نشاندہی میتھائس نے کی تھی جس پر آپ نے ٹیم کو اس رابرٹ کو اغوا کرنے اور اس سے پوچھ گچھ کا حکم دیا تھا۔ پھر اسے ہلاک کر دیا گیا اور اس کی لاش پولیس کو ایک ویران علاقے سے ملی۔ اس رابرٹ کی جگہ اس کے اسسٹنٹ انتھونی نے لے لی اور انتھونی کا آدمی مجھے ایک کلب میں ملا اور اس نے مجھے باقاعدہ انتھونی کا پیغام دیا جو میں نے پہلے بتایا ہے۔ اس آدمی کے جانے

کے بعد میں نے انتھونی کو فون کیا اور اس سے پیغام کی وجہ معلوم کی تو اس نے بتایا کہ ولنگٹن سے سپر باس نے خصوصی طور پر اسے یہ پیغام بھجوایا ہے تاکہ یہ پیغام عمران تک پہنچا دیا جائے‘‘...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

‘‘ٹھیک ہے۔ پہنچا دیا جائے گا پیغام‘‘...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

‘‘اس پیغام کا کیا مطلب ہوا عمران صاحب‘‘...... بلیک زیرو نے کہا۔

‘‘میرا خیال ہے کہ رابرٹ کی ہلاکت کے بعد وہ گھبرا گئے ہیں۔ رابرٹ سے صرف فون نمبر اور سپر باس کا لفظ ملا ہے اور یہ نمبر کچھ اس ٹائپ کا ہے کہ باوجود کوشش کے اس سے اس جگہ کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا اس لئے ہمارے لئے یہ پیغام خاصا فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے کہ ہم اس ڈیوک کے ذریعے اس سائرس تک پہنچ سکتے ہیں‘‘...... عمران نے کہا۔

‘‘لیکن انہوں نے تو آپ کی توجہ خاص طور پر وائٹ ڈاگ کی طرف دلائی ہے‘‘...... بلیک زیرو نے کہا۔

‘‘میرا خیال ہے کہ وائٹ ڈاگ ایک فرضی نام ہے اور وہ ہمیں اس طرح کے فرضی ناموں میں الجھانا چاہتے ہیں تاکہ ہم ایسے ناموں کے پیچھے خوار ہوتے رہیں‘‘...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

‘‘گراہم بول رہا ہوں‘‘...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے فارن ایجنٹ گراہم کی آواز سنائی دی۔

‘‘ایکسٹو‘‘...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

‘‘یس سر۔ حکم سر‘‘...... دوسری طرف سے گراہم کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

‘‘ولنگٹن میں کوئی تنظیم وائٹ ڈاگ ہے۔ کیا تم اس بارے میں کچھ جانتے ہو‘‘...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

‘‘یس سر۔ یہ خاصی معروف تنظیم ہے لیکن انتہائی خفیہ تنظیم ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس میں تمام تر سیکرٹ ایجنٹس کام کرتے ہیں اور یہ صرف ایکریمیا میں ہی کام کرتی ہے‘‘...... گراہم نے جواب دیا۔

‘‘اس کے ہیڈکوارٹر یا اس کے چیف کے بارے میں معلومات حاصل کرو‘‘...... عمران نے کہا۔

‘‘یس سر‘‘...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

‘‘جس قدر جلد ممکن ہو سکے یہ کام کرو‘‘...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

‘‘آپ نے اس ڈیوک کے بارے میں بات نہیں کی‘‘...... بلیک زیرو نے کہا۔

‘‘میرا خیال تھا کہ یہ فرضی نام ہے لیکن جب گراہم نے بتایا کہ یہ واقعی ہے تو پھر اس ڈیوک کے پیچھے بھاگنے کا کوئی فائدہ نہیں

ہے۔ ویسے بھی ڈیوک عام سا نام ہے اور اس کا پتہ وغیرہ بھی معلوم نہیں ہے اس لئے اس میں زیادہ وقت ضائع ہو سکتا تھا''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اب آپ کا پروگرام کیا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہم نے ہر صورت میں یہ فارمولا واپس لانا ہے تاکہ یہ کافرستان کے ہاتھ نہ لگ سکے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''جولیا بول رہی ہوں''...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

''ایکسٹو''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے جولیا کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

''صالحہ، صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کو الرٹ رہنے کے لئے کہہ دو اور تم بھی تیار رہو۔ تم سب نے عمران کی سربراہی میں ایکریمیا میں ایک مشن مکمل کرنا ہے۔ عمران تمہیں خود ہی بریف کر دے گا''۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

لمبے قد اور بھاری جسم کا مالک جیفرے اپنے مخصوص آفس میں بیٹھا کام کرنے میں مصروف تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ جیفرے بول رہا ہوں''...... جیفرے نے کہا۔

''رونالڈ بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے اس کی تنظیم کے ایک اہم رکن کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیوں کال کی ہے''...... جیفرے نے چونک کر پوچھا۔

''باس۔ وائٹ ڈاگ کے ہیڈکوارٹر اور چیف کے بارے میں پوچھ گچھ کی جا رہی ہے''...... رونالڈ نے کہا۔

''ایسا کون کر رہا ہے اور کیوں''...... جیفرے نے کہا۔

''باس۔ ایک آدمی گراہم ہے۔ اس کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ وہ پوچھ گچھ کر رہا ہے۔ میں نے جب اس گراہم کے بارے

میں معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ وہ ایکریمیا میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا فارن ایجنٹ ہے''...... رونالڈ نے کہا۔

''اوہ۔ تو پیغام ان تک پہنچ گیا ہے''...... جیفرے نے چونک کر کہا۔

''پیغام۔ کیا مطلب باس''...... رونالڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پاکیشیا کا ایک فارمولا سارس نے کافرستان کے لئے چرایا ہے جس کے پیچھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کام کر رہی ہے۔ مجھے پہلے تو علم نہ تھا لیکن اب معلوم کرنے پر پتہ چلا ہے کہ یہ واقعی انتہائی خطرناک، تیز اور فعال ایجنسی ہے۔ خاص طور پر اس کے لئے کام کرنے والا ایک نوجوان علی عمران ہے۔ وہ خطرناک ایجنٹ ہے۔ کافرستان نے بھی وہ فارمولا باوجود مکمل ادائیگی کے ابھی تک نہیں لیا کہ کہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کافرستان پر نہ ٹوٹ پڑے۔ اب یہ لوگ فارمولا حاصل کرنے کے لئے سارس کے خلاف کام کرنے کے لئے یہاں ولنگٹن آ رہے ہیں۔ سارس کے چیف نے مجھے ان لوگوں کی ہلاکت کا مشن دیا ہے اور میں نے یہ مشن لے لیا ہے لیکن میں نے اسے مشورہ دیا تھا کہ وہ ان تک یہ پیغام پہنچا دے کہ اب یہ فارمولا وائٹ ڈاگ کی تحویل میں ہے۔ اس طرح وہ خود ہی ہمیں ٹریس کرتے رہیں گے اور ہم انہیں ٹریس کرنے سے بچ جائیں گے۔ اب تم نے جو اطلاع دی ہے اس کا مطلب ہے کہ پیغام ان تک پہنچ گیا ہے اور وہ ہمیں ٹریس کرنے کی کوشش کر رہے ہیں''...... جیفرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پھر کیا حکم ہے باس''...... رونالڈ نے پوچھا۔

''اس گراہم کی مکمل نگرانی کراؤ۔ اس کے فون سپیشل او ایس وی سے چیک کراؤ۔ اس طرح یہ ٹیم جب بھی ولنگٹن پہنچے گی تو وہ ہماری نظروں میں رہے گی اور پھر ہم ان کا خاتمہ کر کے مشن مکمل کر لیں گے''...... جیفرے نے کہا۔

''لیکن باس۔ گراہم نے ہیڈکوارٹر کو اور آپ کو ٹریس کر لیا تو پھر''...... رونالڈ نے کہا۔

''اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا بلکہ تم ایسا کرو کہ خود سامنے آئے بغیر اس گراہم تک پیغام پہنچا دو کہ وائٹ ڈاگ کا ہیڈکوارٹر بلیک ڈاگ کلب کے نیچے تہہ خانوں میں ہے اور چیف کا نام مورلے بتا دو تاکہ اگر کسی بھی طرح وہ ہماری نظروں سے چھپے بھی رہیں تب بھی وہ سیدھے ہماری جھولی میں آ گریں گے''...... جیفرے نے کہا۔

''یس باس۔ یہ بہتر رہے گا۔ میں ابھی اس کا بندوبست کرتا ہوں''...... رونالڈ نے کہا۔

''میں مورلے کو فون کر کے کہہ دیتا ہوں کہ اگر وہ لوگ فون کر کے چیک کرنا چاہیں تو مورلے اپنے آپ کو وائٹ ڈاگ کا چیف ہی بتائے۔ تم بے شک اس تک مورلے کا فون نمبر پہنچا دو''۔

جیفرے نے کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جیفرے نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''بلیک ڈاگ''...... ایک چیختی ہوئی مردانہ آواز سنائی دی۔

''مورلے سے بات کراؤ۔ میں جیفرے بول رہا ہوں''۔ جیفرے نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ یس سر''...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت بھیک مانگنے والوں جیسا ہو گیا تھا۔

''ہیلو۔ مورلے بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک دوسری مردانہ آواز سنائی دی۔

''جیفرے بول رہا ہوں مورلے''...... جیفرے نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ حکم دیں باس''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا گیا۔

''ہمیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کا مشن ملا ہے اور ہم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس تک پیغام بھجوا دیا ہے کہ جس فارمولے کے حصول کے لئے ایکریمیا آ رہے ہیں وہ فارمولا ہماری تحویل میں ہے۔ یہ پیغام پہنچنے کے بعد ان کا یہاں موجود ایجنٹ وائٹ ڈاگ کے ہیڈکوارٹر اور چیف کے بارے میں معلومات حاصل کرنا

پھر رہا ہے۔ میں نے حکم دے دیا ہے کہ اسے یہ بتا دیا جائے کہ وائٹ ڈاگ کا ہیڈکوارٹر بلیک ڈاگ کلب کے نیچے تہہ خانوں میں ہے اور مورلے اس کا چیف ہے تاکہ اگر ہم انہیں چیک نہ کر سکیں تو وہ یہاں پہنچ کر خودبخود ہماری جھولی میں آ گریں''...... جیفرے نے تفصیل کے ساتھ بات کرتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے باس۔ آپ نے اچھا کیا کہ مجھے بتا دیا۔ اب میں انہیں سنبھال لوں گا''...... مورلے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اول تو میں انہیں تم تک پہنچنے سے پہلے ہی ہلاک کرا دوں گا اور اگر بفرض محال وہ تم تک پہنچ بھی جائیں تو تم نے انہیں ایک لمحہ توقف کے بغیر ختم کر کے مجھے اطلاع دینی ہے''...... جیفرے نے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں باس۔ میں کلب میں فوری طور پر ہدایات دے دیتا ہوں۔ ویسے وہ کب تک یہاں پہنچیں گے''...... مورلے نے کہا۔

''ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ جیسے ہی مجھے ان کے یہاں پہنچنے کے بارے میں اطلاع ملی میں تمہیں بتا دوں گا''...... جیفرے نے کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جیفرے نے رسیور رکھ دیا۔ اسے دوسرا کام کرتے ہوئے ابھی ایک گھنٹہ گزرا تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور اس نے رسیور اٹھا لیا۔

‘‘یس’’...... جیفرے نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

‘‘رونالڈ کی کال ہے باس’’...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

‘‘کراؤ بات’’...... جیفرے نے کہا۔

‘‘باس۔ میں رونالڈ بول رہا ہوں’’...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد رونالڈ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

‘‘کیوں دوبارہ فون کیا ہے’’...... جیفرے نے تیز لہجے میں کہا۔

‘‘باس۔ آپ کے حکم کی تعمیل میں گراہم تک اطلاع پہنچا دی گئی ہے کہ وائٹ ڈاگ کا ہیڈکوارٹر بلیک ڈاگ کلب کے نیچے تہہ خانوں میں ہے اور مورلے وائٹ ڈاگ کا چیف ہے اور گراہم نے فون پر کسی چیف کو بھی اطلاع دے دی ہے جس پر اس چیف نے گراہم کو بتایا ہے کہ عمران کی سربراہی میں ٹیم ولنگٹن بھجوائی جا رہی ہے اور عمران خود ہی اس سے رابطہ کرے گا’’...... رونالڈ نے کہا۔

‘‘تم نے فون کال ٹیپ کی ہے’’...... جیفرے نے پوچھا۔

‘‘یس باس’’...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

‘‘سنواؤ’’...... جیفرے نے کہا۔

‘‘یس۔ چیف بول رہا ہوں’’...... ایک سخت اور سرد سی آواز سنائی دی۔

‘‘گراہم بول رہا ہوں چیف’’...... ایک دوسری مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

‘‘کیا رپورٹ ہے’’...... چیف نے پوچھا۔

‘‘چیف۔ میں نے حتمی طور پر معلوم کر لیا ہے۔ وائٹ ڈاگ تنظیم کا ہیڈکوارٹر ولنگٹن کے انتہائی بدنام کلب بلیک ڈاگ کے نیچے تہہ خانوں میں ہے اور اس کا چیف بلیک ڈاگ کلب کا چیف مورلے ہی ہے’’...... گراہم نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

‘‘لیکن پہلے تم نے ہی رپورٹ دی تھی کہ وائٹ ڈاگ سیکرٹ ایجنٹوں پر مشتمل تنظیم ہے جبکہ اب تم بدنام کلب کی بات کر رہے ہو’’...... چیف نے کہا۔

‘‘یس چیف۔ میرا خیال ہے کہ انہوں نے اپنے آپ کو پوشیدہ رکھنے کے لئے یہ انتظام کیا ہے’’...... گراہم نے جواب دیا۔

‘‘میں نے عمران کی سربراہی میں ٹیم بھیجنے کے احکامات دے دیئے ہیں اور دو روز تک عمران ٹیم سمیت وہاں پہنچ جائے گا اور وہ خود ہی تم سے رابطہ کرے گا’’...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

‘‘آپ نے سن لی ٹیپ باس’’...... رونالڈ کی آواز سنائی دی۔

‘‘ہاں۔ اب تم نے پوری طرح ہوشیار رہنا ہے۔ ہم نے انہیں بلیک ڈاگ کلب پہنچنے سے پہلے ختم کرنا ہے’’...... جیفرے نے کہا۔

‘‘یس باس’’...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جیفرے نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ولنگٹن کی ایک رہائشی کالونی کی کوٹھی میں موجود تھا۔ انہیں پاکیشیا سے آئے ہوئے ابھی چند گھنٹے ہی گزرے تھے اورابھی تک عمران نے گراہم سے کوئی رابطہ نہیں کیا تھا۔ یہ کوٹھی بھی اس نے ایئر پورٹ سے فون کر کے حاصل کی تھی اور پھر ایئر پورٹ سے وہ ٹیکسیوں کے ذریعے اس کوٹھی میں پہنچ گئے تھے۔

”عمران صاحب۔ آپ نے کہا تھا کہ وہاں جا کر گراہم سے رابطہ ہو گا لیکن ابھی تک آپ نے گراہم سے کوئی رابطہ نہیں کیا بلکہ یہ کوٹھی بھی آپ نے اپنے طور پر حاصل کی ہے۔ اس کی کوئی خاص وجہ“...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”تم موجودہ دور کے سب سے کامیاب طالب علم ثابت ہو سکتے ہو“...... عمران نے کہا تو صفدر کے ساتھ ساتھ تمام ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

”موجودہ دور کے کامیاب طالب علم۔ کیا مطلب“...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”قدیم دور میں شاگرد کا استاد سے سوال کرنے کو بے حد معیوب سمجھا جاتا تھا بلکہ اسے استاد کی توہین سمجھی جاتی تھی اور یہی حالت گھروں میں بچوں کی ہوتی تھی۔ وہ اگر ماں باپ یا دادا دادی سے کوئی سوال کرتے تو انہیں الٹا طمانچہ کھانا پڑتا کہ بڑوں کے سامنے بات کرتے ہو اس لئے بے چارے بس صرف کتابیں رٹنے تک ہی محدود رہتے تھے لیکن اب موجودہ دور میں تعلیم حاصل کرنے کا تمام نظام ہی بدل گیا ہے۔ اب طالب علم کو اکسایا جاتا ہے کہ وہ استاد سے بار بار سوال کرے اور جو طالب علم جس قدر زیادہ سوال کرے اسے اتنا ہی اچھا طالب علم سمجھا جاتا ہے اور جو تنویر کی طرح منہ میں گھنگھیاں ڈالے خاموش رہتا ہے اسے اتنا ہی کمزور طالب علم سمجھا جاتا ہے“...... عمران نے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”مجھے تمہاری طرح فضول بکواس کرنے کی عادت نہیں“۔ تنویر نے فوراً ہی غصیلے لہجے میں کہا۔

”میں نے تو سوال کرنے کی بات کی ہے۔ اب دیکھو۔ صفدر کو سوال کرنے کی عادت ہے تو اس نے اپنے ساتھ دوسرا ایس بھی شامل کر لیا ہے ورنہ کیپٹن شکیل کی طرح اب تک لنڈورا ہی پھرتا

رہتا''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''آپ مجھے تو خواہ مخواہ نہ گھسیٹا کریں''...... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے وہ عمران کی بات سمجھ گئی تھی۔

''یعنی خواہ مخواہ کے بغیر تمہیں گھسیٹے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ویسے گھسیٹے کے ساتھ خواہ مخواہ کا لفظ ضروری ہے۔ خواہ مخواہ کا مطلب ہے تم چاہو یا نہ چاہو''...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

''تم نے صفدر کی بات کا جواب نہیں دیا حالانکہ اس نے انتہائی اہم بات کی ہے''...... جولیا نے اچانک انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''گراہم نے جو رپورٹ آخر میں چیف تک پہنچائی ہے وہ مشکوک ہے''...... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

''کون سی رپورٹ''...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

''یہی کہ وائٹ ڈاگ کا ہیڈکوارٹر ولنگٹن کے انتہائی بدنام کلب بلیک ڈاگ کے نیچے تہہ خانوں میں ہے اور اس کا چیف مورلے ہے''...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''کیوں۔ اس میں کیا بات مشکوک ہے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''وائٹ ڈاگ سیکرٹ ایجنٹوں پر مشتمل تنظیم ہے اور ایسی تنظیم کا ہیڈکوارٹر غنڈوں اور بدمعاشوں کے کلب میں نہیں ہو سکتا۔ یہ سیکرٹ

ایجنٹوں کی فطرت کے خلاف ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ بھی تو ہو سکتا ہے عمران صاحب کہ انہوں نے اسے خفیہ رکھنے کے لئے یہ انتظام کیا ہو''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ اگر صرف ہیڈکوارٹر نیچے تہہ خانوں میں ہونے کا بتایا جاتا تو پھر اس پر یقین کیا جا سکتا تھا لیکن یہ ممکن نہیں ہے کہ مورلے جیسا عام غنڈہ اور بدمعاش سیکرٹ ایجنٹوں کا چیف بھی ہو''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر گراہم کو یہ اطلاع کیسے مل گئی''...... صفدر نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ گراہم نے جب اس بارے میں پوچھ گچھ کی تو وائٹ ڈاگ تک یہ اطلاع پہنچ گئی اور انہوں نے ہمیں ٹریپ کرنے کے لئے یہ بات آگے بڑھا دی تاکہ ہم پکے ہوئے پھلوں کی طرح ان کی جھولی میں جا گریں''...... عمران نے جواب دیا۔

''تو پھر اب آپ نے کیا سوچا ہے۔ کیا ہم یہاں کوٹھی میں ہی بیٹھے رہیں گے''...... صفدر نے کہا۔

''میں نے پاکیشیا سے روانہ ہونے سے پہلے یہاں کے ایک آدمی کو کال کر کے اسے اس بارے میں رپورٹ دینے کو کہا تھا۔ اس کی رپورٹ ٹرانسمیٹر پر آنی تھی لیکن ابھی تک نہیں آئی۔ میں اس کے انتظار میں ہوں''...... عمران نے کہا۔

''ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ آپ یہاں بیٹھ کر رپورٹ کا انتظار

کریں اور ہم جا کر اس مورلے کو اٹھا لاتے ہیں۔ اس سے اصل بات سامنے آ جائے گی''...... صفدر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ایسا بھی ہوسکتا ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''تم فکر مت کرو۔ میں مورلے کو گردن سے پکڑ کر جوتیاں مارتا ہوا یہاں تک لے آؤں گا''...... تنویر نے یکلخت خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''تاکہ یہاں تک پہنچتے پہنچتے اس کی کھوپڑی ہی پلپلی ہو جائے اور وہ کچھ بتا بھی نہ سکے''...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''ٹھیک ہے عمران صاحب۔ آپ رپورٹ کا انتظار کریں میں تنویر اور کیپٹن شکیل اس دوران یہ کام کرتے ہیں''...... صفدر نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی کیپٹن شکیل اور تنویر بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

''ہم بھی تمہارے ساتھ جائیں گے''...... جولیا نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی صالحہ بھی اثبات میں سر ہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

''ارے۔ ارے۔ وہاں مہندی یا شادی کا فنکشن نہیں ہے کہ تم سب خواتین اور مرد وہاں پہنچ جاؤ''...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ یہاں بیٹھ کر وقت گزارنے سے بہتر ہے کہ ہم بھی

ساتھ جائیں۔ چلو''...... جولیا نے حتمی لہجے میں کہا۔

''اب میں کیا کرسکتا ہوں''...... عمران نے بڑے مایوسانہ لہجے میں کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''کیا تم واقعی ہمارے ساتھ نہیں جا رہے''...... جولیا نے دروازے تک پہنچ کر واپس پلٹتے ہوئے کہا۔

''میں نے کہا ہے کہ مجھے رپورٹ کا انتظار ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''لیکن رپورٹ تو ٹرانسمیٹر پر آنی ہے۔ فون پر تو نہیں آنی اس لئے ٹرانسمیٹر کال تو کہیں بھی رسیو کی جا سکتی ہے''...... جولیا نے کہا تو عمران اس کی ذہانت پر بے اختیار مسکرا دیا۔

''اصل بات یہ ہے کہ وہاں خاصا تیز ایکشن ہو گا اور میں ایسا تیز ایکشن کرنے کے قابل نہیں ہوں''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ پھر تم یہاں آرام کرو''...... جولیا نے کہا اور واپس مڑنے لگی جبکہ صالحہ سمیت باقی ساتھی پہلے ہی باہر جا چکے تھے۔

''ایک منٹ''...... اچانک عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئی۔

''کیا بات ہے''...... جولیا نے کہا۔

''اپنا خیال رکھنا''...... عمران نے کہا۔

''کیا مطلب۔ میں وہاں اکیلی تو نہیں جا رہی۔ صالحہ بھی ہے اور دوسرے ساتھی بھی''...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

‘‘صالحہ کے ساتھ تو صفدر ہے جبکہ تم اکیلی جا رہی ہو’’...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

‘‘تم فکر مت کرو۔ تنویر ساتھ ہے’’...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران نے اس طرح منہ بنا لیا جیسے کونین کا پورا پیکٹ اس کے منہ میں ڈال دیا گیا ہو اور جولیا ہنستی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئی۔ ان سب کو گئے ہوئے کچھ ہی دیر گزری تھی کہ عمران کی جیب سے ٹرانسمیٹر کی مخصوص سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو عمران نے جیب سے ایک مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر سامنے رکھ لیا۔ سیٹی کی آواز اسی میں سے نکل رہی تھی۔ عمران نے بٹن آن کر دیا۔

‘‘ہیلو۔ ہیلو۔ گولا سیتھ کالنگ۔ اوور’’...... ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

‘‘یس۔ پرنس ٹمبکٹو اٹنڈنگ یو۔ اوور’’...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

‘‘پرنس۔ میں نے مکمل انکوائری کر لی ہے۔ وائٹ ڈاگ کا ہیڈکوارٹر تو معلوم نہیں ہو سکا البتہ اس کے چیف کے بارے میں معلوم ہو گیا ہے کہ اس کا نام جیفرے ہے اور وہ ایکریمیا کی ایک سیکرٹ ایجنسی کا چیف رہا ہے۔ اس کا ایک خاص آدمی مارک کر لیا گیا ہے۔ اوور’’...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

‘‘کون۔ کیا تفصیل ہے۔ اوور’’...... عمران نے پوچھا۔

‘‘اس آدمی کا نام رونالڈ ہے۔ وہ کارلوس کلب کا مالک اور جنرل منیجر ہے۔ اوور’’...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

‘‘اوکے۔ تھینک یو۔ اوور اینڈ آل’’...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اس پر گراہم کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

‘‘ہیلو۔ ہیلو۔ پرنس ٹمبکٹو کالنگ۔ اوور’’...... عمران نے کہا۔

‘‘اوہ۔ اوہ۔ اچھا۔ گراہم اٹنڈنگ یو۔ اوور’’...... گراہم کی گڑبڑائی ہوئی سی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ پرنس آف ڈھمپ کی بجائے پرنس ٹمبکٹو کا نام سن کر گراہم گڑبڑا گیا ہے کیونکہ پرنس آپ ڈھمپ کا نام بھی اب شیطان کی طرح مشہور ہو گیا تھا۔ چونکہ یہاں سیکرٹ ایجنٹوں سے واسطہ تھا اس لئے اس نے پرنس ٹمبکٹو کا نام اختیار کر لیا تھا۔

‘‘ایک آدمی ہے رونالڈ۔ وہ کارلوس کلب کا مالک اور جنرل منیجر ہے۔ اسے خاموشی سے اغوا کر کے لے آنا ہے۔ اوور’’۔ عمران نے کہا۔

‘‘کہاں۔ اوور’’...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

‘‘کوڈ ون زیرو ون۔ کراس بلیک ٹائیگر۔ اوور’’...... عمران نے مخصوص کوڈ میں کوٹھی کا ایڈریس اور نمبر بتا دیا۔

‘‘اوہ۔ تو آپ وہاں سے کال کر رہے ہیں۔ اوور’’...... گراہم نے چونک کر کہا۔

‘‘ہاں اور سنو۔ جس قدر جلد ممکن ہو سکے یہ کام کرو۔ اوور اینڈ

آل‘‘...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو وہ اٹھ کر کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

’’کون ہے‘‘...... اس نے پھاٹک کے قریب جا کر اونچی آواز میں کہا۔

’’پرنس ٹمبکٹو کے لئے مہمان آیا ہے‘‘...... باہر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن آواز اجنبی تھی۔ عمران نے جیب میں ہاتھ ڈال کر مشین پسٹل نکالا اور پھر چھوٹا پھاٹک کھول کر باہر جھانکا۔ باہر ایک مقامی نوجوان موجود تھا اور ساتھ ہی ایک اسٹیشن ویگن کھڑی تھی۔ نوجوان اجنبی تھا۔

’’باس گراہم خود نہیں آئے کیونکہ اچانک یہ پتہ چلا کہ ان کی نگرانی ہو رہی ہے۔ میں ان کا نمبر ٹو جیکب ہوں۔ میں آپ کے مہمان رونالڈ کو لے آیا ہوں‘‘...... نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’اوہ اچھا۔ میں بڑا پھاٹک کھولتا ہوں‘‘...... عمران نے کہا۔

’’آپ ہٹ جائیں۔ میں خود کھولتا ہوں‘‘...... جیکب نے کہا تو عمران ایک سائیڈ پر ہٹ گیا۔ جیکب اندر داخل ہوا اور اس نے بڑا پھاٹک کھولا اور دوبارہ باہر جا کر اسٹیشن ویگن کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور اسٹیشن ویگن کو اندر لے آیا تو عمران نے آگے بڑھ کر پھاٹک بند کر دیا۔ جیکب نے پورچ میں لے جا کر اسٹیشن ویگن روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے اسٹیشن ویگن کا عقبی دروازہ کھولا اور

اندر موجود ایک بے ہوش آدمی کو گھسیٹ کر اس نے کاندھے پر ڈال لیا۔

’’آؤ میرے پیچھے‘‘...... عمران نے کہا تو جیکب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک تہہ خانے میں پہنچ گئے۔ عمران کے اشارے پر جیکب نے بے ہوش آدمی کو ایک کرسی پر ڈال دیا۔ پھر عمران کے کہنے پر جیکب نے سٹور میں جا کر وہاں سے رسی کا بنڈل اٹھایا اور پھر عمران کی مدد سے اس نے اس آدمی کو کرسی پر رسیوں سے باندھ دیا۔ عمران نے خاص طور پر اس بات کا خیال رکھا تھا کہ چونکہ رونالڈ وائٹ ڈاگ کا خاص آدمی ہے اور وائٹ ڈاگ سیکرٹ ایجنٹوں پر مشتمل ہے اس لئے اس نے رسیوں کو اس انداز میں باندھا تھا کہ آسانی سے نہ کھل سکیں۔

’’اسے کس چیز سے بے ہوش کیا گیا ہے‘‘...... عمران نے جیکب سے پوچھا۔

’’والڈیز گیس سے جناب۔ یہ اس کا اینٹی ہے‘‘...... جیکب نے جیب سے ایک نیلے رنگ کی لمبی گردن والی شیشی نکال کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

’’ہاں۔ اب بتاؤ کہ گراہم کے ساتھ کیا ہوا ہے اور تم نے کیسے اسے بے ہوش کر کے اغوا کیا‘‘...... عمران نے کہا۔

’’جناب۔ باس گراہم کو اچانک اطلاع ملی کہ ان کے فون ٹیپ ہو رہے ہیں اور ان کی نگرانی بھی ہو رہی ہے تو انہوں نے خود

سامنے آنے کی بجائے مجھے فون کیا۔ میں ان کا نمبر ٹو ہوں اور میرا آفس علیحدہ ہے۔ انہوں نے مجھے رونالڈ کے بارے میں اور یہاں کے بارے میں تفصیلی ہدایات ٹرانسمیٹر پر دیں۔ میں رونالڈ کو جانتا تھا اور اس کے کلب کو بھی کیونکہ رونالڈ میرا خاصا گہرا دوست رہا ہے۔ مجھے یہ تو معلوم تھا کہ رونالڈ بھی کسی سرکاری سیکرٹ ایجنسی سے اٹیچ رہا ہے لیکن یہ علم نہ تھا کہ ان دنوں وہ کس کے ساتھ اٹیچ ہے۔ بہرحال باس کے حکم پر میں خفیہ راستے سے اس کے آفس گیا اور دروازے کے کی ہول سے اندر گیس فائر کر دی اور یہ بے ہوش ہو گیا اور پھر میں خفیہ راستے سے اسے باہر لا کر اسٹیشن ویگن میں ڈال کر یہاں لے آیا''...... جیکب نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اگر یہ تمہارا دوست ہے تو پھر کیا تم اس کے سامنے آؤ گے''۔ عمران نے چونک کر کہا۔

''تو کیا آپ اسے زندہ چھوڑ دیں گے''...... جیکب نے بھی چونک کر کہا۔

''یہ تو بعد کی بات ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر مجھے اجازت دیں''...... جیکب نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ اسے چھوڑنے بیرونی پھاٹک پر آیا اور جب جیکب اسٹیشن ویگن لے کر واپس چلا گیا تو عمران نے پھاٹک بند کیا اور واپس اس تہہ خانے میں آ کر اس نے جیب سے اینٹی گیس کی شیشی نکالی اور اس کا ڈھکن ہٹا کر شیشی کا دہانہ اس نے

رونالڈ کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی، اس کا ڈھکن لگایا اور اسے جیب میں رکھ کر وہ سامنے موجود کرسی پر بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد رونالڈ کو ہوش آ گیا۔ ہوش میں آتے ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن جب وہ اپنی اس کوشش میں ناکام رہا تو اس نے حیرت بھری نظروں سے پہلے اس تہہ خانے کا جائزہ لیا اور پھر اس کی آنکھیں سامنے بیٹھے ہوئے عمران پر جم گئیں۔ عمران اس وقت ایکریمین میک اپ میں ہی تھا اس لئے وہ مقامی لگ رہا تھا۔

''تم واقعی سیکرٹ ایجنٹ رہے ہو گے رونالڈ۔ اب مجھے یقین آ گیا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم۔ تم کون ہو۔ میں کہاں ہوں۔ یہ سب کیا ہے''...... رونالڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''تم نے ہوش میں آنے کے بعد جس انداز میں آنکھیں گھمائی ہیں اور تمہارے چہرے پر جو تاثرات ابھرے ہیں ان سے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تم خاصے تربیت یافتہ ایجنٹ ہو ورنہ عام آدمی کا ردعمل اس انداز کا نہیں ہوتا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں پوچھ رہا ہوں کہ تم کون ہو''...... رونالڈ نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے

اور میرا تعلق پاکیشیا سے ہے''...... عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے جواب دیا تو رونالڈ کا جسم اس طرح حرکت میں آیا جیسے اس کے جسم سے یکلخت ہزاروں وولٹیج کا الیکٹرک کرنٹ گزرا ہو۔

''تم۔ تم۔ مگر۔ کیا مطلب۔ تم یہاں''...... رونالڈ نے بری طرح گھبرائے ہوئے اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تمہارا ردعمل بتا رہا ہے کہ تم میرے بارے میں اچھی طرح جانتے ہو حالانکہ میرا اور تمہارا سامنا پہلی بار ہو رہا ہے۔ اب یہ تم بتاؤ گے کہ تم کیسے مجھے جانتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''میں تو پاکیشیا کا نام سن کر حیران ہوا ہوں''...... رونالڈ نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کال بیل کی تیز آواز دور سے آتی سنائی دی تو عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ دوسرے لمحے اس کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک رونالڈ کی کنپٹی پر پڑا اور کمرہ رونالڈ کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ عمران نے دوسری ضرب لگائی اور رونالڈ کی گردن ڈھلک گئی۔ عمران نے دانستہ ایسا کیا تھا کیونکہ رونالڈ واقعی تربیت یافتہ آدمی تھا اس لئے وہ اس کی عدم موجودگی میں رسیاں کھول بھی سکتا تھا اس لئے عمران نے رسک اٹھانے کی ضرورت نہ سمجھی تھی۔ رونالڈ کے بے ہوش ہونے پر وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا تہہ خانے سے نکل کر باہر آ گیا اور پھر پھاٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے یہی سمجھا تھا کہ اس کے ساتھی واپس

آئے ہوں گے۔

''کون ہے''...... عمران نے پھاٹک کے قریب پہنچ کر اونچی آواز میں کہا۔

''گراہم ہوں پرنس''...... باہر سے گراہم کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔ اس نے آگے بڑھ کر بڑا پھاٹک کھول دیا۔ دوسرے لمحے ایک کار اندر داخل ہوئی۔ اس کی ڈرائیونگ سیٹ پر گراہم موجود تھا۔ گراہم کار پورچ کی طرف لے گیا تو عمران نے پھاٹک بند کیا اور واپس مڑا تو گراہم کار سے اتر کر باہر آ گیا۔

''عمران صاحب۔ آپ یہاں اکیلے ہیں''...... گراہم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اکیلا تو نہیں ہوں۔ تمہارا بھیجا ہوا ایک مہمان بھی موجود ہے لیکن تمہاری تو نگرانی ہو رہی تھی۔ پھر''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ مجھے اچانک اطلاع ملی کہ میرے فون آر ایس ون سے ٹیپ ہو رہے ہیں اور پھر میری ذاتی نگرانی بھی ہو رہی تھی۔ میں نے اپنے آدمیوں کو ان نگرانی کرنے والوں کو گھیرنے کا حکم دے دیا اور رونالڈ کے لئے میں نے جیکب کو کہہ دیا تاکہ آپ پریشان نہ ہوں۔ نگرانی کرنے والوں کو جب گھیرا گیا تو انہوں نے بتایا کہ ان کا تعلق اس رونالڈ کے گروپ سے ہے جس کو اغوا کرنے کا آپ نے کہا تھا تو میں بے حد حیران ہوا۔ بہرحال اس نگرانی

کرنے والوں سے نمٹنے کے بعد میں خود یہاں آ گیا ہوں تاکہ آپ سے ملاقات بھی ہو سکے اور آپ سے یہ بھی پوچھ سکوں کہ آپ کو اس رونالڈ کے بارے میں کیسے معلوم ہوا''...... گراہم نے کہا۔ وہ دونوں اس دوران سٹنگ روم میں پہنچ چکے تھے۔

''چیف کو اصل میں تمہاری اس رپورٹ پر شک تھا جس کے مطابق تم نے بلیک ڈاگ کلب کے مورلے کو وائٹ ڈاگ کا چیف بتایا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ اگر وائٹ ڈاگ تربیت یافتہ ایجنٹوں کی تنظیم ہے تو تربیت یافتہ ایجنٹ کسی عام سے بدمعاش اور غنڈے کو اپنا چیف نہیں بنا سکتے اور نہ ہی ایسا چیف ان کے ساتھ چل سکتا ہے اس لئے اس نے مجھے محتاط رہنے کا کہہ دیا۔ اسی لئے تمہیں اطلاع دیئے بغیر ہم یہاں پہنچے۔ اپنے طور پر ہم نے یہ کوٹھی حاصل کی۔ یہاں ایک مخبری کرنے والے نیٹ ورک سے رابطہ کیا اور اسے وائٹ ڈاگ کے بارے میں معلومات پہنچانے کے لئے کہا۔ اس نے رپورٹ دی کہ ہیڈکوارٹر کے بارے میں تو معلوم نہیں ہو سکا البتہ چیف کا نام جیفرے ہے اور اس کا ایک خاص آدمی رونالڈ ہے جس پر میں نے تمہیں رونالڈ کو اغوا کر کے یہاں پہنچانے کے لئے کہا اور اب تم خود بتا رہے ہو کہ رونالڈ کے آدمی ہی تمہاری نگرانی کر رہے ہیں اور پھر جب رونالڈ کے ہوش میں آنے پر میں نے اس کو اپنا تعارف کرایا تو اس کا ردعمل بتا رہا تھا کہ وہ میرے نام سے بہت اچھی طرح واقف ہے اور یہی بات میری سمجھ میں نہیں آ

رہی تھی لیکن اب تم نے یہ بتا کر کہ رونالڈ ہی تمہاری نگرانی کرا رہا تھا سارا عقدہ کھول دیا ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''کیا رونالڈ کو آپ نے ہوش دلایا تھا۔ اب وہ کہاں ہے''۔ گراہم نے چونک کر کہا۔

''ہوش دلایا تھا لیکن تمہاری آمد کی خوشی میں دوبارہ بے ہوش کر دیا ہے''...... عمران نے کہا تو گراہم بے اختیار ہنس پڑا۔

''اوہ ہاں عمران صاحب۔ آپ اکیلے کیوں ہیں۔ آپ کے ساتھی کہاں ہیں''...... گراہم نے چونک کر کہا۔

''وہ خاصے بے چین ہو رہے تھے اس لئے میں نے انہیں بیک ڈاگ کلب اور مورلے کی چھان بین کے لئے بھجوایا دیا ہے''۔ عمران نے جواب دیا۔

''مس جولیا بھی آپ کے ساتھ آئی ہوں گی''...... گراہم نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ نہ صرف مس جولیا بلکہ مس صالحہ بھی ساتھ ہیں۔ کیوں''۔ عمران نے پوچھا۔

''اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ آپ نے کیا کر دیا عمران صاحب۔ بلیک ڈاگ کلب تو ایکریمیا کیا پوری دنیا کی بدنام ترین جگہ ہے۔ وہاں آپ نے ان دونوں خواتین کو بھیج دیا۔ اوہ''...... گراہم کا چہرہ بری طرح بگڑ گیا تھا۔

''ارے تم فکر مت کرو۔ جولیا اور صالحہ دونوں اپنی حفاظت کرنا

جانتی ہیں۔ تم میرے ساتھ آؤ تاکہ اس رونالڈ سے معلومات حاصل کی جا سکیں تاکہ کوبرا کلب اور مارجوری کے بارے میں معلومات مل سکیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ نہیں جانتے کہ بلیک ڈاگ کلب کیسی جگہ ہے۔ میرا تو دل ڈوبنے لگا ہے''...... گراہم نے کہا۔

''جب میں نے کہہ دیا ہے کہ فکر مت کرو تو واقعی فکر مت کرو۔ چیف احمق نہیں ہے کہ جولیا اور صالحہ کو مشن کے لئے بھیج دیتا ہے۔ وہ تمہارے پورے بلیک ڈاگز کو سیدھا کر سکتی ہیں۔ آؤ میرے ساتھ''...... عمران نے اس بار سرد لہجے میں کہا اور اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ گراہم نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ عمران کی یقین دہانی کے باوجود اس معاملے پر مطمئن نہیں ہو سکا تھا لیکن ظاہر ہے وہ عمران کی حیثیت جانتا تھا اس لئے مزید کچھ کہہ بھی نہ سکتا تھا۔

دو کاریں خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی ولنگٹن کی ایک سڑک پر آگے بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ پہلی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر تھا۔ سائیڈ سیٹ پر صفدر اور عقبی سیٹ پر جولیا اور صالحہ بیٹھی ہوئی تھیں جبکہ دوسری کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر کیپٹن شکیل تھا اور وہ کار میں اکیلا تھا۔ چونکہ ایکریمیا میں ٹریفک اصولوں کی انتہائی سختی سے پابندی کرائی جاتی تھی اس لئے انہیں دو کاروں میں سفر کرنا پڑا تھا۔ ویسے کوٹھی میں پہلے سے ہی دو کاریں موجود تھیں اور کوٹھی سے باہر نکلتے ہی صفدر کی تجویز پر تنویر نے کار کا رخ اس مارکیٹ کی طرف موڑ دیا تھا جہاں سے اسلحہ خریدا جا سکتا تھا۔ ایکریمیا میں اسلحے پر کسی قسم کی کوئی پابندی نہ تھی اس لئے ہر قسم کا اسلحہ عام مل جاتا تھا۔ البتہ کچھ اسلحہ ایسا تھا جو انتہائی حساس نوعیت کا ہوتا تھا۔ وہ عام دکانوں پر نہیں ملتا تھا۔ البتہ اس کے لئے خصوصی دکانیں موجود

تھیں۔

صفدر نے مارکیٹ سے خصوصی ساخت کے مشین پسٹلز اور پوائنٹ میزائل پسٹلز خرید لئے تھے۔ پوائنٹ میزائل پسٹلز بظاہر عام پسٹلز جیسے تھے لیکن ان میں گولیوں کی جگہ تھوڑی پاور کے باریک ساخت کے میزائل استعمال ہوتے تھے اور یہ میزائل چھوٹے ہونے کے باوجود خاصے طاقتور تھے۔ اس وقت دونوں کاریں بلیک ڈاگ کلب کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں۔

''وہاں ہم نے کرنا کیا ہے''...... عقبی سیٹ پر بیٹھی صالحہ نے اچانک کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

''اس مورلے کو اغوا کرنا ہے اور کیا کرنا ہے''...... تنویر نے جواب دیا۔

''میرا خیال ہے کہ اغوا کرنے کی بجائے اس سے وہیں پوچھ گچھ کی جائے تو زیادہ بہتر ہے ورنہ خوامخواہ بلیک ڈاگ اور پولیس دونوں ہمارے پیچھے لگ جائیں گے''...... صفدر نے کہا۔

''تمہاری بات ٹھیک ہے صفدر۔ ہمیں اس سے وہیں پوچھ گچھ کرنی چاہئے''...... جولیا نے صفدر کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

''لیکن کیا وہ ہم سے ملنا پسند کرے گا''...... صالحہ نے کہا۔

''نہ کرے گا تو ہم اس سے ملنا پسند کر لیں گے''...... صفدر نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''ایک بات بتا دوں۔ میں ایک بار اس کلب میں جا چکا ہوں۔ وہاں ایکریمیا کے وحشی بدمعاشوں کا جھمگٹا لگا رہتا ہے۔ وہاں اکثر چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑے ہو جاتے ہیں اور پھر بے تحاشا فائرنگ اور خونریزی ہوتی ہے۔ وہاں مسلح افراد موجود ہوتے ہیں جو دونوں فریقوں کا خاتمہ کر کے یہ تماشہ بند کراتے ہیں اور لاشوں کو اٹھا کر باہر پھنکوا دیا جاتا ہے اس لئے وہاں ہمیں ہر لحاظ سے چوکنا رہنا ہو گا ورنہ ہم اچانک فائرنگ کی زد میں بھی آ سکتے ہیں''۔ تنویر نے کہا تو سب حیرت بھرے انداز میں تنویر کی طرف دیکھنے لگے۔

''تم کب گئے تھے وہاں''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کئی سال پہلے گیا تھا۔ اب یاد نہیں کہ کیوں گیا تھا اور کیا کرنے گیا تھا۔ بہرحال گیا ضرور تھا''...... تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن پھر تم زندہ واپس کیسے آ گئے''...... اچانک صفدر نے کہا تو تنویر چونک پڑا۔

''کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں''...... تنویر نے چونک کر پوچھا۔

''ظاہر ہے کسی نہ کسی کی بات تمہیں بری لگی ہو گی اور پھر وہاں فائرنگ شروع ہو گئی ہو گی اور بقول تمہارے وہاں کے مسلح افراد دونوں فریقوں کو ختم کر کے تماشہ بند کراتے ہیں''...... صفدر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو تنویر بے اختیار ہنس پڑا۔

''یہ ان کی خوش قسمتی تھی کہ انہوں نے مجھ سے کوئی بدتمیزی نہیں

کی تھی''...... تنویر نے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

''میری سمجھ میں یہ بات اب تک نہیں آئی کہ عمران صاحب دانستہ کیوں کوٹھی میں رہے ہیں''...... اچانک صالحہ نے کہا تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔

''دانستہ۔ کیا مطلب۔ وہ واقعی تیز حرکت نہیں کر سکتا''...... جولیا نے کہا۔

''وہاں عمران صاحب کو ریس تو نہیں لگانی تھی''...... صالحہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب کے نزدیک جسمانی ایکشن اب محض تماشا بن کر رہ گیا ہے۔ وہ اب اس مقام سے بہت آگے نکل گئے ہیں اور انہیں معلوم ہے کہ وہاں یہی تماشا ہونا ہے اس لئے انہوں نے وہاں جانے کی ضرورت نہیں سمجھی''...... صفدر نے کہا۔

''اس مقام کا کیا مطلب ہوا''...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

''تم یہ باریک بات نہیں سمجھ سکو گے۔ تم نے دیکھا کہ کم عقل لوگ لڑنے بھڑنے کے زیادہ شائق ہوتے ہیں۔ معمولی معمولی باتوں پر لڑنے مرنے پر اتر آتے ہیں لیکن جو لوگ عالم ہوتے ہیں، عقل کے بلند مقام پر پہنچ جاتے ہیں وہ لڑنے بھڑنے کے الفاظ سے ہی گھبراتے ہیں۔ اسی طرح عشق کے بھی بہت سے مقام ہوتے ہیں۔ عشق مجازی پہلا مقام ہوتا ہے اور عشق حقیقی آخری اور

جو لوگ عشق حقیقی کے مقام پر پہنچ جاتے ہیں وہ لڑائی بھڑائی تو ایک طرف دنیا سے ہی لاتعلق ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح سیکرٹ ایجنٹی کے بھی مختلف درجے ہوتے ہیں۔ اس کا پہلا مقام ایکشن ہوتا ہے۔ سیکرٹ ایجنٹ صاحب ہر معاملے کو ایکشن سے حل کرنا چاہتا ہے لیکن جب دوسرے مقام سے گزر کر آگے پہنچ جاتا ہے تو شرلاک ہومز کی طرح بیٹھے بیٹھے سارا کیس حل کر لیتا ہے اور ایکشن اسے بچوں کا کھیل تماشا لگتا ہے''...... صفدر نے پوری تقریر کرتے ہوئے کہا۔

''کمال ہے۔ تم تو مجھے خود کسی مقام پر پہنچے ہوئے لگتے ہو''۔ تنویر نے بے ساختہ لہجے میں کہا تو کار بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھی اور پھر اسی طرح مختلف باتیں کرتے ہوئے کاریں ایک دو منزلہ عمارت کے احاطے میں داخل ہوئیں۔ یہ بلیک ڈاگ کلب تھا۔ ایک طرف پارکنگ تھی جس میں تقریباً ہر ماڈل کی کاریں موجود تھیں۔ دونوں کاریں ایک خالی جگہ پر رکیں اور وہ سب نیچے اتر آئے۔

''جناب۔ آپ شاید پہلی بار یہاں آ رہے ہیں''...... اچانک پارکنگ بوائے نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''نہیں۔ دوسری بار۔ کیوں''...... تنویر نے چونک کر پوچھا۔

''ان دونوں میڈمز کی حفاظت کیجئے گا۔ انہیں اٹھا لیا جائے گا''...... اس لڑکے نے جولیا اور صالحہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے

کہا اور اس کے ساتھ ہی مڑا اور تیزی سے بھاگتا ہوا دوسری طرف چلا گیا۔

''کیا یہاں عورتیں نہیں آتیں''...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

''جو عورتیں یہاں آتی ہیں وہ صرف عورتیں دکھائی دیتی ہیں اور اصل میں وہ طوائفیں ہوتی ہیں''...... تنویر نے منہ بنا کر جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے گیٹ سے جیسے ہی ہال میں داخل ہوئے ہال میں برپا شور یکلخت جیسے خاموشی میں تبدیل ہو گیا اور ہال میں موجود سب مردوں کی نظریں جولیا اور صالحہ پر جیسے جم سی گئیں۔

''ارے واہ۔ یہ دونوں خوبصورت پھول میرے ہیں۔ وکی کے''۔ اچانک ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کے آدمی نے جس کے چہرے پر زخموں کے آڑے ترچھے نشانات تھے جھولتے ہوئے انداز میں ان کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''کیا کہہ رہے ہو۔ یہ دونوں مارٹی کی خوراک ہیں''...... ایک اور مکروہ شکل آدمی نے اٹھتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا یکلخت تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی وکی اور مارٹی دونوں چیختے ہوئے اچھل کر نیچے گرے اور صرف چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے۔ یہ فائرنگ تنویر نے کی تھی۔

''ہم مورلے سے ملنے آئے ہیں اور اب سن لو۔ اگر تم میں سے کسی نے بھی کوئی لفظ منہ سے ہمارے لئے نکالا تو دوسرا سانس

نہیں لے سکے گا''...... تنویر نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا لیکن اسی لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آوازیں ابھریں اور تنویر کے ساتھ ساتھ صالحہ بھی چیختی ہوئی نیچے گر پڑی اور پھر سیدھی ہوئی تو اس کا بازو زخمی ہو چکا تھا۔ یہ فائرنگ وکی کے ساتھیوں کی تھی۔ گو ان کا نشانہ تنویر تھا لیکن شاید فائرنگ کرتے ہوئے ہاتھ ہل جانے سے گولی صالحہ کے بازو میں لگی۔ اس کے ساتھ ہی یکلخت جیسے پورا ہال میدان جنگ میں تبدیل ہو گیا۔ تنویر اور اس کے سارے ساتھی اچھل کر مختلف ستونوں اور الماریوں کی آڑ میں ہو گئے حتیٰ کہ صالحہ جس کا ایک بازو زخمی ہو گیا تھا وہ بھی ایک قریبی ستون کی اوٹ میں ہو گئی تھی اور پھر جب فائرنگ کے ساتھ ساتھ پن میزائلوں کی بارش ہوئی تو پورا ہال تباہ ہوتا چلا گیا۔ وہاں موجود انسانوں کے تو جیسے پرخچے اڑ گئے۔ وہ لوگ جو میزوں کی اوٹ میں تھے وہ بھی ان میزائلوں کا نشانہ بن کر میزوں سمیت پرزوں میں تبدیل ہوتے چلے گئے۔ تنویر اور اس کے ساتھی اس وقت تک فائرنگ کرتے رہے جب تک کہ وہاں ایک آدمی بھی حرکت کرتا نظر آیا۔ پن میزائلوں نے پلک جھپکنے میں پورے ہال کو مقتل گاہ بنا دیا تھا اور پھر اسی لمحے سائیڈ راہداری سے بے تحاشہ دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو تنویر اور اس کے ساتھیوں کی نظریں تیزی سے اس طرف کو گھومیں اور دوسرے لمحے چار آدمی ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے اندر ہال میں داخل ہوئے ہی تھے کہ تڑتڑاہٹ کی آوازوں

کے ساتھ ہی چیختے ہوئے اچھل کر سائیڈوں پر جا گرے۔

''ادھر راہداری میں آ جاؤ۔ ادھر ہیں یہ لوگ''...... تنویر نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دوڑتا ہوا راہداری میں داخل ہو کر ان کی نظروں سے غائب ہو گیا تو سارے ساتھی اس کے پیچھے راہداری میں داخل ہو گئے۔ راہداری کے آخر میں سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں اور جب صفدر راہداری میں پہنچا تو تنویر اسے سیڑھیاں اترتا دکھائی دیا جبکہ صالحہ اپنا ایک ہاتھ اپنے زخم پر رکھے دوڑی چلی جا رہی تھی۔ جولیا اس کے ساتھ تھی۔ چند لمحوں بعد نیچے سے خوفناک فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور پھر جیسے ہی وہ سیڑھیوں سے نیچے اترے تو انہیں اچھل کر اپنے آپ کو فائرنگ سے بچانے کے لئے ادھر ادھر ہونا پڑا ورنہ ایک لمحے کی غفلت ان سے ہو جاتی تو وہ ہٹ ہو چکے ہوتے۔ نیچے ایک اور بڑا ہال نما کمرہ تھا اور وہاں ستونوں اور میزوں کی اوٹوں سے کمرے میں فائرنگ جاری تھی۔ تنویر ایک ستون کی اوٹ سے فائرنگ کر رہا تھا۔ یہاں ایک بار پھر صفدر اور کیپٹن شکیل نے پن میزائلوں کی بارش کر دی اور دیکھتے ہی دیکھتے یہاں بھی صورت حال بدل گئی اور ہر طرف انسانی خون اور گوشت پھیلا نظر آنے لگا تھا لیکن اس ہال میں نہ ہی کوئی خفیہ راستہ تھا اور نہ ہی مزید کوئی علیحدہ کمرہ۔

''واپس اوپر چلو''...... تنویر نے چیخ کر کہا اور واپس مڑنے ہی لگا تھا کہ یکلخت سیڑھیوں کے اوپر والے دروازے سے ایک چیختی

ہوئی آواز سنائی دی۔

''پولیس نے کلب کو چاروں طرف سے گھیر لیا ہے۔ ہتھیار ڈال دو''...... بھاری آواز میں کہا گیا۔

''سامنے آؤ ورنہ ہم تم پر بھی فائرنگ کر دیں گے''...... صفدر نے چیختے ہوئے کہا تو پولیس یونیفارم میں ملبوس ہاتھوں میں مشین گنیں پکڑے کئی افراد اچھل کر سیڑھیوں پر آئے اور پھر سائیڈ بار کی اوٹ میں ہو کر بیٹھ گئے۔ تنویر اور اس کے ساتھی سب ستونوں کی اوٹ میں تھے اور پھر تو جیسے پولیس کا سیلاب آنے لگ گیا۔

''ہتھیار ڈال دو۔ ہتھیار ڈال دو''...... چیخ چیخ کر کہا جانے لگا۔

''ہتھیار ڈال دو۔ ہم راستے میں فرار ہوں گے ورنہ یہاں مار دیئے جائیں گے''...... صفدر نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پن میزائل پسٹل پھینک دیا اور ہاتھ سر پر رکھ کر باہر آ گیا۔ اس کے ہتھیار ڈالتے ہی باقی ساتھیوں نے بھی ہتھیار ڈال دیئے اور ہاتھ سر پر رکھ کر باہر آ گئے۔ پولیس والوں نے بڑے ماہرانہ انداز میں انہیں گھیرا اور پھر انتہائی چابکدستی سے ان کے دونوں ہاتھ عقب میں کر کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال دی گئیں۔

''ہماری ساتھی کے زخم کی بینڈیج کرا دیں''...... تنویر نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا کیونکہ صالحہ کے زخم سے ابھی تک خون

رس رہا تھا اور اس کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا۔ وہ نجانے کس طرح اپنی قوت ارادی کے بل پر ابھی تک نہ صرف ہوش میں تھی بلکہ برابر ان کا ساتھ بھی دے رہی تھی۔

”ابھی کرتے ہیں۔ اوپر چلو“...... ایک پولیس آفیسر نے کہا اور پھر پولیس اپنے نرغے میں انہیں اوپر لے آئی۔ یہاں بھی پچاس کے قریب مسلح پولیس کے افراد موجود تھے جن میں دس پولیس آفیسرز تھے لیکن صفدر اور اس کے ساتھی ایک لمبے قد اور بھاری جسم کے آدمی کو دیکھ کر چونک پڑے۔ اس کا چہرہ اور انداز بتا رہا تھا کہ وہ نامی گرامی غنڈہ ہے۔ وہ اس طرح کرسی پر اکڑا ہوا بیٹھا تھا جیسے پولیس کا سب سے اعلیٰ افسر ہو۔

”تو یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے یہاں قتل عام کیا ہے“...... اس آدمی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے انتہائی نفرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی نظریں تنویر اور اس کے ساتھیوں پر جمی ہوئی تھیں۔

”تم کون ہو“...... تنویر نے یکلخت غراتے ہوئے کہا۔

”میرا نام مورلے ہے اور میں اس کلب کا مالک ہوں جہاں تم نے یہ تباہی مچائی ہے اور قتل عام کیا ہے“...... مورلے نے انتہائی نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تمہارا دفتر کہاں ہے“...... اس بار صفدر نے پوچھا۔

”میرا دفتر اوپر والی منزل میں ہے۔ تمہارا تعلق پاکیشیا سے تو نہیں“...... مورلے نے کہا تو نہ صرف صفدر بلکہ سب ساتھی بے

اختیار چونک پڑے۔

”ہاں۔ تمہارا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ تمہارے ردعمل نے مجھے بتا دیا ہے اس لئے تمہیں زندہ یہاں سے باہر نہیں لے جایا جا سکتا“...... مورلے نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک بھاری ریوالور نکال لیا۔

”جناب۔ یہ ہماری حراست میں ہیں۔ پلیز“...... ایک پولیس آفیسر نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ یہ یہاں سے زندہ باہر نہیں جا سکتے۔ چلو تم انہیں اڑا دو۔ اٹ از مائی آرڈر۔ حکم کی تعمیل کرو“...... مورلے نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

”حکم کی تعمیل کرو“...... پولیس آفیسر نے یکلخت سائیڈ ہولسٹر سے ریوالور کھینچتے ہوئے چیخ کر کہا لیکن اسی لمحے تنویر اور اس کے سارے ساتھی حتیٰ کہ صالحہ بھی حرکت میں آ گئی۔ بٹنوں والی ہتھکڑیاں وہ پہلے ہی کھول چکے تھے۔ چنانچہ جیسے ہی پولیس آفیسر چیخا ان سب نے ہتھکڑیاں سامنے اور عقب میں موجود پولیس افسروں اور سپاہیوں کو ماریں اور دوسرے لمحے ان کے ہاتھوں سے سرکاری ریوالور جھپٹ کر ان سب نے غوطے لگائے اور پلک جھپکنے میں وہ سب ستونوں کی اوٹ میں ہو گئے۔ اس کے ساتھ ہی گولیوں کی تڑتڑاہٹ اور انسانی چیخوں سے ہال گونج اٹھا۔ پولیس والے بھی اپنی تربیت کی بناء پر اوٹوں میں ہو گئے لیکن چونکہ تنویر اور

اس کے ساتھی بکھرے ہوئے تھے اس لئے پولیس والے ان کے نشانوں سے چھپ نہ سکے اور پھر چند لمحوں کی بے تحاشا فائرنگ نے آدھے سے زیادہ پولیس والوں کو ڈھیر کر دیا جبکہ اس دوران مورلے نے بھی کرسی کی اوٹ لینی چاہی جس پر وہ بیٹھا ہوا تھا لیکن صفدر نے اچھل کر اس کے سر پر پسٹل کا بٹ عقب سے مارا اور مورلے چیختا ہوا کرسی سمیت منہ کے بل نیچے گرا ہی تھا کہ اسی لمحے تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی مورلے کا جسم یکلخت اچھلا اور پھر نیچے گر کر وہ چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ یہ فائرنگ صفدر پر کی گئی تھی لیکن صفدر بجلی کی سی تیزی سے ہٹ گیا تھا اور گولیوں کی زد میں مورلے آ گیا تھا۔ فائرنگ پولیس کی طرف سے کی گئی تھی۔

”سب زندہ پولیس والے باہر چلے جائیں۔ میں انہیں پانچ منٹ دیتا ہوں ورنہ سب کو ہلاک کر دیا جائے گا“..... تنویر نے چیخ کر کہا تو مختلف اوٹوں میں موجود پولیس والے تیزی سے اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بھاگ پڑے اور دیکھتے ہی دیکھتے ہال میں لاشوں کے علاوہ اور کوئی زندہ پولیس والا نہ رہا۔

”اوپر دوسری منزل پر چلو۔ ہمیں اب ساتھ والی بلڈنگ میں چھپنا ہے“..... تنویر نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سیڑھیوں کی طرف دوڑا پڑا۔ باقی ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی اور تھوڑی دیر بعد وہ سب اوپر پہنچ گئے۔ ایک کمرے میں داخل ہو کر

جب انہوں نے عقبی کھڑکی کو کھول کر دیکھا تو ان کے چہرے چمک اٹھے کیونکہ ساتھ والی بلڈنگ ایک منزلہ تھی اور اس کی چھت اس کلب کی عمارت سے ملی ہوئی تھی اس لئے تو اس کلب کا کوئی عقبی دروازہ نہ تھا۔ چنانچہ وہ سب اس کھڑکی سے دوسری چھت پر کودے اور پھر دوڑتے ہوئے نیچے پہنچے تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ یہ کوئی تھیٹر تھا جو اس وقت بند تھا۔

”ماسک میک اپ کر لو۔ جلدی کرو۔ تھیٹر کے گرین روم میں مختلف لباس موجود ہیں۔ لباس بدل لو۔ جلدی کرو۔ ابھی یہ پورا علاقہ پولیس نے گھیر لینا ہے۔ جلدی کرو“..... صفدر نے چیخ کر کہا۔

”تم سب ایسا کرو۔ میں صالحہ کی بینڈیج کر دوں ورنہ یہ ابھی بے ہوش ہو جائے گی“..... جولیا نے کہا اور گرین روم سے ہی انہیں ایک میڈیکل باکس مل گیا اور جولیا نے بجلی کی سی تیزی سے صالحہ کے زخم پر بڑے ماہرانہ انداز میں بینڈیج کر دی۔ پھر ان دونوں نے بھی ماسک پہن لئے اور گرین روم سے دوسرے لباس لے کر انہوں نے لباس تبدیل کئے۔ ماسک میک اپ باکس تنویر کے پاس ہی تھا اور جولیا کے پاس بھی۔ یہ انہوں نے ہنگامی حالات کے لئے اپنے پاس رکھے ہوئے تھے۔ میک اپ تبدیل کر کے وہ جب بڑے ہال میں پہنچے تو سب ساتھی نہ صرف میک اپ کر چکے تھے بلکہ انہوں نے لباس بھی تبدیل کر لئے تھے اور وہ

سب ان دونوں کے انتظار میں تھے۔

”باہر پولیس موجود ہے۔ ادھر سائیڈ پر ایک دروازہ ہے جو براہ راست روڈ پر کھلتا ہے۔ ادھر کوئی نہیں ہے۔ ہم نے ایک ایک کر کے وہاں سے جانا ہے اور پھر بسوں کے ذریعے علیحدہ علیحدہ واپس کوٹھی پر پہنچنا ہے“...... صفدر نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

* * *

جیفرے اپنے آفس میں بیٹھا آفس کے مختلف کاموں میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یس“...... جیفرے نے کہا۔

”مارتھر بول رہا ہوں باس“...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

”یس۔ کیوں کال کی ہے“...... جیفرے نے سپاٹ لہجے میں پوچھا کیونکہ مارتھر وائٹ ڈاگ کا سپیشل ایجنٹ تھا اور چونکہ ان دنوں اس کے ذمے کوئی مشن نہ تھا اس لئے وہ فارغ رہ رہا تھا اور جیفرے کا خیال تھا کہ اس نے اب جزیرہ ہوائی پر جانے کے لئے چھٹیاں مانگی ہیں اور اسی لئے اس کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

”آپ نے رونالڈ کو کوئی مشن دیا ہوا تھا“...... مارتھر نے کہا تو

جیفرے بے اختیار چونک پڑا۔

''ہاں۔ کیوں''...... جیفرے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''رونالڈ اپنے آفس سے انتہائی پراسرار طور پر غائب ہو گیا ہے اور اب تک جو شواہد ملے ہیں ان کے مطابق اسے انتہائی پراسرار انداز میں اغوا کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے گروپ کے دو آدمی بھی اچانک غائب ہو گئے۔ البتہ ان دونوں کی لاشیں پولیس کو نیشنل گارڈن میں پڑی ملی ہیں لیکن رونالڈ ابھی تک غائب ہے''...... مارتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ کب کی بات ہے''...... جیفرے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''اب سے چھ گھنٹے پہلے کی''...... مارتھر نے جواب دیا۔

''تم اسے تلاش کراؤ۔ پوری فورس کو اس کام پر لگا دو''۔ جیفرے نے کہا۔

''آپ کے حکم سے پہلے ہی میں کام کرا رہا ہوں کیونکہ رونالڈ صرف ہمارا ساتھی نہیں ہے بلکہ میرا گہرا دوست بھی ہے اور باس ایک اور اس سے بھی بری خبر ہے۔ میرا حوصلہ نہیں پڑ رہا کہ یہ خبر میں آپ تک پہنچاؤں''...... مارتھر نے کہا تو جیفرے بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ مارتھر خاصا سخت مزاج آدمی تھا اس لئے اسے حیرت ہو رہی تھی کہ ایسی کون سی خبر ہو سکتی ہے جس کو سنانے کا حوصلہ مارتھر کو نہیں ہو رہا۔

''کیا ہوا ہے۔ کھل کر بات کرو''...... جیفرے نے دانستہ اپنے آپ کو سنبھال کر بات کرتے ہوئے کہا۔

''بلیک ڈاگ کلب کو اندر سے مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا ہے۔ مین ہال اور نیچے گیم ہال کو اور مورلے کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ دونوں ہالوں میں تقریباً ڈیڑھ سو افراد کو ہلاک کیا گیا ہے اور ہلاک بھی اس طرح کہ ان کے جسموں کے پرخچے اڑ گئے ہیں۔ وہاں عام فائرنگ بھی کی گئی ہے اور پن میزائلوں کا بھی بے دریغ استعمال کیا گیا ہے۔ دس پولیس آفیسرز اور بیس پولیس کانسٹیبل بھی ہلاک ہوئے ہیں اور سب کچھ دو عورتوں اور تین مردوں نے کیا ہے''...... مارتھر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور جیسے جیسے مارتھر یہ سب کچھ بتا رہا تھا جیفرے کو یوں محسوس ہو رہا تھا کہ وہ بات نہ کر رہا ہو بلکہ اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیل رہا ہو کیونکہ بلیک ڈاگ کلب نہ صرف اس کی ذاتی آمدنی کا ذریعہ بلکہ قوت اور طاقت کا بھی نشان تھا اور مورلے اس کا چھوٹا بھائی تھا۔ مورلے بچپن سے ہی بگڑ گیا تھا اور پھر اس نے انڈر ورلڈ میں کافی نام بنا لیا تھا لیکن اس سب کچھ کے باوجود وہ اپنے بڑے بھائی جیفرے کی بالکل کسی استاد کی طرح عزت کرتا تھا اور ان دونوں کے درمیان ہونے والی گفتگو سن کر کسی کو خیال ہی نہ آ سکتا تھا کہ یہ گفتگو باس اور اس کے ماتحت کے درمیان ہو رہی ہے یا دو حقیقی بھائیوں کے

درمیان۔ اس کی اس طرح اچانک موت کی خبر نے اسے واقعی سن کر کے رکھ دیا تھا۔ باقی لوگوں کے مرنے یا کلب کی اندرونی تباہی ایسی کوئی خبر نہ تھی۔ یہ تو معمولی سی بات تھی لیکن مورلے کی موت اور کلب کی ساکھ ختم ہونے کی بات واقعی بری خبر تھی، بہت ہی بری تھی۔

''مورلے کیسے ہلاک ہوا۔ کیا ہوا ہے۔ تفصیل بتاؤ''۔ جیفرے نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

''مجھے تھوڑی دیر پہلے اس بارے میں اطلاع ملی تو میں بے حد حیران ہوا۔ میں خود وہاں گیا۔ وہاں واقعی بے دریغ تباہی ہوئی۔ ہر طرف ٹوٹا ہوا فرنیچر، انسانی لاشوں کے ٹکڑے اور خون کے لوتھڑے بکھرے ہوئے تھے۔ وہاں سے چند زخمی بھی ملے ہیں۔ میں نے ہسپتال میں ان سے ملاقات کی تو ان میں سے ایک میرا اپنا آدمی تھا۔ وہ شروع سے اس ساری کارروائی کا شاہد ہے۔ اس کے مطابق سب کچھ معمول کے مطابق تھا کہ کلب میں دو عورتیں اور تین مرد داخل ہوئے۔ یہ عام سے ایکریمین تھے اور دونوں عورتیں فل ڈریس میں تھیں یعنی جینز کی پینٹس، شرٹس اور جیکٹس انہوں نے پہنی ہوئی تھیں لیکن وہ اس قدر پرکشش تھیں کہ ہال میں موجود ایک بدمعاش ڈینگیں مارتا ہوا ان کی طرف بڑھنے لگا تو دوسرے بدمعاش نے بھی اٹھ کر ڈینگیں مارنا شروع کر دیں۔ بس اس کے بعد اچانک آنے والوں میں سے ایک نے دونوں بدمعاشوں پر فائر کھول دیا اور وہ دونوں وہاں ڈھیر ہو گئے۔ اس پر وہاں کے محافظوں میں سے ایک نے ان پر جوابی فائر کیا تو ان دونوں میں سے ایک عورت کے بازو پر گولی لگی اور وہ گھوم کر نیچے گری تھی کہ ہال پر یکلخت قیامت ٹوٹ پڑی اور پن میزائلوں کا بے دریغ استعمال کیا گیا۔ آنے والے بے حد تربیت یافتہ لوگ تھے۔ انہوں نے اوٹیں لے لیں تھیں۔ پن میزائلوں نے قیامت برپا کر دی اور جب پورے ہال میں موجود ہر شخص ان کے نزدیک ہلاک ہو گیا تو وہ سائیڈ راہداری سے ہوتے ہوئے نیچے پہنچ گئے۔ اس دوران فائرنگ اور دھماکوں کی آواز سن کر پولیس وہاں پہنچ گئی اور پھر جب پولیس وہاں سے واپس آئی تو وہ ان دونوں عورتوں اور تینوں مردوں کو گرفتار کر چکی تھی۔ ان کے ہاتھ ان کے عقب میں ہتھکڑیوں میں جکڑے ہوئے تھے۔ اس دوران مورلے بھی دوسری منزل پر موجود اپنے آفس سے نیچے آ گیا اور اس نے انہیں پاکیشائی ایجنٹ کہا اور پولیس کو حکم دیا کہ انہیں وہیں گولیوں سے اڑا دیا جائے۔ جب پولیس نے قدرے ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کیا تو مورلے نے چیخ کر اپنا حکم دوہرایا تو اچانک ان لوگوں نے پولیس پر حملہ کر دیا۔ ہتھکڑیاں وہ کھول چکے تھے۔ مورلے پر بھی حملہ کیا گیا اور وہ کرسی سمیت نیچے گر گیا تو ڈبل فائرنگ ہوئی اور مورلے کو اٹھنے کا موقع ہی نہ ملا اور وہ ہلاک ہو گیا اور پولیس والے بھی ہلاک ہو گئے۔ انہوں نے

پولیس والوں کو فوراً بھاگ جانے کا کہا تو بیس پچیس پولیس والے جانیں بچا کر باہر بھاگ گئے تو یہ سب اوپر دوسری منزل پر پہنچ گئے۔ پھر کافی دیر بعد دوبارہ پولیس اندر آئی اور زخمیوں کو اٹھا کر ہسپتال پہنچایا گیا۔ اس کے بعد میں نے خود وہاں جا کر معلوم کیا۔ پولیس سے معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ وہ سب مورلے کے آفس کی عقبی کھڑکی سے ساتھ والی چھت پر جو ایک تھیٹر کی ہے، کودے اور نیچے جا کر انہوں نے اپنے خون آلود لباس اتارے اور تھیٹر سے انہیں دوسرے لباس مل گئے اور وہ تھیٹر کا عقبی دروازہ کھول کر سڑک پر جا کر غائب ہو گئے۔ وہاں تھیٹر کے گرین روم میں میڈیکل باکس کھلا ہوا پڑا تھا۔ اس زخمی عورت کی وہاں بینڈ تیج کی گئی اور اب پورے ولنگٹن کی پولیس انہیں تلاش کر رہی ہے لیکن ان کا کہیں سراغ نہیں مل رہا''۔۔۔۔۔ مارتھر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ وری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے ہاتھوں مکمل طور پر مار کھا گئے ہیں''۔۔۔۔۔ جیفرے نے کہا۔

''کیا مطلب باس۔ یہ کون لوگ ہیں اور کیوں یہ سب کچھ ہو رہا ہے''۔۔۔۔۔ مارتھر نے کہا تو جیفرے نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

''اس کا تو مطلب ہے کہ رونالڈ بھی ان کے ہاتھ لگ گیا ہے''۔ مارتھر نے کہا۔

''ہاں۔ اور اب وہ لوگ میرے پیچھے آئیں گے کیونکہ رونالڈ یقیناً انہیں میرے بارے میں بتا دے گا''۔۔۔۔۔ جیفرے نے کہا۔

''یس باس۔ لیکن اس طرح تو ہمیں بے حد آسانی رہے گی۔ ہم ہیڈکوارٹر کو گھیر لیتے ہیں۔ جیسے ہی یہ لوگ یہاں پہنچیں گے انہیں ہلاک کر دیا جائے گا''۔۔۔۔۔ مارتھر نے کہا۔

''یہ واقعی انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ اگر یہ سب کچھ اتنی آسانی سے ہو سکتا تو اب تک ہو چکا ہوتا۔ تمہارا کیا خیال ہے ڈاگ کلب اس قدر آسان معاملہ تھا کہ دو عورتیں اور تین مرد وہاں خون کی ہولی کھیلتے، پولیس کو ہلاک کرتے اور انہیں سوائے ایک عورت کے زخمی ہونے کے خراش تک نہیں آتی۔ کیا وہ آسانی سے تمہارے ہاتھ آ جائیں گے بلکہ اب تو مجھے یقین ہے کہ تم بھی ان کے ہاتھوں مارے جاؤ گے اور میں بھی''۔۔۔۔۔ جیفرے نے چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا۔ وہ واقعی حوصلہ چھوڑ گیا تھا حالانکہ وہ انتہائی تربیت یافتہ، تجربہ کار اور مضبوط اعصاب کا مالک تھا لیکن شاید مورلے کی اس انداز میں موت نے اس پر گہرا اثر چھوڑا تھا اور اب وہ کسی چھوٹے سے خوفزدہ بچے کے انداز میں چیخ رہا تھا۔

''باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ یہ کام مجھ پر چھوڑ دیں۔ میں نے ایسے بے شمار کھیل کھیلے ہوئے ہیں۔ میں انہیں ٹریس کر لوں گا اور انہیں ہلاک بھی کر دوں گا''۔۔۔۔۔ مارتھر نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اب تمہاری ڈیوٹی۔ اگر تم نے یہ سب کر لیا تو میں تمہیں اس کا ایسا انعام دوں گا کہ تم نے کبھی سوچا بھی نہ ہو گا''...... جیفرے نے اس بار قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تھینک یو باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جیفرے نے رسیور رکھ دیا اور پھر ہاتھ سے پیشانی پر آنے والا پسینہ صاف کرنے لگا۔

''میرا بھائی ہلاک ہو گیا اور وہ بھی میرے لئے۔ کاش مجھے معلوم ہوتا کہ یہ اس قدر خطرناک لوگ ہیں تو میں یہ تجویز ہی سامنے نہ لاتا۔ میں نے تو خود ان تک بلیک ڈاگ کلب اور مورلے کا نام پہنچایا تھا۔ اب مجھے کیا معلوم تھا کہ یہ ایسے لوگ ہوں گے''۔ جیفرے نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اچانک اس نے چونک کر انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو بٹن پریس کر دیئے۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے اس کے پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''میں ایک اہم کام کی وجہ سے فوری طور پر کارمن جا رہا ہوں۔ مجھے وہاں دو ہفتے بھی لگ سکتے ہیں۔ اس دوران میری عدم موجودگی میں کرٹس میری جگہ کام کرتا رہے گا۔ کسی بھی ایمرجنسی میں کرٹس سے کہنا کہ وہ مجھ سے سپیشل لائن پر رابطہ کر سکتا ہے''...... جیفرے نے کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جیفرے نے رسیور

رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اسے اچانک خیال آ گیا تھا کہ اگر مارتھر ان لوگوں کو ہلاک نہ کر سکا تو پھر یہ لوگ اس کے سر پر پہنچ جائیں گے اس لئے اسے دو تین ہفتوں کے لئے انڈر گراؤنڈ ہو جانا چاہئے۔ گو اس نے اپنے پرسنل سیکرٹری سے کارمن جانے کی بات کی تھی لیکن اس کا ارادہ دراصل ولنگٹن میں ہی رہنے کا تھا۔

عمران رہائش گاہ کے سٹنگ روم میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے گراہم کے ساتھ مل کر رونالڈ سے ضروری پوچھ گچھ کر لی تھی اور رونالڈ کو چونکہ زندہ واپس نہ بھیجا جا سکتا تھا اس لئے عمران نے اسے گولی مار دی تھی اور گراہم نے اس کی لاش ایک بڑے تھیلے میں ڈال کر اپنی کار کی ڈگی میں رکھی اور وہ اسے ساتھ لے گیا تھا تا کہ اسے کسی ویران جگہ پر پھینکا جا سکے جبکہ عمران اب بیٹھا رونالڈ کی بتائی ہوئی باتوں پر غور کر رہا تھا۔

رونالڈ نے اسے بتایا تھا کہ وائٹ ڈاگ کا ہیڈکوارٹر الپائن روڈ کی ایک عمارت میں ہے جہاں بظاہر ایک کاروباری فرم کا آفس ہے لیکن یہ آفس صرف عمارت کے سامنے والے بیرونی حصے تک محدود ہے اور اس آفس کا یا اس آفس کے کسی بھی فرد کا وائٹ ڈاگ سے کوئی تعلق نہ تھا جبکہ عمارت کی عقبی طرف کے حصے میں

وائٹ ڈاگ کا ہیڈکوارٹر ہے۔ اس حصے میں اس قدر طاقتور اور جدید ترین سائنسی حفاظتی اقدامات کئے گئے ہیں کہ ایک مکھی بھی اجازت کے بغیر اندر داخل نہیں ہو سکتی۔ اس ہیڈکوارٹر کا راستہ عقبی طرف سے ہے لیکن یہ راستہ اندر سے کھلتا ہے اور باہر سے بھی ایک مخصوص آلے کی مدد سے ہی کھولا جاتا ہے ورنہ یہ راستہ کھلنا ناممکن ہے اور باہر سے لاکھ کوشش کے باوجود اس راستے کو ٹریس بھی نہیں کیا جا سکتا۔ وائٹ ڈاگ کے چیئرمین کا نام جیفرے ہے اور وائٹ ڈاگ میں چار سیکشن ہیں جن میں سے ایک کا سربراہ وہ خود ہے۔ باقی تین سیکشنوں کے سربراہ دوسرے ہیں جن کے بارے میں تفصیلات کا علم صرف باس کو ہے۔ اس نے جیفرے کا مخصوص فون نمبر بھی بتایا تھا اور ساتھ ہی اس کا حلیہ بھی بتا دیا تھا لیکن ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا تھا کہ وائٹ ڈاگ ہیڈکوارٹر میں وائس کمپیوٹر نصب ہے اور تمام کالیں نہ صرف چیک ہوتی ہیں بلکہ ان جگہوں کی تفصیلات بھی ان کمپیوٹر پر سامنے آ جاتی ہیں جہاں سے کالیں کی جا رہی ہوں اس لئے عمران اب بیٹھا سوچ رہا تھا کہ اس کے ساتھی اس مورلے سے کیا معلوم کر کے آتے ہیں کہ کال بیل کی آواز سنائی دی تو وہ چونک کر سیدھا ہوا اور پھر کرسی سے اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''کون ہے''...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

''صفدر ہوں عمران صاحب''...... باہر سے صفدر کی آواز سنائی

دی تو عمران نے چھوٹا پھاٹک کھول دیا۔ صفدر اندر آیا تو عمران اس کا چہرہ اور لباس دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا کیونکہ نہ صرف میک اپ تبدیل کر لیا گیا تھا بلکہ لباس بھی تبدیل شدہ تھا۔

’’کیا مطلب۔ کیا کسی ڈرامے میں کام کر کے آ رہے ہو‘‘۔ عمران نے چونک کر کہا تو صفدر بے اختیار اچھل پڑا۔

’’آپ کو ڈرامے کا کیسے علم ہوا‘‘...... صفدر کے لہجے میں حیرت تھی۔

’’یہ لباس جو تم نے پہن رکھا ہے یہ قدیم دور کے ڈراموں میں جوکر پہنا کرتے تھے‘‘...... عمران نے پھاٹک بند کرتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

’’مجبوری تھی۔ مجھے یہی لباس پورا آتا تھا‘‘...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’لیکن ہوا کیا ہے۔ باقی ساتھی کہاں ہیں‘‘...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

’’وہ بھی پہنچ جائیں گے۔ اندر چل کر بات ہو گی‘‘...... صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر جب سٹنگ روم میں بیٹھ کر صفدر نے وہاں بلیک ڈاگ کلب پہنچنے سے لے کر وہاں سے نکلنے تک کی ساری کارروائی کی تفصیل بتائی تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

’’اس کا مطلب ہے کہ باوجود اس قدر قتل و غارت کے تم اصل

مقصد میں بہرحال ناکام رہے ہو‘‘...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو اسی لمحے کال بیل کی آواز سنائی دی۔

’’میں آ رہا ہوں‘‘...... صفدر نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے دروازے سے باہر چلا گیا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ تھوڑی دیر بعد جولیا اندر داخل ہوئی۔ اس نے بھی میک اپ اور لباس تبدیل کر رکھا تھا۔

’’صفدر نے تمہیں سب کچھ بتا دیا ہو گا‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’ہاں‘‘...... عمران نے جواب دیا اور اسی لمحے کال بیل ایک بار پھر بج اٹھی۔

’’تم وہیں رکو صفدر‘‘...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑے تھوڑے وقفے سے ایک ایک کر کے سب ساتھی پہنچ گئے۔ سب سے آخر میں کیپٹن شکیل آیا تھا۔

’’پہلے مجھے بتاؤ کہ جن دو کاروں میں تم گئے تھے ان کا کیا ہوا‘‘...... عمران نے کہا تو جولیا اور صفدر سمیت سب ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔ ان کے چہروں پر یکلخت عجیب سے تاثرات ابھر آئے تھے۔

’’اوہ۔ اوہ۔ وہ تو وہیں پارکنگ میں ہی رہ گئیں۔ ہمیں ان کا خیال تک نہیں آیا۔ ویری بیڈ‘‘...... جولیا نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

’’پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے مس جولیا۔ میں نے ان

دونوں کو تباہ کر دیا ہے"...... خاموش بیٹھے کیپٹن شکیل نے کہا تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"تباہ کر دیا ہے۔ وہ کیسے۔ باہر تو پولیس ہو گی"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پولیس موجود تھی لیکن ان کی کوئی توجہ پارکنگ کی طرف نہیں تھی۔ دونوں کاروں میں چارجر ڈائنامائیٹ کے دو پیکٹ موجود تھے اور ان کا کنٹرول میری جیب میں تھا۔ یہ دونوں پیکٹ میں نے اسی خدشہ کے تحت خریدے تھے کہ اگر کسی بھی وجہ سے ہمیں کلب سے کاروں کے بغیر فرار ہونا پڑا تو کاروں کی وجہ سے ہم شناخت نہ کر لئے جائیں اس لئے میں نے سامنے کے رخ پر جا کر مناسب زاویے سے ریموٹ کنٹرول کے ذریعے دونوں پیکٹ فائر کر دیئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ نہ صرف یہ دونوں کاریں بلکہ میرا خیال ہے کہ پارکنگ میں موجود کافی کاریں بھی ساتھ ہی تباہ ہو گئی ہوں گی"۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا تو عمران کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"گڈ شو کیپٹن شکیل۔ تم نے ہم سب کو بچا لیا ہے ورنہ یہاں کی پولیس اب تک ہمارے سروں پر پہنچ چکی ہوتی"...... عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"سچی بات تو یہ ہے کہ ہمارے ذہنوں سے کاریں تو اتر ہی گئی تھیں۔ ویل ڈن کیپٹن شکیل"...... صفدر نے کہا اور پھر باری باری سب نے کیپٹن شکیل کے اس دانشمندانہ اقدام کی تعریف کی۔

"بہرحال یہ بات تو طے ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس جس مشن پر گئی تھی اس میں اسے ناکامی ہوئی ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ حالات ہی ایسے بن گئے تھے کہ ہمیں فائر کھولنا پڑا اور پھر معاملات الجھتے چلے گئے"...... تنویر نے کہا۔

"سیدھی طرح اعتراف کرو اپنی ناکامی کا۔ خواہ مخواہ کے جواز بنانے کا فائدہ۔ یہاں سے تو بڑے طمطراق سے گئے تھے اور واپسی میں تمہارے کاندھے لٹکے ہوئے ہیں۔ کیا تم نے صرف لوگوں کو ہلاک کرنے کو ہی سیکرٹ ایجنٹی سمجھ لیا ہے۔ اب پورے ولنگٹن کی پولیس ہمارے پیچھے ہو گی اور کچھ وقفے کے بعد انتہائی جدید ترین آلات استعمال میں لائے جائیں گے اور کسی بھی وقت ہمیں گھیر لیا جائے گا اور ہم مشن مکمل کرنے کی بجائے اپنی جانیں بچانے کے لئے احمقوں کی طرح ادھر ادھر دوڑتے پھرتے نظر آئیں گے"۔ عمران کا لہجہ تلخ تھا۔ وہ واقعی بڑے سخت لہجے میں انہیں ڈانٹ رہا تھا جیسے کوئی سخت مزاج استاد نالائق طالب علموں سے پیش آتا ہے۔

"تم نے یہاں بیٹھ کر کیا کیا ہے۔ کیا بھاڑ جھونک لی ہے۔ تم بتاؤ"...... جولیا نے یکلخت غصے سے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"جو کام تم دو سو آدمی مار کر نہیں کر سکے وہ میں نے یہاں صرف ایک آدمی کی قربانی دے کر کر لیا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ایک آدمی کی قربانی دے کر۔ کیا مطلب۔ کس آدمی کی قربانی دی ہے تم نے یہاں بیٹھے بیٹھے"...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ باقی ساتھی بھی چونک کر عمران کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھنے لگے تھے۔

"اصل میں لفظ قربانی میں نے صرف اصطلاحاً استعمال کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا ہوا ہے عمران صاحب۔ آپ یہ سب کیا کہہ رہے ہیں"...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہی کہہ رہا ہوں کہ جو کام تم وہاں اتنا ہنگامہ کر کے نہیں کر سکے وہ میں نے یہاں بیٹھے بیٹھے کر لیا ہے۔ البتہ اس چکر میں ایک آدمی ہلاک ہو گیا ہے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"کون ہلاک ہوا ہے۔ کہاں ہوا ہے"...... سب نے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے ٹرانسمیٹر کال سے لے کر گراہم کو ٹرانسمیٹر کال کرنے اور پھر رونالڈ کے یہاں لائے جانے سے لے کر اس کی لاش لے کر گراہم کے باہر جانے تک کی تفصیل بتا دی۔

"پھر کیا ہوا ہے"...... صفدر نے پوچھا تو عمران نے رونالڈ سے

معلوم ہونے والی تمام باتیں بتا دیں۔

"حیرت ہے۔ تمہاری خوش قسمتی میں واقعی شک نہیں ہے۔ معاملات خودبخود تمہارے حق میں ہو جاتے ہیں"...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اس میں میرا اپنا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ یہ سب تم جیسے مخلص ساتھیوں کی دعاؤں کا نتیجہ ہے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار کھل اٹھے۔

"ابھی تو تم ہمیں ڈانٹ رہے تھے۔ اب تم نے ہماری تعریف شروع کر دی ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر تم سب وہاں نہ جاتے تو تم بتاؤ کیا میں اطمینان سے یہ سارا کام کر سکتا تھا"...... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار پھیکی سی ہنسی ہنس کر رہ گئے۔

"عمران صاحب۔ اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔ کیا اب وائٹ ڈاگ کے ہیڈکوارٹر پر حملہ کرنا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"یہ نیک کام بھی تم ہی کر ڈالو تاکہ میں یہاں بیٹھے بیٹھے مزید آگے بڑھ سکوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"آخر تم اس قدر مرچیں کیوں چبا رہے ہو۔ مشن کے دوران تو اس سے بھی زیادہ مسائل پیدا ہوتے رہتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب اب ہمیں بوجھ سمجھنے لگ گئے ہیں"...... صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ میں چھوٹی بہن کو کیسے بوجھ سمجھ سکتا ہوں۔ کیوں تنویر"...... تم بتاؤ۔ کیا تم جولیا کو بوجھ سمجھتے ہو"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"پرنس ٹمبکٹو بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"گراہم بول رہا ہوں پرنس۔ آپ کا خیال درست ثابت ہوا ہے۔ جیفرے اپنے ہیڈکوارٹر سے ایک کار میں باہر نکلا اور پھر کار چلاتا ہوا وکٹری ایریا کی طرف بڑھ گیا"...... دوسری طرف سے گراہم کی آواز سنائی دی۔

"وکٹری ایریا تو وہاں سے کافی دور ہے۔ کیا تمہاری آنکھوں پر کوئی ایسے لینز لگ گئے ہیں کہ تم دس بارہ میلوں تک دیکھ سکتے ہو"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے گراہم بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ میں نے آپ کے حکم کے مطابق دو علیحدہ علیحدہ کاریں وہاں سے کچھ فاصلے پر روکی ہوئی تھیں اور میں ایک اونچی عمارت کی کھڑکی سے دوربین کے ذریعے اس سارے ایریئے کو چیک کر رہا تھا۔ جب اچانک دیوار میں راستہ نمودار ہوا تو میں چونک پڑا۔ سیاہ رنگ کی کار باہر آئی تو اس کی ڈرائیونگ سیٹ پر جیفرے اکیلا موجود تھا کیونکہ جیفرے کا حلیہ رونالڈ سے مجھے معلوم ہو چکا تھا۔ میں نے کاروں میں موجود اپنے ساتھیوں کو ٹرانسمیٹر پر کار اور جیفرے کے بارے میں بتا دیا۔ چنانچہ ان دونوں نے ماہرانہ انداز میں اس کا تعاقب کیا۔ دو کاروں کی وجہ سے وہ تعاقب چیک نہ کر سکا اور پھر مجھے اطلاع ملی کہ اس کا رخ وکٹری ایریا کی طرف ہے اور آپ کو تو معلوم ہے کہ وکٹری ایریا ملٹری کے بڑے افسران کی رہائش گاہوں کے لئے مخصوص ہے"...... گراہم نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا اس ایریا میں عام آدمی کا داخلہ ممنوع ہوتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یس سر۔ صرف ایسا آدمی وہاں داخل ہو سکتا ہے جسے وہاں کے کسی رہنے والے سے ملنا ہو اور اس آدمی کی اجازت سے اسے داخلہ مل سکتا ہو"...... گراہم نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ وہ جس رہائش گاہ پر بھی جائے تم کم از کم اس بارے میں چیک پوسٹ سے معلومات تو حاصل کر سکتے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ میں نے پہلے ہی اپنے ساتھیوں کو احکامات دے دیئے ہیں۔ جب ان کی کال آئے گی تو میں آپ کو کال کر دوں گا"...... گراہم نے جواب دیا تو عمران نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

''تو تمہیں پہلے سے یقین تھا کہ جیفرے ہیڈکوارٹر سے فرار ہو جائے گا''...... جولیا نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اسے یقیناً رونالڈ کے اغوا اور پھر اس کی لاش ملنے کی اطلاع مل گئی ہو گی اور پھر بلیک ڈاگ کلب میں جو کچھ تم لوگوں نے کیا ہے اس کی اطلاع بھی اسے مل گئی ہو گی اور وہ جانتا ہے کہ رونالڈ اس کے بارے میں اور ہیڈکوارٹر کے بارے میں سب کچھ جانتا ہے اس لئے لامحالہ اس نے فوری طور پر انڈرگراؤنڈ ہونے کا سوچنا ہے تاکہ جب تک وائٹ ڈاگ کے دوسرے سیکشن ہمیں ٹریس کر کے ہمارا خاتمہ نہ کر دیں وہ چھپا رہے اس لئے میں نے گراہم کو تفصیل سے ہدایات دے دی تھیں''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ آخر تم ایڈوانس کیسے سوچ لیتے ہو۔ ہم تو اب یہ سوچ رہے تھے کہ اب اس ہیڈکوارٹر پر حملہ کرنا ہو گا لیکن تم نے ایڈوانس سوچ لیا اور ہوا بھی ویسے ہی''...... تنویر نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''اس لئے کہ مجھے معلوم ہے کہ تربیت یافتہ افراد ایسے ہی اقدام سوچتے ہیں اور جیفرے بھی تربیت یافتہ ہے''...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''میرا خیال ہے کہ ہمیں لباس تبدیل کر لینے چاہئیں''...... جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا تو سب نے ہی اس کی تائید میں سر ہلائے اور پھر وہ سب اٹھ کر دوسرے کمروں کی طرف بڑھ گئے تاکہ اپنے

سامان میں موجود دوسرے لباس اٹھا کر ڈریسنگ روم میں جا کر لباس تبدیل کر سکیں جبکہ عمران وہیں سٹنگ روم میں بیٹھا رہا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

''یس۔ پرنس ٹمبکٹو بول رہا ہوں''...... عمران نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

''گراہم بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے گراہم کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیا رپورٹ ہے''...... عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''وہ وکٹری ایریا میں کرنل آرتھر کی رہائش گاہ پر ہے اور اس نے چیک پوسٹ سے کرنل آرتھر کو فون کر کے کہا ہے کہ وہ دو ہفتے یہاں رہے گا۔ کرنل آرتھر کی رہائش گاہ سیون لائن، تھرٹی فائیو کوٹھی میں ہے''...... گراہم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اب یہ تم نے سوچنا ہے کہ اسے کیسے وہاں سے اغوا کیا جا سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''میں نے نہ صرف سوچ لیا ہے بلکہ اس پر عمل درآمد بھی شروع کر دیا ہے۔ امید ہے ایک گھنٹے بعد ہم اسے لے کر رہائش گاہ پر پہنچ جائیں گے''...... گراہم نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''اچھا کیسے۔ کھل کر تفصیل بتاؤ''...... عمران نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''اس ایریا میں ایسے راستے موجود ہیں جہاں سے لوگ بغیر کسی

چیک پوسٹ سے گزر کر آتے جاتے رہتے ہیں اور کرنل آرتھر کی رہائش گاہ سے متصل ایک ایسا راستہ ہے اس لئے میرے آدمی وہاں جا کر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے اندر سے جیفرے کو اٹھا کر اس راستے سے نکال کر کار میں ڈال کر لے آئیں گے اور کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہو گی“...... گراہم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”گڈ۔ تمہاری کارکردگی واقعی قابل تحسین ہے“...... عمران نے کہا۔

”شکریہ عمران صاحب“...... گراہم نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کے ساتھی لباس تبدیل کر کے سٹنگ روم میں آ گئے جبکہ جولیا اور صالحہ ہاٹ کافی تیار کرنے کے لئے کچن کی طرف چلی گئی تھیں۔

”کوئی مزید رپورٹ آئی ہے گراہم کی طرف سے“...... صفدر نے پوچھا تو عمران نے اسے کال کی تفصیل بتا دی۔

”گراہم واقعی کام کر رہا ہے“...... صفدر نے کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

سارس کا چیف ڈگلس اپنے آفس میں بیٹھا کام میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے ڈائریکٹ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈگلس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یس“...... ڈگلس نے کہا۔

”لانگ فیلڈ بول رہا ہوں سپر باس“...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

”یس۔ کیوں کال کی ہے“...... ڈگلس نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

”سپر باس۔ آپ نے پاکیشیائی ایجنٹوں کا کیس وائٹ ڈاگ کے ذمے لگایا تھا اور مجھے حکم دیا تھا کہ میں اس سلسلے میں ان کی کارکردگی کو چیک کرتا رہوں“...... لانگ فیلڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ پھر کیا ہوا ہے۔ کوئی خاص بات"...... ڈگلس نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا۔

"وائٹ ڈاگ کے چیف جیفرے کی لاش پولیس کو ایک ویران علاقے سے ملی ہے۔ اسے اغوا کرنے کے بعد ہلاک کر دیا گیا ہے"۔ لانگ فیلڈ نے کہا تو ڈگلس بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کس نے ایسا کیا ہے اور کیوں"...... ڈگلس نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ کام پاکیشائی ایجنٹوں کا ہے سپر باس"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا تو ڈگلس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"پاکیشائی ایجنٹوں کا۔ وہ اس تک کیسے پہنچ گئے۔ وائٹ ڈاگ تو سائرس کی طرح انتہائی خفیہ تنظیم ہے اور یہ انتہائی فعال بھی ہے"۔ ڈگلس نے کہا۔

"سپر باس۔ جیفرے نے پاکیشائی ایجنٹوں تک پیغام پہنچایا تھا کہ وہ فارمولا جو سائرس کے پاس تھا وہ وائٹ ڈاگ کی تحویل میں ہے اور وائٹ ڈاگ کا ہیڈ کوارٹر بلیک ڈاگ کلب کے تہہ خانوں میں ہے اور مورلے اس کا چیف ہے تاکہ اگر وائٹ ڈاگ انہیں ٹریس نہ کر سکے تو یہ خود وائٹ ڈاگ کو ٹریس کرتے ہوئے بلیک ڈاگ کلب تک پہنچ جائیں جہاں مورلے ان کو ہلاک کرا دے گا"...... لانگ فیلڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے۔ پھر"...... ڈگلس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وائٹ ڈاگ نے اپنے ایک سیکشن رونالڈ کو آگے کر دیا تھا اور رونالڈ نے ولنگٹن میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹ گراہم کو ٹریس کر لیا اور جدید مشینری کے ذریعے اس کی فون کالیں ٹیپ کی جانے لگیں اور اس کی نگرانی بھی شروع کر دی گئی۔ گراہم نے پاکیشیا میں اپنے کسی چیف کو یہ بات بتائی کہ وائٹ ڈاگ کا ہیڈ کوارٹر بلیک ڈاگ کلب کے نیچے تہہ خانوں میں ہے اور مورلے اس کا چیف ہے جس پر اس چیف نے اسے بتایا کہ عمران کی سربراہی میں ٹیم ولنگٹن بھیجی جا رہی ہے اور وہ تم سے خود ہی رابطہ کر لے گا۔ چنانچہ اس گراہم کی انتہائی سخت نگرانی شروع کر دی گئی لیکن پھر اچانک اطلاع ملی کہ ٹیم تو ابھی تک ولنگٹن نہیں پہنچی۔ البتہ انتہائی پراسرار انداز میں رونالڈ کو اغوا کر لیا گیا۔ ابھی اس رونالڈ کو ٹریس کیا جا رہا تھا کہ اچانک بلیک ڈاگ کلب میں دو عورتیں اور تین مرد پہنچے اور انہوں نے وہاں اس قدر ہولناک قتل عام کر دیا کہ جس کا سوچا بھی نہیں جا سکتا۔ بلیک ڈاگ کلب کے مین ہال میں موجود بے شمار افراد کو ہلاک کر دیا گیا اور نیچے گیم ہال میں بھی یہی کارروائی کی گئی۔ مورلے کا آفس چونکہ دوسری منزل پر تھا اس لئے وہ بچ گیا۔ اس نے پولیس کو کال کر لیا اور پولیس نے نیچے ہال میں ان افراد کو گھیر کر گرفتار کر لیا اور مین ہال میں لے آئے۔ یہاں

مورلے موجود تھا۔ وہ غصے سے پاگل ہو رہا تھا کیونکہ پن میزائلوں کا بے دریغ استعمال کیا گیا تھا جس سے انسانوں کے نہ صرف پرخچے اڑ گئے تھے بلکہ کلب کا تمام سامان بھی مکمل طور پر تباہ ہو گیا تھا۔ مورلے نے پولیس کو حکم دیا کہ وہ اس کے سامنے ان دونوں عورتوں اور تینوں مردوں کو جو اس کے بقول پاکیشیائی ایجنٹ تھے، گولیوں سے اڑا دے۔ یہ ایجنٹ ہتھکڑیوں میں جکڑے ہوئے تھے اور ان کے ارد گرد پولیس موجود تھی لیکن اچانک انہوں نے ہتھکڑیاں کھول لیں اور پھر پولیس کے ہی ریوالور نکال کر انہوں نے نہ صرف مورلے کو ہلاک کر دیا بلکہ پولیس آفیسروں کو بھی گولیوں سے اڑا دیا۔ البتہ باقی پولیس والوں کو انہوں نے کلب سے نکل جانے کا حکم دے دیا جس پر پولیس والے خوف کی وجہ سے فرار ہو گئے تو ایجنٹ اوپر والی منزل پر گئے اور پھر غائب ہو گئے۔ پولیس نے جو انکوائری کی ہے اس کے مطابق یہ لوگ مورلے کے آفس کی عقبی کھڑکی سے نکل کر ملحقہ چھت پر اترے۔ یہ چھت ایک تھیٹر کی تھی اور تھیٹر بند تھا۔ ان لوگوں نے وہاں سے لباس حاصل کئے اور اس کے بعد بغلی دروازہ کھول کر پبلک میں شامل ہو گئے اور اب تک پولیس ان کا سراغ نہیں لگا سکی۔ اس کے بعد رونالڈ کی لاش ایک سڑک کے ویران حصے سے مل گئی۔ اس پر بے پناہ تشدد کیا گیا تھا اور پھر اچانک جیفرے کو وکٹری ایریا سے اغوا کر کے لے جایا گیا اور پھر اس کی لاش بھی ویران علاقے میں پڑی مل گئی‘‘...... لانگ فیلڈ نے پوری تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

’’ویری بیڈ۔ اس کا مطلب کہ اس قدر فعال اور تیز ایجنٹوں کی ٹیم وائٹ ڈاگ مکمل طور پر ناکام رہی ہے‘‘...... ڈگلس نے کہا۔

’’یس باس۔ اب مارتھر نے وائٹ ڈاگ پر قبضہ کر لیا ہے۔ ہیڈکوارٹر اس نے سنبھال لیا ہے اور جب میں نے اس سے رابطہ کیا تو اس نے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف کام کرنے سے انکار کر دیا اس لئے میں نے آپ کو رپورٹ دی ہے‘‘...... لانگ فیلڈ نے کہا۔

’’اس گراہم کا کیا ہوا ہے‘‘...... ڈگلس نے پوچھا۔

’’رونالڈ کے اغوا کے بعد وہ بھی غائب ہو گیا ہے اور رونالڈ کے دو ایجنٹ جو اس گراہم کی نگرانی کر رہے تھے ان کی بھی لاشیں دستیاب ہوئی ہیں‘‘...... لانگ فیلڈ نے جواب دیا۔

’’ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ میں کچھ کرتا ہوں‘‘...... ڈگلس نے کہا اور رسیور اس طرح کریڈل پر پٹخ دیا جیسے سارا قصور اس کریڈل کا ہی ہو۔

’’یہ لوگ تو انتہائی خطرناک ہیں۔ میں نے خواہ مخواہ ہی کافرستان کے کہنے پر یہ کام ہاتھ میں لے لیا۔ ویری بیڈ۔ اب کیا کیا جائے‘‘...... ڈگلس نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی فراخ پیشانی پر شکنوں کا جال سا پھیلا ہوا صاف نظر آ رہا

تھا۔

''اوہ۔ جیفرے کو تو میرے بارے میں معلوم تھا اور میرے اس آفس کے بارے میں بھی اور اب لامحالہ یہ لوگ یہاں ریڈ کریں گے تاکہ مجھ سے وہ کوبرا کلب اور مارجوری کے بارے میں معلوم کر سکیں اور اگر میں یہاں سے چلا جاؤں اور ان کے ہاتھ نہ آؤں تو یہ خود ہی ٹکریں مار کر رہ جائیں گے''...... ڈگلس نے ایک بار پھر اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے تاکہ ایئر پورٹ مینجر کو کال کر کے اسے فوری طور پر گریٹ لینڈ کے لئے جہاز چارٹرڈ کرانے کا کہہ دے۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اب کسی کو بتا کر نہیں جائے گا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کی سیاہ رنگ کی کار آفس کی عقبی سمت سے نکل کر تیزی سے ایئر پورٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ایئر پورٹ پہنچ کر اس نے کار کو پارکنگ میں کھڑا کیا اور پھر ایک پبلک فون بوتھ سے اس نے اپنے ذاتی ڈرائیور کو کال کر کے اسے پارکنگ سے کار واپس لے جانے کا کہہ دیا۔ اس کے بعد وہ ایئر پورٹ کے اس سیکشن کی طرف بڑھ گیا جہاں سے طیارے چارٹرڈ کئے جاتے تھے اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد وہ طیارے میں اکیلا بیٹھا ہوا گریٹ لینڈ کی طرف پرواز کر رہا تھا۔ اس نے ایئر پورٹ پر اپنا نام ڈگلس کی بجائے جیمز ہارج لکھوایا تھا کیونکہ اس کے پاس اس نام سے باقاعدہ کاغذات بنے ہوئے

موجود تھے اس لئے اب وہ پوری طرح مطمئن تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ اگر کوشش بھی کریں تب بھی وہ ڈگلس کو تلاش نہ کر سکیں گے اور کوبرا کلب اور ماجوری کے بارے میں اسے مکمل یقین تھا کہ ان دونوں ناموں کو کسی صورت بھی ٹریس نہیں کیا جا سکتا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت رہائش گاہ پر موجود تھا۔ گو انہوں نے وائٹ ڈاگ کے چیف جیفرے کو بھی اغوا کرا لیا تھا لیکن جیفرے نے کچھ بتانے سے پہلے ہی دانتوں میں موجود زہریلا کیپسول چبا کر خودکشی کر لی تھی جس کی وجہ سے عمران نے اس کی لاش ویران علاقے میں پھنکوا دی تھی اور جیفرے کی اس خودکشی نے انہیں ایک بار پھر اسی جگہ پر لا کھڑا کیا تھا جہاں سے وہ چلے تھے۔ یہ ٹھیک ہے کہ انہوں نے رونالڈ کو چیک کیا۔ بلیک ڈاگ کلب کو تباہ کر دیا اور مورلے کو بھی ہلاک کر دیا تھا لیکن کوبرا کلب اور مارجوری کے بارے میں وہ ایک قدم بھی آگے نہ بڑھ سکے تھے۔ عمران نے اپنے طور پر تمام مخبر ایجنسیوں کے ساتھ ساتھ ایکریمیا میں موجود ہر اس آدمی سے اس سلسلے میں رابطہ کیا تھا لیکن کوئی بھی کوبرا کلب اور مارجوری کے بارے میں نہ جانتا تھا۔ عمران نے

فون انکوائری سے بھی معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تھی لیکن ان کے پاس کوبرا کلب کا نام ہی نہ تھا اور نہ ہی مارجوری کا اس لئے عمران کے چہرے پر اس وقت پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس کے ساتھی بھی ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

''اب یہاں منہ لٹکائے سوگ مناتے رہو گے یا کوئی کام بھی کرنا ہے''...... اچانک تنویر نے اپنی فطرت کے مطابق تیز لہجے میں کہا۔

''تم نے بلیک ڈاگ میں کام تو کیا تھا۔ پھر کیا ہوا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہ مورلے اچانک مارا گیا ورنہ اس سے سب کچھ معلوم ہو جاتا''...... تنویر کے جواب دینے سے پہلے صفدر نے کہا۔

''کچھ نہ کچھ تو بہرحال کرنا ہی ہو گا۔ اب خاموش بیٹھنے سے تو مشن مکمل نہیں ہو سکتا''...... جولیا نے کہا۔

''کوئی راستہ نظر آئے تو اس پر چلیں۔ فی الحال تو ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

''عمران صاحب۔ آپ تو ہر مشکل میں راستہ نکال لیتے ہیں۔ اب کیا ہوا ہے آپ کو''...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اگر جولیا اور تنویر میرا ساتھ دیں تو اب بھی راستہ نکل سکتا ہے''...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''کیا کریں ہم''...... جولیا نے چونک کر کہا۔ تنویر بھی منہ اٹھا کر

غور سے عمران کو دیکھنے لگا۔

''یہاں ایک اسلامک سنٹر ہے۔ وہاں میرے ساتھ چلو۔ اللہ تعالیٰ کوئی نہ کوئی راستہ نکال دے گا بشرطیکہ تنویر مخالفت چھوڑ دے''...... عمران نے بڑے مسمسے سے لہجے میں کہا۔

''اسلامک سنٹر سے راستہ۔ کیا مطلب''...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

''جو کام صفدر آج تک نہیں کر سکا وہ اسلامک سنٹر والے کر دیں گے''...... عمران نے جواب دیا تو صفدر اور صالحہ بے اختیار ہنس پڑے۔ وہ سمجھ گئے تھے کہ عمران کا مقصد کیا ہے۔

''تمہیں سوائے فضول باتیں کرنے کے اور کوئی بات بھی آتی ہے۔ نانسنس''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا لیکن اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ یہ غصہ مصنوعی ہے۔

''یہ فضول باتیں نہیں ہیں۔ بے شک صفدر اور صالحہ سے پوچھ لو۔ دونوں اس بات پر کتنے خوش نظر آ رہے ہیں''...... عمران نے کہا تو اس بار جولیا بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

''ہمیں تو آپ معاف ہی رکھا کریں عمران صاحب۔ آپ اپنی بات کیا کریں''...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں مشن کی تکمیل کے لئے کچھ کروں''...... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی بے اختیار چونک

پڑے۔

''تم کیا کرنا چاہتے ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''مارجوری لاطینی ایکریمیا کا معروف اور عام نام ہے۔ لاطینی ایکریمیا میں میرا ایک دوست رہتا ہے۔ اس کا تعلق بھی وہاں کی زیر زمین دنیا سے ہے۔ آپ کہیں تو میں اسے فون کر کے اس سے معلومات حاصل کروں۔ شاید کوئی کلیو مل جائے''...... کیپٹن شکیل نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''تمہارے دوست کا نام راشیل ہے اور وہ راشیل کلب کا مالک اور جنرل مینجر ہے۔ اس کی بات کر رہے ہو نا''...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کی آنکھوں میں حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''آپ کیسے جانتے ہیں اسے۔ وہ تو میرا اس وقت کا دوست ہے جب میں نیوی میں تھا''...... کیپٹن شکیل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''دو سال پہلے رہوڈا مشن کے دوران تم نے نہ صرف اس کے بارے میں بتایا تھا بلکہ میرے سامنے اس سے فون پر بات بھی کی تھی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''آپ کی یادداشت حیرت انگیز ہے عمران صاحب۔ اب آپ کے یاد دلانے پر مجھے یاد آ گیا ہے۔ میں واقعی بھول گیا تھا''۔ کیپٹن شکیل نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

”یہی یادداشت تو اصل مسئلہ بنی ہوئی ہے۔ ساری یادداشت آغا سلیمان پاشا کے پاس پہنچ چکی ہے اس لئے تو صفدر اب تک خطبہ نکاح بھی یاد نہیں کر سکا“...... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

”اس سے بات تو کی جائے عمران صاحب“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”تم جب باقی ساتھیوں کے ساتھ لباس تبدیل کرنے میں مصروف تھے تو میں نے اس سے فون پر بات کی تھی اور تمہارا حوالہ دے کر بات کی تھی لیکن اس نے کہا کہ ولنگٹن میں وہ کسی کوبرا کلب یا مارجوری کے بارے میں کچھ نہیں جانتا“...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ ضروری تو نہیں کہ یہ کوبرا کلب اور مارجوری یہاں ولنگٹن میں ہوں۔ یہ لاطینی ایکریمیا میں بھی تو ہو سکتے ہیں“...... جولیا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یس۔ پرنس ٹمبکٹو بول رہا ہوں“...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

”گراہم بول رہا ہوں پرنس۔ میں نے بہت تگ و دو کے بعد معلوم کیا ہے کہ مارجوری نام کا استعمال لیک سٹی میں واقع پائینر

کلب کا مالک اور جنرل مینجر جس کا اصل نام گرانڈ ہے، کرتا رہتا ہے“...... دوسری طرف سے گراہم نے کہا۔

”پھر اس گرانڈ کے بارے میں کیا معلوم ہوا ہے“...... عمران نے کہا۔

”وہ دو سال پہلے ایک مقابلے میں ہلاک ہو چکا ہے“۔ دوسری طرف سے گراہم نے کہا۔

”ماشاء اللہ۔ اس قدر زبردست تگ و دو کے بعد آخرکار تم نے معلوم کر لیا ہے۔ اس کی قبر کے بارے میں کچھ معلوم ہوا ہے یا نہیں“...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ عمران کے طنز کو بخوبی سمجھ گیا تھا۔

”قبر کے بارے میں۔ وہ کیوں پرنس“...... گراہم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تاکہ اس کی قبر میں رکھا فارمولا حاصل کیا جا سکے“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے چند لمحوں تک خاموشی رہی۔ شاید گراہم سوچ رہا تھا کہ عمران نے ایسی بات کیوں کی ہے۔

”آئی ایم سوری عمران صاحب۔ دراصل میں آپ کو سمجھا نہیں سکا کہ گرانڈ ہلاک نہیں ہوا بلکہ اسے ہلاک ظاہر کیا گیا ہے اور وہ ولنگٹن شفٹ ہو گیا ہے اور اس کا کوڈ نام ویسے ہی مارجوری استعمال کیا جا رہا ہے“...... دوسری طرف سے معذرت بھرے لہجے میں کہا

گیا۔

"اوہ ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ ویری گڈ۔ تم نے واقعی ذہانت آمیز بات کی ہے لیکن اب اسے چیک کیسے کیا جائے۔ یہاں ولنگٹن میں تو بلامبالغہ لاکھوں کلب ہوں گے"...... عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میں کوشش کر رہا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ جلد ہی آپ کو خوشخبری سناؤں گا"...... دوسری طرف سے گراہم نے کہا۔

"اوکے۔ گڈ لک"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ لیک سٹی کے اس پائنیر کلب سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"گراہم بڑا ذہین آدمی ہے۔ اس نے پہلے وہیں کوشش کی ہو گی"...... عمران نے جواب دیا۔

"گراہم آپ کی ذہانت کا مقابلہ نہیں کر سکتا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہ بات نہیں۔ میں کیا اور میری اوقات کیا۔ لیکن گراہم نے واقعی کوشش کی ہو گی اس لئے وہاں فون کرنا صرف وقت ضائع کرنے کے مترادف ہے۔ البتہ میں سوچ رہا ہوں کہ ہم بند گلی میں پھنس کر رہ گئے ہیں اور ہمیں بہرحال اس بند گلی سے باہر نکلنا ہو گا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیسے عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

"ہمیں اپنے آپ کو بطور چارہ پیش کرنا چاہئے۔ اگر ہم ان تک نہیں پہنچ سکتے تو انہیں موقع ملنا چاہئے کہ وہ ہم تک پہنچ جائیں"...... عمران نے کہا تو اس کے سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"وہ کیسے عمران صاحب"...... اس بار صالحہ نے کہا۔

"کافرستان نے سائرس سے رابطہ کسی معرفت سے ہی کیا ہو گا۔ اگر اس بارے میں معلومات مل جائیں تو اس آدمی تک پیغام پہنچایا جا سکتا ہے۔ وہ لامحالہ ہمارے بارے میں اطلاع سائرس تک پہنچا دے گا اور پھر سائرس سامنے آ جائے گی"...... عمران نے جواب دیا۔

"آپ کی بات درست ہے لیکن اگر اس آدمی سے ہی معلومات حاصل کر لی جائیں تو کیا حرج ہے"...... صفدر نے کہا۔

"اس طرح ہم پہلے کی طرح ایک بار پھر لاتعلق مسئلے میں پھنس جائیں گے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں سے کافرستان کا رابطہ نمبر اور کافرستان کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر دیں"...... عمران نے کہا اور دوسری طرف سے دونوں نمبرز بتا دیئے گئے تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر

اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ناٹران بول رہا ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی تو عمران نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں ڈنگٹن سے''...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''اوہ آپ۔ حکم فرمایئے عمران صاحب''...... دوسری طرف سے قدرے بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

''حکم تو تمہارا چیف ہی تمہیں کر سکتا ہے۔ میں تو دست بستہ درخواست ہی کر سکتا ہوں لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ اگر میں نے دونوں ہاتھ باندھ لئے مطلب ہے کہ دست بستہ ہو گیا تو رسیور نیچے گر جائے گا اس لئے تم فرض کر لو کہ میں دست بستہ ہوں''۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

''ارے۔ ارے۔ عمران صاحب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ مجھے تو آپ حکم کریں''...... ناٹران نے ہنستے ہوئے کہا۔

''تم نے یہ معلومات حاصل کی ہیں کہ کافرستان حکومت نے کس کے ذریعے سائرس سے رابطہ کیا تھا۔ پاکیشیائی فارمولا لانے کے لئے''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ لیکن ایک نام ڈیوک سامنے آیا ہے اور یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اس ڈیوک کا حدود اربعہ کیا ہے۔ ویسے تو یہ نام عام سا ہے''...... ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس کا کوئی فون نمبر معلوم ہوا ہے''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ لیکن یہ سیٹلائٹ نمبر ہے۔ میں نے کوشش کی کہ کسی طرح اس نمبر سے مزید معلومات حاصل ہو جائیں لیکن ایسا نہیں ہو سکا''...... ناٹران نے جواب دیا۔

''کیا نمبر ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ایک منٹ ہولڈ کریں۔ میں بتاتا ہوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد ناٹران نے نمبر بتا دیا۔

''یہ نمبر ڈنگٹن کا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ جس ڈائری سے میں نے ڈیوک کا نام معلوم کیا تھا اس میں ڈیوک کے آگے ہوٹل بازار اور اس سے آگے بریکٹ میں ڈنگٹن درج تھا''...... ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ شکریہ''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

''چلو کچھ تو بات آگے بڑھی ورنہ ہم تو مکمل اندھیرے میں تھے''۔ صفدر نے کہا۔

''ہاں دیکھو''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

''یس۔ انکوائری پلیز''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سگنل کور ملٹری ہیڈکوارٹر کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا لیکن عمران کے ساتھیوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن وہ خاموش رہے۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ لاؤڈر کا بٹن پہلے ہی پریسڈ تھا۔

"ملٹری ہیڈکوارٹر سگنل کور"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"جنرل نیلسن بول رہا ہوں"...... عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے یکلخت مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"سیٹلائٹ سیکشن کا انچارج کون ہے"...... عمران نے اسی لہجے میں پوچھا۔

"کرنل تھامسن سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کراؤ بات"...... عمران نے کہا۔

"ہیلو۔ کرنل تھامسن بول رہا ہوں۔ انچارج سیٹلائٹ سیکشن"۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"جنرل نیلسن فرام جی ایچ کیو"...... عمران نے اسی طرح مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے یکلخت انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ایک سیٹلائٹ فون نمبر نوٹ کریں اور چیک کر کے بتائیں کہ یہ کس سیٹلائٹ سے متعلقہ ہے اور کہاں نصب ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نائران کا بتایا ہوا نمبر دوہرا دیا۔

"سر۔ یہ تجارتی سیٹلائٹ کا نمبر ہے۔ پرائیویٹ سیٹلائٹ کا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ اپنی مشینری سے اس نمبر کو ٹریس کر کے مجھے بتائیں۔ حکومت کو اس سلسلے میں فوری معلومات درکار ہیں"...... عمران کا لہجہ یکلخت انتہائی سرد ہو گیا تھا۔

"یس سر۔ ہولڈ فرمائیں سر"...... دوسری طرف سے پہلے سے بھی زیادہ مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں سر"...... تقریباً پانچ منٹ کی طویل خاموشی کے بعد کرنل تھامسن کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"سر۔ یہ فون نمبر کنگ ایونیو پر واقع سالسبری کلب میں نصب ہے"...... کرنل تھامسن نے جواب دیا۔

"کیا آپ نے اچھی طرح چیک کیا ہے"...... عمران نے مخصوص

لہجے میں کہا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

''اب یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں کہ اٹ از ملٹری سیکرٹ''۔ عمران نے کہا۔

''میں سمجھتا ہوں سر''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کر دیئے۔

''ایمروز بول رہا ہوں''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''میں کافرستان سے بول رہا ہوں۔ مسٹر ڈیوک سے بات کرائیں''۔ عمران نے لہجہ بدل کر کہا۔

''وہ کارمن گئے ہوئے ہیں اور ان کی واپسی دو ہفتوں بعد ہو گی''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

''جولیا اور صالحہ میرے ساتھ چلیں گی۔ آپ سب صاحبان یہاں رہیں گے۔ مجھے امید ہے کہ بند گلی میں راستہ نکل آئے گا''۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''ہم سب بھی ساتھ چلتے ہیں۔ یہاں بیٹھ کر کیا کریں گے''۔ صفدر نے کہا۔

''تمہیں معلوم نہیں ہے کہ تم لوگوں نے بلیک ڈاگ کلب میں پولیس والوں کا جس طرح قتل عام کیا ہے اس کے بعد یہاں پولیس

کیا کرتی پھر رہی ہو گی''...... عمران نے کہا تو صفدر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''ٹھیک ہے عمران صاحب۔ آپ کی بات درست ہے''۔ صفدر نے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ جولیا اور صالحہ اس کے پیچھے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئیں۔

ڈیوک چھوٹے قد لیکن بھاری جسم کا مالک تھا۔ وہ سالسبری کلب کا جنرل مینجر اور مالک تھا لیکن وہ سالسبری کلب میں بطور جنرل مینجر کام نہیں کرتا تھا۔ اس کا آفس کلب کے نیچے مخصوص تہہ خانوں میں تھا۔ کلب کا عام نمبر علیحدہ تھا جبکہ ڈیوک نے ایک پرائیویٹ کمپنی کے سیٹلائٹ سے سپیشل نمبر لیا ہوا تھا جس کے بارے میں اس پرائیویٹ کمپنی کا دعویٰ تھا کہ اس نمبر کو کسی صورت بھی ٹریس نہیں کیا جا سکتا اور آج تک ایسا ہی تھا۔ بے شمار لوگوں نے اس نمبر کو ٹریس کرنے کی کوشش کی تھی لیکن آج تک کسی کو اس نمبر کو ٹریس کرنے میں کامیابی نہ ہوئی تھی۔ ویسے اس نے اس نمبر کو مزید خفیہ رکھنے کے لئے ایک شعوری سیٹ اپ بھی کر رکھا تھا۔ جب بھی اس نمبر پر کال آئی تھی تو ڈیوک ایمروز کے نام سے فون اٹنڈ کرتا تھا اور پھر اگر دوسری طرف سے بولنے والے کی آواز پہچان نہ سکتا تو خود ہی کہہ دیتا کہ ڈیوک غیر ملکی دورے پر گیا ہوا ہے اور پھر وہ خصوصی کمپیوٹر کے ذریعے اس فون کال کے منبع کو ٹریس کرتا اور اگر اسے ضرورت محسوس ہوتی تو وہ اپنے خاص آدمیوں کو کال کر کے اس جگہ کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرتا تھا۔ کلب میں بھی اس کی موجودگی کا اعتراف نہ کیا جاتا اور یہی جواب دیا جاتا کہ وہ ملک سے باہر ہے۔ ڈیوک اس وقت اپنے مخصوص آفس میں بیٹھا اپنی کاروباری فائلوں کو پڑھنے میں مصروف تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''ایمروز بول رہا ہوں''…… ڈیوک نے اپنی عادت کے مطابق کہا۔

''میں کافرستان سے بول رہا ہوں۔ مسٹر ڈیوک سے بات کرائیں''…… ایک اجنبی آواز سنائی دی۔ لہجہ البتہ کافرستانی تھا۔

''وہ کارمن گئے ہوئے ہیں اور ان کی واپسی دو ہفتوں بعد ہو گی''…… ڈیوک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے سائیڈ پر موجود کمپیوٹر کا بٹن آن کر دیا اور کمپیوٹر پر جو الفاظ سکرین پر ابھرے انہیں دیکھ کر وہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ کمپیوٹر کے مطابق کال کافرستان سے نہیں بلکہ ونگٹن سے ہی کی گئی تھی۔

''کیا مطلب۔ یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں''…… ڈیوک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کمپیوٹر آف کر دیا اور رسیور اٹھا

کر تیزی سے وہی نمبر پریس کر دیئے جو نمبر کمپیوٹر سکرین پر ابھرے تھے اور جہاں سے اسے کال کی گئی تھی۔

’’یس‘‘...... گھنٹی بجتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

’’میں اسمتھ بول رہا ہوں۔ کیا میری بات مسٹر ڈرنکسن سے ہو سکتی ہے‘‘...... ڈیوک نے ویسے ہی ایک نام لیتے ہوئے کہا۔

’’سوری۔ رانگ نمبر‘‘...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈیوک نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو ڈیوک نے رسیور اٹھا لیا۔

’’ایمروز بول رہا ہوں‘‘...... ڈیوک نے کہا۔

’’کرنل تھامسن بول رہا ہوں۔ ڈیوک سے بات کراؤ‘‘۔ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی تو ڈیوک بے اختیار چونک پڑا کیونکہ وہ کرنل تھامسن کی آواز نہ صرف بخوبی پہچانتا تھا بلکہ وہ اس کا گہرا دوست اور مخبر بھی تھا۔

’’ہولڈ کریں‘‘...... اس نے کہا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اس نے مائیک پر سے ہاتھ اٹھا لیا۔

’’ہیلو۔ ڈیوک بول رہا ہوں‘‘...... اس بار ڈیوک نے اپنی اصل آواز میں کہا۔

’’کرنل تھامسن بول رہا ہوں ڈیوک۔ یہ تم نے ملٹری ہیڈ کوارٹر کے خلاف کیا کیا ہے کہ جنرل نیلسن تمہارے فون کے بارے میں

خود معلومات حاصل کرنے پر مجبور ہو گئے‘‘...... دوسری طرف سے کرنل تھامسن نے کہا تو ڈیوک بے اختیار اچھل پڑا۔

’’کیا کہہ رہے ہو۔ میں نے تو ایسا کوئی کام نہیں کیا اور پھر جنرل نیلسن کو کیا ضرورت تھی کہ وہ خود معلومات کرتے۔ وہ تو ملٹری ہیڈ کوارٹر کے انچارج آفیسر ہیں‘‘...... ڈیوک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’میں ڈیوٹی پر تھا کہ جنرل نیلسن کی کال آ گئی۔ میں ان کی آواز پہچانتا ہوں۔ انہوں نے مجھے تمہارا خصوصی فون نمبر دے کر کہا کہ معلوم کر کے انہیں بتاؤں کہ یہ فون نمبر کس سیٹلائٹ سے منسلک ہے اور کہاں نصب ہے۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ ہمارے ہیڈ کوارٹر میں ہونے والی تمام کالز باقاعدہ ٹیپ ہوتی ہیں اور پھر انہیں چیک کیا جاتا ہے اس لئے مجبوراً مجھے انہیں یہ بتانا پڑا کہ یہ فون نمبر ایک پرائیویٹ سیٹلائٹ کا ہے اور سالسبری کلب میں نصب ہے۔ گو جنرل نیلسن نے مجھے منع کیا تھا کہ یہ ملٹری سیکرٹ ہے اس لئے اسے اوپن نہ کیا جائے لیکن تمہارے ساتھ دوستانہ تعلقات کی وجہ سے تمہیں میں نے فون کیا ہے۔ تم فوراً اپنے آپ کو بچانے کے ہاتھ پیر مار لو کیونکہ جنرل نیلسن انتہائی سخت گیر آدمی ہے اور تم اگر کسی چکر میں پھنس گئے تو تمہارا بچ نکلنا ناممکن ہو جائے گا‘‘۔ کرنل تھامسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

’’ٹھیک ہے۔ تم بے فکر رہو۔ تمہارا نام سامنے نہیں آئے گا۔

میں جنرل نیلسن کو خود سنبھال لوں گا“...... ڈیوک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ گڈ بائی“...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈیوک نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”جی ایچ کیو“...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”میں ڈیوک بول رہا ہوں سالسبری کلب ہے۔ یہاں کرنل ملر ہیں۔ ان سے میری بات کرا دیں“...... ڈیوک نے کہا۔

”ہولڈ کریں“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔ کرنل ملر بول رہا ہوں“...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

”ڈیوک بول رہا ہوں سالسبری کلب سے“...... ڈیوک نے کہا۔

”اوہ تم۔ کیسے فون کیا ہے یہاں۔ کوئی خاص بات“...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

”جنرل نیلسن میرے بارے میں کوئی خصوصی انکوائری کر رہے ہیں اور کر بھی خود رہے ہیں۔ تم معلوم کرو کہ یہ کیا سلسلہ ہے“۔ ڈیوک نے کہا۔

”کیا کہہ رہے ہو۔ جنرل نیلسن تو ایک ہفتے سے گریٹ لینڈ میں ہیں۔ وہ وہاں سرکاری دورے پر ہیں۔ انہوں نے دو روز بعد

آفس میں آنا ہے۔ وہ یہاں ایکریمیا میں موجود ہی نہیں ہیں پھر انہوں نے انکوائری کیا کرنی ہے۔ کہیں تمہیں کوئی ڈراؤنا خواب تو نہیں آ گیا“...... کرنل ملر نے کہا۔

”کیا واقعی جنرل نیلسن ایکریمیا میں موجود نہیں ہیں“...... ڈیوک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ میں درست کہہ رہا ہوں۔ میں ان کا ملٹری سیکرٹری ہوں۔ مجھے معلومات نہیں ہوں گی تو اور کسے ہوں گی“...... کرنل ملر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ شاید کسی کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ شکریہ“...... ڈیوک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ کافرستان کی بجائے یہاں سے فون کیا گیا اور اب یہ ساری کارروائی۔ آخر یہ سب کیا ہو رہا ہے“۔ ڈیوک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اچانک وہ ایک خیال کے آتے ہی بری طرح سے اچھل پڑا۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہ ساری کارروائی ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی نہ ہو۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ وہ شاید میرے ذریعے سارس تک پہنچنا چاہتے ہیں“...... ڈیوک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”میجر مارٹن بول رہا ہوں“...... رابطہ ہوتے ہی میجر مارٹن کی آواز سنائی دی۔

''ڈیوک بول رہا ہوں'' ...... ڈیوک نے کہا۔

''اوہ آپ۔ یس۔ فرمایئے'' ...... مارٹن کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

''میرے بارے میں کوئی بھی پوچھنے آئے تو تم نے یہی کہنا ہے کہ میں دو ہفتوں کے لئے کارمن گیا ہوا ہوں'' ...... ڈیوک نے کہا۔

''یس باس'' ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''نیچے تہہ خانوں کا راستہ بلاک کر دو۔ میں ابھی اپنی رہائش گاہ پر جا رہا ہوں'' ...... ڈیوک نے کہا۔

''یس باس'' ...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈیوک نے رسیور رکھا اور اس کے ساتھ ہی اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ کئی روز سے اپنی دوست لڑکی کیتھرین کے پاس جانے کا پروگرام بنا رہا تھا لیکن ہر بار کسی نہ کسی کام کی وجہ سے وہ رک جاتا تھا۔ اب اس نے سوچا کہ وہ کیتھرین کے فلیٹ پر جا کر دو چار روز رہے گا اور اس دوران پاکیشیائی ایجنٹ خود ہی اسے ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک جائیں گے اور ان کا رخ کسی اور طرف ہو جائے گا۔ چنانچہ وہ اٹھا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

Upload by Nadeem

ٹیکسی سالسبری کلب کے سامنے جا کر رکی تو عمران، جولیا اور صالحہ سمیت ٹیکسی سے نیچے اتر آیا۔ اس نے ٹیکسی ڈرائیور کو نہ صرف کرایہ دیا بلکہ ساتھ ہی بھاری ٹپ بھی دے دی۔

''تھینک یو سر'' ...... ٹیکسی ڈرائیور نے خوش ہو کر کہا اور پھر ٹیکسی آگے بڑھا لے گیا تو عمران مڑا اور مین گیٹ کی طرف دیکھا۔ کلب کا ماحول مہذب اور شریفانہ دکھائی دے رہا تھا۔ آنے جانے والے بھی اعلیٰ طبقے کے لوگ تھے۔ دربان نے ان تینوں کو بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور ساتھ ہی دروازہ کھول دیا تو عمران نے جیب سے ایک نوٹ نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھا اور آگے بڑھ گیا۔ دربان نے پہلے سے بھی زیادہ مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔ ہال میں کافی تعداد میں لوگ موجود تھے لیکن وہاں خاموشی طاری تھی۔ لوگ بڑے دھیمے انداز میں ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے۔ ایک

طرف خاصا وسیع کاؤنٹر تھا جس پر دو لڑکیاں سروس دینے میں مصروف تھیں جبکہ ایک لڑکی سٹول پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے سامنے کاؤنٹر پر سرخ رنگ کا فون رکھا ہوا تھا۔

''یس سر''...... عمران، جولیا اور صالحہ جو مقامی میک اپ میں تھے، ان کے کاؤنٹر پر پہنچنے پر اس لڑکی نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں کہا۔

''کیا تم نے کبھی ملکہ حسن کے مقابلے میں حصہ لیا ہے''۔ عمران نے کہا تو لڑکی بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے جبکہ عمران کے دائیں ہاتھ پر کھڑی جولیا کا چہرہ بگڑنے لگ گیا تھا۔ البتہ بائیں ہاتھ پر موجود صالحہ کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔

''جی۔ کیا فرما رہے ہیں آپ''...... لڑکی نے چونک کر اور قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اگر اب تک نہیں لیا تو اب ضرور مقابلہ حسن میں حصہ لینا۔ مجھے یقین ہے کہ تم ہی آئندہ کی ملکہ حسن قرار دی جاؤ گی''۔ عمران نے کہا تو لڑکی کے چہرے پر جیسے مسرت کی کہکشاں جھلملانے لگی۔

''جی۔ جی۔ اس تعریف کا شکریہ''...... لڑکی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ڈیوک نیچے آفس میں موجود ہے یا اٹھ گیا ہے''...... عمران نے اچانک کہا لیکن اس کا لہجہ بالکل نارمل تھا۔

Upload by Nadeem

''بب۔ باس ڈیوک۔ جی مجھے تو معلوم نہیں ہے۔ ان کے آنے جانے کا راستہ علیحدہ ہے''...... لڑکی نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

''اگر معلوم کر دو کہ وہ کہاں ہے تو میری طرف سے وعدہ کہ آئندہ تمہیں مقابلہ حسن میں ضرور شامل کیا جائے گا۔ میں اس ادارے کا سیکرٹری جنرل ہوں''...... عمران نے کہا تو لڑکی کا چہرہ ایک بار پھر کھل اٹھا۔ اس نے جلدی سے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے سامنے موجود فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''میگی بول رہی ہوں کاؤنٹر سے۔ چیف آفس میں ہیں یا نہیں''۔ لڑکی نے کہا۔

''کہیں گئے ہیں''...... دوسری طرف سے جواب سننے کے بعد اس لڑکی نے کہا۔

''اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے''...... لڑکی نے دوسری طرف سے جواب سن کر کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

''وہ اچانک بغیر کچھ بتائے اٹھ کر چلے گئے ہیں''...... میگی نے رسیور رکھ کر عمران سے کہا تو عمران نے جیب سے بڑی مالیت کا ایک نوٹ نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ لڑکی نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ نیچے کاؤنٹر میں کر لیا۔

''ہم نے اس سے ملنا ہے لازماً اور ابھی۔ یہ نوٹ تمہارا اور تم

سے وعدہ بھی قائم کہ تم ہی آئندہ سال کی ملکہ حسن ہو گی‘‘۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’چیف باس یا تو اپنی دوست کیتھرین کے فلیٹ پر ہو گا یا پھر اسے لازماً معلوم ہو گا کہ چیف باس کہاں گیا ہے‘‘...... میگی نے جواب دیا تو عمران نے ایک اور بڑی مالیت کا نوٹ نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھ دیا اور لڑکی نے ایک بار پھر تیزی سے ہاتھ کاؤنٹر کے نیچے کر لیا۔

’’کیتھرین کا ایڈریس بتاؤ‘‘...... عمران نے کہا۔

’’میرا نام نہ آئے ورنہ چیف مجھے گولی مار دیں گے‘‘...... میگی نے قدرے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

’’بے فکر رہو۔ میں نے تمہیں گولی مروا کر آئندہ کے مقابلہ حسن کو ویران تو نہیں کرانا‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’پیور گولڈ پلازہ۔ فلیٹ نمبر تھری ون تھری تیسری منزل‘‘۔ میگی نے آہستہ سے جواب دیا۔

’’اوکے۔ رابطہ ضرور کرنا‘‘...... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ اس کے مڑتے ہی جولیا اور صالحہ بھی اس کے پیچھے مڑ گئیں۔

’’کیا تمہیں کسی حکیم نے نسخے میں لکھ کر دیا ہے کہ تم بدصورت لڑکیوں کو فریب دو‘‘...... جولیا نے کلب سے باہر آتے ہی پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

’’جب خوبصورت لڑکی لفٹ نہ کرائے تو پھر مجبوری ہے‘‘۔ عمران نے جواب دیا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔ جولیا کے چہرے پر بھی یکلخت شفق سی پھوٹ پڑی۔ وہ عمران کے ریمارکس کو سمجھ گئی تھی کہ عمران نے اسے خوبصورت کہا ہے۔

’’عمران صاحب۔ جب آپ کسی ایسی ویسی لڑکی کی خوبصورتی کی تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملاتے ہیں تو کیا آپ کو شرمندگی محسوس نہیں ہوتی‘‘...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’میں ایسی ویسی لڑکی کی تعریف ہی نہیں کرتا۔ بے شک جولیا سے پوچھ لو‘‘...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ہاتھ اٹھا کر ٹیکسی کو روکا۔

’’چھوڑو صالحہ۔ یہ اس کا خاص طریقہ ہے۔ اب دیکھو اس نے دو فقرے بول کر اور دو نوٹ خرچ کر کے وہ کچھ معلوم کر لیا ہے جو شاید یہ کسی صورت بھی معلوم نہ کر سکتا‘‘...... جولیا نے اس بار عمران کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

’’دیکھا ایک فقرے کی تاثیر ورنہ کہاں جولیا اور کہاں میری حمایت‘‘...... عمران نے ٹیکسی کا دروازہ کھول کر فرنٹ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا تو صالحہ ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ عمران کا مقصد ہے کہ چونکہ اس نے جولیا کی تعریف کی ہے اس لئے جولیا اس کی حمایت کر رہی ہے۔ جولیا اور صالحہ دونوں ہی ٹیکسی کی عقبی سیٹ پر بیٹھ گئیں۔

’’پیور گولڈ پلازہ جانا ہے ہم نے‘‘...... عمران نے ٹیکسی ڈرائیور

سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس سر''...... ٹیکسی ڈرائیور نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ پھر تقریباً پینتالیس منٹ کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد ٹیکسی ایک آٹھ منزلہ شاندار پلازہ کے سامنے پہنچ کر رک گئی جس پر پیور گولڈ پلازہ کا جہازی سائز کا نیون سائن جل بجھ رہا تھا۔ صالحہ اور جولیا کے ساتھ ساتھ عمران بھی ٹیکسی سے نیچے اترا۔ اس نے کرایہ کے ساتھ ساتھ بھاری ٹپ بھی دی اور پھر ٹیکسی ڈرائیور کے جانے کے بعد وہ آگے بڑھ گئے۔ چونکہ انہیں فلیٹ کا نمبر معلوم تھا اور یہ بھی عمران کو معلوم تھا کہ اگر ڈیوک یہاں موجود ہوا تو اس سے معلومات حاصل کرنے کے لئے نجانے کس حد تک جانا پڑے اس لئے اس نے دانستہ ایسا راستہ اختیار کیا تھا۔ پھر وہ تیسری منزل پر پہنچ گئے۔ راہداریوں میں لوگ آ جا رہے تھے۔ عمران آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر وہ فلیٹ نمبر تھری ون تھری کے سامنے پہنچ گیا۔ فلیٹ کے باہر کیتھرین کے نام کی پلیٹ موجود تھی۔

''تم نے اب دروازہ کھلوانا ہے''...... عمران نے جولیا سے کہا اور خود ایک طرف ہٹ گیا۔ جولیا اور صالحہ دونوں آگے بڑھ کر دروازے کے سامنے کھڑی ہو گئیں۔ جولیا نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

''کون ہے''...... ڈور فون سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''میرا نام جولیانا ہے اور میرے پاس آپ کے لئے ایک گفٹ

ہے''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''گفٹ۔ کیسا گفٹ۔ کیا مطلب''...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

''آپ دروازہ کھول کر گفٹ لے لیں۔ اس میں کچھ لکھا ہوا ہے''...... جولیا نے جواب دیا تو کٹک کی آواز سنائی دی اور پھر دروازے کی سائیڈ پر موجود ڈور فون سے روشنی نکلنے لگی تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اس ڈور فون سے کیتھرین دیکھ رہی تھی کہ باہر کون موجود ہے اور جولیا اور صالحہ دونوں چونکہ مقامی میک اپ میں تھیں اور عمران خود سائیڈ پر تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ دروازہ کھولا جائے گا اور وہی ہوا۔ دروازہ کھلا ہی تھا کہ جولیا نے ہاتھ بڑھا کر دروازے میں موجود خوبصورت اور نوجوان لڑکی کے گلے پر ہاتھ رکھ کر اسے پوری قوت سے پیچھے دھکیل دیا اور لڑکی چیختی ہوئی لڑکھڑا کر پیچھے ہٹی ہی تھی کہ جولیا اور اس کے پیچھے صالحہ بجلی کی سی تیزی سے اندر داخل ہوئیں اور اس کے ساتھ ہی جولیا اچھل کر تیزی سے دروازے کی اندر کی سائیڈ پر جا کھڑی ہوئی جبکہ صالحہ کا بازو پوری قوت سے گھوما اور کیتھرائن چیختی ہوئی نیچے جا گری۔ اس کے ساتھ ہی صالحہ کی لات حرکت میں آئی اور اٹھنے کی کوشش کرتی ہوئی کیتھرائن ایک جھٹکے سے ساکت ہو گئی۔ عمران دوڑتا ہوا تیزی سے کمرے میں داخل ہوا اور بجلی کی سی تیزی سے گھوم کر وہ باتھ روم کے دروازے سے لگ کر کھڑا ہو گیا۔

"ہاتھ اٹھا کر باہر آ جاؤ ڈیوک ورنہ میں اندر بم پھینک دوں گا۔ ہم نے تم سے صرف معلومات حاصل کرنی ہیں"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا تو دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور چھوٹے قد اور بھاری جسم کا آدمی دونوں ہاتھ سر پر رکھے باہر آ گیا۔ اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ سرے سے فیلڈ کا آدمی ہی نہیں ہے۔ صرف کرسی پر بیٹھ کر دوسروں کو احکامات دینے کا عادی ہے۔ اس کے باہر آتے ہی عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور دوسرے لمحے بھاری بھرکم ڈیوک چیختا ہوا، ہوا میں قلابازی کھا کر ایک زوردار دھماکے سے فرش پر بچھے ہوئے قالین پر جا گرا۔ عمران نے تیزی سے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ اس کے سر پر رکھا اور دوسرا ہاتھ کاندھے پر رکھ کر اس نے ایک ہاتھ کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو تیزی سے بگڑتا ہوا اس کا چہرہ دوبارہ نارمل ہونا شروع ہو گیا۔ گردن میں مخصوص بل آ جانے کی وجہ سے اس کا سانس رک گیا تھا اس لئے اگر عمران فوری طور پر اس بل کو نہ نکالتا تو لامحالہ ڈیوک دم گھٹنے سے ہلاک ہو جاتا لیکن اب بل نکلنے کے بعد اس کی ہلاکت کا خدشہ ختم ہو گیا تھا۔ البتہ وہ بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ عمران نے اسے اس لئے بے ہوش کیا تھا کہ اسے کرسی پر بٹھا کر اور رسی سے باندھ کر اس سے اطمینان سے پوچھ گچھ کی جا سکے اور پھر سٹور سے رسی کے دو بنڈل تلاش کر لے گئے اور عمران نے جولیا اور صالحہ کی مدد سے ڈیوک کو ایک کرسی پر ڈال کر رسی سے باندھ دیا۔ اس کے بعد جولیا اور صالحہ نے مل کر کیتھرائن کو اٹھا کر ایک کرسی پر ڈالا اور رسی کے دوسرے بنڈل سے اسے بھی کرسی کے ساتھ باندھ دیا۔ اس کے بعد جولیا اور صالحہ ایک طرف کھڑی ہو گئیں۔ عمران نے آگے بڑھ کر ڈیوک کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر سامنے موجود ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ جولیا اور صالحہ بھی دوسری کرسیوں پر بیٹھ گئیں۔

"بیرونی دروازہ بند ہے نا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں"...... صالحہ نے جواب دیا تو عمران، ڈیوک کی طرف متوجہ ہو گیا کیونکہ وہ کراہتے ہوئے ہوش میں آ گیا تھا۔

"یہ۔ یہ کیا ہے۔ تم۔ تم کون ہو"...... ڈیوک نے ہوش میں آتے ہی خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام ڈیوک ہے اور تم نے کافرستان کا رابطہ سائرس سے کرایا تھا کہ سائرس پاکیشیا سے فارمولا چوری کرائے اور تمہارے ذریعے یہ فارمولا کافرستان پہنچا دیا جائے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ یہ سب غلط ہے۔ میں نے ایسا کچھ نہیں کیا"۔ ڈیوک نے کہا۔

’’میں صرف پانچ تک گنوں گا۔ اس کے بعد گولی چلا دوں گا‘‘...... عمران نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس کا رخ ڈیوک کی طرف کرتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے اور پھر اس نے گنتی گننا شروع کر دی۔

’’رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ ہاں۔ میں نے ایسا کیا تھا۔ مجھے مت مارو‘‘...... ڈیوک نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

’’تو اب بتاؤ کہ سائرس کا چیف کون ہے۔ اس کا ہیڈکوارٹر کہاں ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ یہ باتیں مجھے پہلے سے معلوم ہیں لیکن چیک کرنے کے لئے میں پوچھ رہا ہوں۔ اگر تم نے غلط بیانی کی تو میں کچھ کہے بغیر ٹریگر دبا دوں گا اور تمہاری لاش گٹر میں کیڑے کھائیں گے‘‘...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

’’مم۔مم۔ میں سچ بتاؤں گا۔ سائرس کا چیف ڈگلس ہے اور اس کا ہیڈکوارٹر ماؤنٹ روڈ پر سرخ رنگ کی عمارت میں ہے۔ بظاہر یہ ایک امپورٹ ایکسپورٹ کی فرم کا آفس ہے لیکن اس میں ایک علیحدہ کمرہ ہے جس میں ڈگلس کا آفس ہے‘‘...... ڈیوک نے سب کچھ تیزی سے بتاتے ہوئے کہا۔

’’تم نے درست جواب دیئے اس لئے ابھی تم زندہ ہو اور چونکہ تم چھوٹی مچھلی ہو اس لئے ہم تمہیں زندہ چھوڑ سکتے ہیں لیکن ابھی آخری ٹیسٹ باقی ہے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’مم۔مم۔ میں سچ بولوں گا۔ مجھے مت مارو‘‘...... ڈیوک نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

’’کوبرا کلب کہاں ہے اور اس کا مالک اور جنرل مینجر مارجوری کون ہے‘‘...... عمران نے کہا تو ڈیوک بے اختیار چونک پڑا۔

’’کوبرا کلب اور مارجوری۔ مگر میں تو یہ نام پہلی بار سن رہا ہوں‘‘۔ ڈیوک نے کہا۔

’’یہ لڑکی تمہاری کیا لگتی ہے‘‘...... عمران نے ساتھ ہی کرسی پر بے ہوش اور بندھی ہوئی لڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

’’یہ میری دوست ہے۔ جب میں بور ہوتا ہوں تو یہاں آ جاتا ہوں لیکن تمہیں یہاں کس نے بھیجا ہے جبکہ میری ذات کے علاوہ اور کسی کو معلوم نہیں ہے کہ میں یہاں ہوں حتیٰ کہ میرے کلب کے مینجر مارٹن کو بھی علم نہیں ہے‘‘...... ڈیوک نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

’’تمہارے کلب کی ایک عام سی لڑکی نے بتایا ہے کہ تم جب بھی بور ہوتے ہو تو یہیں آتے ہو اور یہ بھی بتا دوں کہ جو کچھ بڑے بڑے لوگوں کو معلوم نہیں ہوتا وہ چھوٹے لوگوں کو معلوم ہوتا ہے‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’حیرت ہے۔ کون لڑکی ہے وہ‘‘...... ڈیوک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

’’اسے ہوش میں لے آؤ جولیا‘‘...... عمران نے ڈیوک کی بات

کا جواب دینے کی بجائے ساتھ بیٹھی جولیا سے کیتھرائن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور آگے بڑھ کر اس نے کیتھرائن کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو جولیا نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھ گئی۔ چند لمحوں بعد ہی کیتھرائن نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی ناکام کوشش کی۔

''یہ۔ یہ کیا مطلب۔ اوہ۔ اوہ۔ ڈیوک۔ یہ سب کیا ہے۔ یہ کون ہیں''...... کیتھرائن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سنو لڑکی۔ تم ڈیوک کی دوست ہو۔ میں نے ڈیوک سے دو باتیں پوچھی ہیں۔ ایک تو یہ کہ کوبرا کلب کہاں ہے اور دوسرا یہ کہ اس کے مالک اور مارجوری کے بارے میں کیا تفصیل ہے لیکن ڈیوک نے جان بوجھ کر اس سے لاعلمی کا اظہار کیا ہے۔ میں نے اس لئے تمہیں ہوش دلایا ہے کہ ڈیوک نے تمہیں اپنی دوست کہا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ تمہیں مرتے نہیں دیکھ سکے گا۔ میں صرف پانچ تک گنوں گا۔ اس کے بعد ڈیوک نے سچ نہ بولا تو تمہیں گولی مار دی جائے گی اور پھر دوبارہ میں پانچ تک گنوں گا اور اس کے بعد ڈیوک کو گولی مار دی جائے گی''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''میں واقعی نہیں جانتا۔ تم مجھ پر یقین کرو''...... ڈیوک نے کہا تو عمران نے گنتی شروع کر دی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے مشین پسٹل کا رخ کیتھرائن کی طرف کر دیا اور اس کے چہرے پر انتہائی سفاکی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

''رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ مجھے مت مارو۔ میں بے قصور ہوں''۔ کیتھرائن نے گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن عمران نے گنتی جاری رکھی اور پھر پانچ کہتے ہی اس نے واقعی ٹریگر دبا دیا اور اس کے ساتھ ہی کیتھرائن کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ بندھی ہوئی حالت میں بری طرح تڑپنے لگی۔ گولیاں اس کے جسم میں تواتر سے گھستی چلی گئی تھیں اور چند لمحے تڑپنے کے بعد وہ ساکت ہو گئی تو عمران نے یکلخت مشین پسٹل کا رخ ڈیوک کی طرف کر دیا اور اس کے ساتھ ہی گنتی شروع کر دی۔ ڈیوک کی حالت بے حد خستہ ہو رہی تھی۔ اس کا پورا چہرہ پسینے میں ڈوب گیا تھا اور آنکھیں پھٹ سی گئی تھیں۔

''رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ تم واقعی اپنی دھمکی پر عمل کرو گے''...... ڈیوک نے یکلخت پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا لیکن عمران نے گنتی جاری رکھی۔

''اوہ۔ اوہ۔ کوبرا کلب کوڈ نام ہے۔ اس کلب کا نام کنگ کلب ہے اور یہ کلب لاطینی ایکریمیا کے معروف شہر روزالٹ میں واقع ہے۔ یہ کلب لاطینی ایکریمیا کا سب سے بدنام کلب ہے۔ یہاں

موت زندگی سے زیادہ سستی ہے۔ اس کلب کا مالک اور جنرل مینجر سواکن ہے جس کا کوڈ نام مارجوری ہے۔ سواکن سائرس کے چیف ڈگلس کا خاص آدمی ہے۔ انتہائی خطرناک ترین مجرم ہے۔ اس تک کوئی نہیں پہنچ سکتا کیونکہ وہ خفیہ رہتا ہے۔ ڈگلس کو جب بھی کوئی چیز چھپانی ہوتی ہے تو وہ اسے سواکن کو بھجوا دیتا ہے اور پھر بے فکر ہو جاتا ہے کیونکہ وہاں سے ایکریمیا کی فوج بھی کچھ حاصل نہیں کر سکتی''...... ڈیوک نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''تم اسے کنفرم کیسے کراؤ گے''...... عمران نے کہا۔

''کنفرم۔ کیا مطلب۔ میں درست کہہ رہا ہوں''...... ڈیوک نے چونک کر کہا۔

''کیا میں پھر گنتی شروع کر دوں''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''مم۔ مم۔ میں کنفرم کرا دیتا ہوں۔ مجھے فون کرنے دو''۔ ڈیوک نے اور زیادہ گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کوڈ نمبر اور وہاں کا فون نمبر بتاؤ''...... عمران نے کہا تو ڈیوک نے جلدی سے نمبر بتا دیئے۔ عمران نے پاس پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا۔ فون پیس کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا تاکہ فون کا رابطہ پلازہ کی لائن سے کٹ جائے اور پھر اس نے ڈیوک کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور رسیور ساتھ بیٹھی

ہوئی جولیا کی طرف بڑھا دیا۔ جولیا نے رسیور اور فون اٹھایا اور ڈیوک کی کرسی کے ساتھ پڑی ہوئی تپائی پر فون رکھ کر اس نے رسیور ڈیوک کے کان سے لگا دیا۔

''یس۔ کنگ کلب''...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد کھردرا اور سخت تھا۔

''سالسبری کلب۔ ولنگٹن سے ڈیوک بول رہا ہوں۔ سواکن سے بات کراؤ''...... ڈیوک نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ سواکن بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

''ڈیوک بول رہا ہوں سواکن۔ ولنگٹن سے''...... ڈیوک نے کہا۔

''اوہ تم۔ کیسے فون کیا ہے۔ کوئی خاص بات''...... سواکن کے لہجے میں حیرت تھی۔

''پاکیشیائی ایجنٹ تمہاری تلاش میں مارے مارے پھر رہے ہیں۔ میں نے ڈگلس سے بات کرنے کی کوشش کی لیکن ڈگلس غائب تھا اس لئے تمہیں فون کیا ہے کہ ڈگلس کے بارے میں تمہیں کچھ معلوم ہو تو مجھے بتا دو''...... ڈیوک نے کہا۔

''ڈگلس نے کہاں غائب ہونا ہے۔ اپنی دوست ماریا کے پاس ہو گا لیکن تم نے ابھی کیا کہا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ میری تلاش میں مارے مارے پھر رہے ہیں۔ کیا مطلب ہوا اس بات کا''۔ سواکن

نے کہا۔

''وہ یہاں ایک ایک سے کوبرا کلب اور مارجوری کے بارے میں پوچھتے پھر رہے ہیں۔ ہر جگہ سے انہیں نفی میں ہی جواب ملتا ہے''...... ڈیوک نے کہا تو دوسری طرف سے سواکن بے اختیار ہنس پڑا۔

''ظاہر ہے نفی میں ہی جواب ملنا تھا۔ لیکن تم ڈگلس کو کیا کہنا چاہتے ہو''...... سواکن نے کہا۔

''میں نے اس فارمولے کا مشن ڈگلس کو دلوایا تھا کافرستان کی طرف سے۔ میں ڈگلس کو کہنا چاہتا تھا کہ وہ کوئی رسک نہ لے اور فارمولا مجھے دے دے تاکہ میں اسے کافرستان بھجوا دوں لیکن ڈگلس مل ہی نہیں رہا جس پر میں نے سوچا کہ فارمولا تو تمہاری تحویل میں ہوگا اس لئے ہو سکتا ہے کہ تمہیں ڈگلس نے بتایا ہو کہ وہ کہاں ہے''...... ڈیوک نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''مجھے نہیں معلوم کہ ڈگلس کہاں ہے۔ میں نے تو اندازے سے بتایا تھا''...... سواکن نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم کر دیا گیا تو جولیا نے رسیور ڈیوک کے کان سے ہٹایا اور اسے کریڈل پر رکھ کر وہ فون اٹھائے واپس اپنی کرسی کی طرف آ گئی۔ اس نے فون پیس کو عمران کی سائیڈ پر پڑی ہوئی تپائی پر رکھ دیا اور خود اپنی کرسی پر بیٹھ گئی جبکہ صالحہ خاموش بیٹھی یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی۔

''اب تم بتاؤ ڈیوک کہ ماریا کہاں رہتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''مجھے نہیں معلوم۔ میں نے تو یہ نام ہی پہلی بار سنا ہے''۔ ڈیوک نے جواب دیا۔

''تم نے پھر جھوٹ بولنا شروع کر دیا ہے''...... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

''نہیں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں''...... ڈیوک نے کہا تو عمران نے ایک بار پھر انتہائی سخت لہجے میں گنتی شروع کر دی۔

''رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ بتاتا ہوں۔ تم واقعی انتہائی خطرناک آدمی ہو۔ ماریا، ڈگلس کی دوست ہے۔ وہ راکسن کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ میں رہتی ہے''...... ڈیوک نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر اس کا فقرہ ختم ہوا ہی تھا کہ عمران نے ٹریگر دبا دیا اور گولیاں بارش کی طرح ڈیوک کے سینے میں اترتی چلی گئیں۔

''آؤ اب یہاں سے نکل چلیں''...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اسے اپنی فائرنگ کے بارے میں کوئی فکر اس لئے نہیں تھی کہ لگژری فلیٹ مکمل طور پر ساؤنڈ پروف تھا۔

سائرس کا چیف ڈگلس گریٹ لینڈ کی ایک رہائشی کالونی کی کوٹھی کے ایک کمرے میں بیٹھا ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھا۔ اسے یہاں آئے ہوئے دو روز گزر گئے تھے۔ اس دوران اس نے اپنے سیکرٹری کو فون کر کے اس سے معلومات حاصل کی تھیں لیکن ہر بار اسے یہی بتایا گیا تھا کہ آفس کے قریب بھی کوئی غیر متعلق آدمی نظر نہیں آیا تو وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ اگر یہ لوگ جیفرے سے معلوم ہو جانے کے باوجود ابھی تک نہیں آئے تو کہیں انہوں نے کوبرا کلب اور مارجوری کے بارے میں معلومات تو حاصل نہیں کر لیں اور سیدھے وہاں پہنچ گئے ہوں۔ یہ سوچتے ہوئے اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ یہ خصوصی نمبر تھا۔

''مارجوری بول رہا ہوں''...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف

سے آواز سنائی دی۔

''ڈگلس بول رہا ہوں''...... ڈگلس نے کہا۔

''اوہ۔ آپ کہاں سے بول رہے ہیں''...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا تو ڈگلس بھی چونک پڑا کیونکہ اس سے پہلے مارجوری نے کبھی اس سے ایسی بات نہ پوچھی تھی۔

''تم نے یہ بات کیوں پوچھی ہے۔ کوئی خاص وجہ''...... ڈگلس نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ ابھی ونگٹن سے ڈیوک کی کال آئی تھی۔ وہ آپ کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔ میں نے اسے کہا کہ مجھے نہیں معلوم۔ ہو سکتا ہے کہ آپ ماریا کی رہائش گاہ پر ہوں کیونکہ وہ آپ سے فوری بات کرنا چاہتا تھا۔ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ جو فارمولا آپ نے حاصل کیا تھا وہ اسے آپ سے لے کر کافرستان بھجوانا چاہتا تھا''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''کیا اس نے تمہارے ساتھ اسی خصوصی فون پر بات کی تھی''۔ ڈگلس نے چونک کر پوچھا۔

''اوہ نہیں۔ اس بارے میں اسے کیسے علم ہو سکتا ہے۔ اس نے کنگ کلب کے فون نمبر پر بات کی تھی اور میرے اصل نام سے کال کی تھی''...... مارجوری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میں گریٹ لینڈ میں ہوں اور سنو۔ تم نے کسی سے بھی فارمولے کے بارے میں بات نہیں کرنی اور ہر طرح سے محتاط رہنا ہے کیونکہ

پاکیشائی ایجنٹ اس فارمولے کے پیچھے پاگل ہو رہے ہیں''۔ ڈگلس نے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں۔ آپ جانتے تو ہیں کہ ہم کس طرح فارمولوں کو ڈیل کرتے ہیں''...... مارجوری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے''...... ڈگلس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ماسٹر کلب''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ماسٹر سے بات کراؤ۔ میں چیف بول رہا ہوں''...... ڈگلس نے سخت لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ یس باس''...... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''ہیلو چیف۔ میں ماسٹر بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

''ماسٹر۔ سالسبری کلب کے ڈیوک کو فون کرو اور اس سے پوچھو کہ اس کا خصوصی نمبر کیا ہے تاکہ میں اس سے اس خصوصی نمبر پر فون کر سکوں۔ اگر تمہیں اس کا خصوصی نمبر معلوم ہے تو تم بتا دو''۔ ڈگلس نے کہا۔

''چیف۔ ڈیوک کو تو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس کی دوست عورت کیتھرائن سمیت۔ ان دونوں کی لاشیں پولیس کو کیتھرائن کے فلیٹ سے ملی ہیں۔ انہیں گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے''...... ماسٹر نے جواب دیا تو ڈگلس بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''یہ کب کی بات ہے''...... ڈگلس نے پوچھا۔

''دو گھنٹے پہلے پولیس کو ان دونوں کی لاشیں ملی ہیں۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ پولیس آفس میں ہمارے خاص آدمی موجود ہیں اس لئے مجھے فوراً اطلاع مل گئی اور پولیس سے معلوم ہوا ہے کہ پلازہ انتظامیہ نے کسی کام کے لئے اس فلیٹ پر فون کیا لیکن جب وہاں سے فون اٹنڈ نہ کیا گیا تو ماسٹر کی سے فلیٹ کا دروازہ کھولا گیا۔ اس طرح ان دونوں کی لاشیں سامنے آ گئیں''...... ماسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے''...... ڈگلس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''اس کا مطلب ہے کہ پاکیشائی ایجنٹوں کو مارجوری اور کوبرا کلب کے بارے میں علم ہو چکا ہے ورنہ وہ ڈیوک کو اس طرح بات کرنے پر مجبور نہ کرتے''...... چند لمحوں بعد ڈگلس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"مارجوری بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مارجوری کی آواز سنائی دی۔

"ڈگلس بول رہا ہوں مارجوری۔ ڈیوک کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ تم مجھے بتاؤ کہ کیا ڈیوک کو تمہارے کوڈ نام کے بارے میں علم تھا یا نہیں"...... ڈگلس نے کہا۔

"میں نے پہلے ہی آپ کو بتایا ہے چیف"...... مارجوری نے بولنا شروع کر دیا۔

"وہ میں نے سنا ہے کہ تم سے اس نے کنگ کلب کے فون پر بطور سواکن بات کی تھی۔ میں پوچھ رہا ہوں کہ کیا اسے یہ بات معلوم تھی یا نہیں"...... ڈگلس نے اس بار سخت لہجے میں کہا۔

"اسے معلوم تھا لیکن اس نے کبھی اس کوڈ نام پر کال نہیں کی تھی"...... مارجوری نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ میرا بھی یہی خیال تھا۔ ڈیوک کو پاکیشیائی ایجنٹوں نے ہلاک کر دیا ہے اور یقیناً انہوں نے ڈیوک سے تمہیں فون اس لئے کرایا ہوگا تاکہ وہ اس بات کو کنفرم کر سکیں۔ اب وہ لامحالہ تمہارے کلب پر ریڈ کریں گے۔ میرا خیال ہے کہ تمہاری اور تمہارے کلب کی حفاظت کے لئے میں کسی ایجنسی کی خدمات ہائر کر لوں"۔ ڈگلس نے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے چیف تو آپ کو کسی ایجنسی کی خدمات ہائر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم خود ان سے نمٹ لیں گے"۔ مارجوری

نے جواب دیا۔

"دیکھ لو مارجوری۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ انہوں نے اب تک وہ کام کئے ہیں جن کا میں سوچ بھی نہ سکتا تھا۔ اب یہی دیکھ لو کہ میرا خیال تھا کہ کوبرا کلب اور مارجوری کے کوڈ کا تمہارے اور میرے علاوہ اور کسی کو علم نہیں ہے لیکن انہوں نے ایسے آدمی کو ڈھونڈ نکالا جسے ان کوڈ کا علم تھا۔ پھر انہوں نے جس انداز میں بلیک ڈاگ کلب میں قتل عام کیا ہے اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں اس لئے ایسا نہ ہو کہ وہ تم سے فارمولا لے جائیں اور اگر ایسا ہوگیا تو پھر سمجھو کہ سائرس کی ساکھ بالکل ختم ہو جائے گی"...... ڈگلس نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"چیف۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ کوبرا کلب میں داخلے کے لئے ہر آدمی کو ایک چھوٹی سی راہداری سے گزرنا پڑتا ہے۔ اس راہداری کی چھت میں ہم نے ایسے خفیہ کیمرے نصب کئے ہوئے ہیں کہ جو میک اپ کو چیک کر لیتے ہیں۔ اسی طرح اس راہداری کی چھت میں ایسے الات نصب ہیں جو ہر قسم کے اسلحہ کو زیرو کر دیتے ہیں اس لئے جیسے ہی کوئی آدمی اس راہداری سے گزرتا ہے اس کا میک اپ خودبخود چیک ہو جاتا ہے اور ایسی صورت میں وہ جیسے ہی راہداری کراس کرے فائر ہو جاتا ہے اور اگر وہ میک اپ میں نہ ہو تو اس کا اسلحہ زیرو ہو جاتا ہے جو آئندہ چوبیس گھنٹوں تک زیرو ہی رہتا ہے اس لئے کوبرا کلب میں آج تک کسی بڑے سے بڑے

بدمعاش اور تربیت یافتہ آدمی کو کسی قسم کی گڑبڑ کرنے کی جرأت نہیں ہو سکی''...... مارجوری نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ ویری گڈ۔ اگر یہ انتظامات تم نے کر رکھے ہیں تو پھر تو آسانی سے تم ان لوگوں کا خاتمہ کر سکتے ہو۔ ٹھیک ہے۔ اب میں مطمئن ہوں''...... ڈگلس نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ بے فکر رہیں۔ اگر یہ لوگ یہاں آئے تو ان کی لاشیں ہی آپ تک پہنچیں گی''...... مارجوری نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ جیسے ہی کوئی پیش رفت ہو تم نے مجھے فوری اطلاع دینی ہے''...... ڈگلس نے کہا۔

''آپ کو کس نمبر پر اطلاع دی جائے چیف''...... مارجوری نے کہا۔

''میری سپیشل فریکونسی لکھ لو۔ میں دنیا میں جہاں بھی موجود ہوں گا تمہاری کال مجھ تک پہنچ جائے گی''...... ڈگلس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک فریکونسی مارجوری کو نوٹ کرا دی۔

''چیف۔ ان لوگوں کے بارے میں مزید تفصیلات کیا ہیں۔ میرا مطلب ہے کہ ان کی تعداد وغیرہ''...... مارجوری نے کہا۔

''یہ دو عورتوں اور چار مردوں پر مشتمل گروپ ہے۔ ان کے حلیئے بتانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ لوگ میک اپ تبدیل کرتے رہتے ہیں''...... ڈگلس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے چیف''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''تم نے فارمولا کہاں رکھا ہوا ہے''...... اچانک ایک خیال کے تحت ڈگلس نے چونک کر پوچھا۔

''چیف۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ میرے خفیہ تہہ خانے میں خصوصی خفیہ سیف ہے جسے خصوصی طور پر بنوایا گیا ہے۔ اسے میری ذات کے علاوہ اور کوئی نہیں کھول سکتا اور نہ ہی چیک کر سکتا ہے اور یہ سیف خصوصی طور پر امانتوں کے لئے میں نے تیار کرایا ہوا ہے۔ فارمولا اس میں ہے''...... مارجوری نے جواب دیا۔

''اوکے۔ اب ٹھیک ہے۔ اب میں مطمئن ہوں''...... ڈگلس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک اطمینان بھرا طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''اب میں ہر طرح سے مطمئن ہوں کہ نہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ مجھے ٹریس کر سکتے ہیں اور نہ ہی مارجوری سے فارمولا حاصل کر سکتے ہیں۔ البتہ ڈیوک کی ہلاکت کے بعد مجھے کافرستان کے لئے کسی دوسرے ایجنٹ سے رابطہ کرنا ہو گا''...... ڈگلس نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر پڑی ہوئی شراب کی بوتل اٹھائی، اس کا ڈھکن کھولا اور اسے منہ سے لگا لیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت لاطینی ایکریمیا کے شہر روزالٹ کی ایک رہائشی کالونی میں واقع اوسط درجے کی رہائش گاہ کے ایک کمرے میں موجود تھا۔ انہیں یہاں آئے ہوئے ابھی دو گھنٹے ہوئے تھے۔ عمران نے ولنگٹن سے روانگی سے پہلے انہیں بتایا تھا کہ لاطینی ایکریمیا جانے کا ان کا مقصد کیا ہے۔

''عمران صاحب۔ ایک بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی کہ آخر سائرس نے جس کا ہیڈکوارٹر ولنگٹن میں واقع ہے اس نے فارمولا ولنگٹن سے باہر یہاں ہزاروں میل دور کیوں رکھوایا ہے۔ کیا وہ اسے ولنگٹن میں کسی محفوظ جگہ پر نہیں رکھ سکتا تھا''...... اچانک صالحہ نے کہا تو اس کی بات سن کر سب بے اختیار چونک پڑے۔

''میرا خیال ہے کہ جب انہیں اس بات کا علم ہوا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ان کے خلاف کام کر رہی ہے تو انہوں نے خصوصی

Uploaded By Naveed

طور پر اسے یہاں رکھوا دیا۔ ہر فارمولا وہ یہاں نہ رکھواتے ہوں گے''...... عمران کے جواب دینے سے پہلے صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اور یہ اس سے بھی زیادہ عجیب بات ہے کہ کافرستان نے سائرس کے ذریعے یہ فارمولا حاصل کیا لیکن اس نے فارمولا حاصل کرنے کی بجائے اسے سائرس کے پاس ہی امانتاً رکھوایا جبکہ وہ اس فارمولے کو کافرستان میں زیادہ اطمینان بخش انداز میں خفیہ رکھ سکتے تھے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''میں نے بھی اس پر غور کیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ کافرستان کے حکام کو اپنے سے زیادہ سائرس پر اعتماد ہے کہ وہ اس فارمولے کو پاکیشیا سیکرٹ سروس سے خفیہ رکھ سکتے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''جبکہ میرا خیال دوسرا ہے۔ کافرستانی حکام کو اچھی طرح علم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل جب ایکریمیا اور دوسری سپر پاورز کی ایجنسیاں نہیں ٹھہر سکتیں تو بے چاری چھوٹی سی تنظیم کیسے ٹھہر سکے گی۔ انہیں فوری طور پر یہ فارمولا اس سے حاصل کر لینا چاہئے تھا''...... صالحہ نے کہا۔

''اس فضول بحث کا کیا فائدہ۔ فارمولا کہاں موجود ہے اور ہم نے اسے حاصل کرنا ہے بس''...... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے تنویر نے کہا۔

''ویری گڈ۔ یہ ہوئی نا عملی بات۔ فارمولا کہاں ہے اور کیوں

کافرستان نہیں بھیجا گیا اس پر بعد میں بھی بحث ہو سکتی ہے''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

''میرا خیال ہے کہ تم یہاں بیٹھو ہم جا کر فارمولا لے آتے ہیں ورنہ تم نے پھر جاسوسی کا چرخہ چلا دینا ہے''...... تنویر نے کہا۔

''جس طرح پہلے تم نے مورلے سے معلومات حاصل کی تھیں اس طرح اب یہ فارمولا حاصل کر لو گے''...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''وہاں تو حالات ہی ایسے ہوتے چلے گئے تھے۔ ضروری نہیں کہ ہر جگہ حالات ایک جیسے ہی ہوں''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تنویر درست کہہ رہا ہے۔ اب جبکہ ٹارگٹ کا علم ہمیں ہو چکا ہے تو یہاں آ کر اس طرح بیٹھ جانے کا کیا فائدہ''...... جولیا نے کہا۔

''سارس کے چیف نے اگر ولنگٹن سے فارمولے کو حفاظت کی غرض سے یہاں رکھوایا ہے تو لامحالہ یہاں اس کی حفاظت کے خصوصی انتظامات کئے گئے ہوں گے اور پھر ہو سکتا ہے کہ فارمولا کسی بینک لاکر میں ہو اور وہ سواکن ہمارے ایکشن سے ہلاک ہو جائے اس طرح فارمولے کا حصول مشکل ہو جائے گا اس لئے میں نے یہاں آنے سے پہلے گراہم کی مدد سے یہاں ایک آدمی کو خصوصی ہدایات دی تھیں کہ وہ اس سلسلے میں کام کر کے مجھے یہاں

اطلاع دے گا''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''کیا اسے معلوم ہے کہ ہم یہاں رہائش گاہ میں ٹھہرے ہوئے ہیں''...... صفدر نے چونک کر کہا۔

''یہ رہائش گاہ اسی نے ہمارے لئے حاصل کی ہے''...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ مائیکل بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''کارشا بول رہا ہوں مسٹر مائیکل''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیا رپورٹ ہے''...... عمران نے لاؤڈر کا بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔

''مسٹر مائیکل۔ سواکن کی کنگ کلب سے علیحدہ رہائش گاہ نہیں ہے۔ وہ کنگ کلب کے نیچے تہہ خانوں میں اپنے آفس کے ساتھ ہی ایک علیحدہ پورشن میں رہتا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''کیا یہ بات حتمی ہے''...... عمران نے کہا۔

''یس۔ قطعی حتمی ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''کیا اس وقت سواکن وہاں موجود ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''یس مسٹر مائیکل''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

''وہاں کے حفاظتی انتظامات کیا ہیں''...... عمران نے کہا۔

''ہر طرف مسلح افراد موجود رہتے ہیں جیسے عام کلبوں میں رواج

ہے ویسے سواکن عام لوگوں اور خصوصاً اجنبی افراد سے ملاقات نہیں کرتا''...... کارشا نے کہا۔

''اس کے آفس کا کوئی خفیہ راستہ''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ ایک خفیہ راستہ ہے جو کلب کے عقب میں ایک چوڑی گلی میں ہے لیکن وہاں سے داخل ہونے کے لئے خصوصی ٹپ کی ضرورت ہوتی ہے اور میں نے وہ ٹپ حاصل کر لی ہے''...... کارشا نے کہا۔

''کیا ٹپ ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''گلی میں موجود لوہے کے دروازے پر آپ تین بار مخصوص انداز میں دستک دیں گے جس پر دروازے میں ایک چھوٹی سی کھڑکی کھلے گی اور ایک آدمی پوچھے گا کہ آج کیا دن ہے۔ آپ جواب دیں گے کہ آج دن نہیں رات ہے جس پر وہ دروازہ کھول دے گا۔ آپ اندر چلے جائیں گے اور سیدھے سواکن کے آفس میں پہنچ جائیں گے''...... کارشا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تمہارا معاوضہ تمہیں پہنچ جائے گا''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی سب ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

''عمران صاحب۔ آپ واقعی ہر پہلو کا خیال رکھتے ہیں''۔ صالحہ نے کہا۔

''سوائے ایک کے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہ کون سا''...... صالحہ نے چونک کر کہا۔

''پہلوئے دوست کا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صالحہ سمیت سب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے جبکہ جولیا نے بے ساختہ منہ دوسری طرف کر لیا۔ کوٹھی میں دو کاریں بھی موجود تھیں اس لئے وہ دونوں کاروں میں سوار ہو کر کوٹھی سے نکلے اور پھر کنگ کلب کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

سواکن جس کا کوڈ نام مارجوری تھا لمبے قد اور متناسب جسم کا نوجوان تھا۔ وہ کلب کے نیچے تہہ خانوں میں اپنے مخصوص آفس میں موجود تھا کہ سامنے موجود سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

’’یس‘‘...... سواکن نے کہا۔

’’باس۔ دو عورتیں اور چار مرد سپیشل وے سے اندر داخل ہو رہے تھے اور یہ سب کے سب میک اپ میں تھے اس لئے ریز اٹیک کی وجہ سے بے ہوش ہو چکے ہیں۔ اب ان کے بارے میں کیا حکم ہے‘‘...... دوسری طرف سے اس کے نمبر ٹو رینالڈ کی آواز سنائی دی تو سواکن بے اختیار اچھل پڑا۔

’’کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی‘‘...... سواکن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’یس باس۔ میں درست کہہ رہا ہوں اور باس۔ ان میں سے ایک عورت سوئس نژاد ہے جبکہ دوسری عورت اور چاروں مرد ایشیائی ہیں‘‘...... رینالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’اوہ۔ اوہ۔ حیرت ہے کہ یہ سپیشل وے سے اندر داخل ہوئے ہیں جبکہ میں نے کلب وے میں ان کے لئے خصوصی انتظامات کرا رکھے تھے لیکن انہیں سپیشل وے کے بارے میں معلومات کیسے مل گئیں۔ حیرت ہے‘‘...... سواکن کے لہجے میں حقیقی حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

’’باس۔ آپ کی بات درست ہے۔ انہیں نہ صرف مخصوص دستک کا علم تھا بلکہ انہوں نے کوڈ بھی درست بولے تھے۔ اگر یہ میک اپ میں نہ ہوتے تو پھر یہ چیک بھی نہ ہو سکتے تھے‘‘۔ رینالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’یہ انتہائی خطرناک بات ہے کہ انہوں نے ایشیائی ہونے کے باوجود سب کچھ معلوم کر لیا۔ مجھے ان کا ذریعہ معلومات معلوم کرنا ہو گا۔ تم ایسا کرو کہ انہیں سپیشل روم میں پہنچا کر راڈز والی کرسیوں میں جکڑ دو اور پھر مجھے اطلاع دو۔ میں پہلے ان سے یہ معلوم کروں گا کہ انہیں یہ سب کچھ کس نے بتایا ہے پھر ان کا خاتمہ کیا جائے گا‘‘...... سواکن نے تیز لہجے میں کہا۔

’’یس باس‘‘...... دوسری طرف سے کہا گیا تو سواکن نے رسیور رکھ دیا۔

"عجیب بات ہے کہ جس بات کا علم سوائے میرے خاص آدمیوں کے اور کسی کو بھی نہیں ہے اس کا علم انہیں ہو گیا"۔ سواکن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد اسے رینالڈ کی کال ملی کہ انہیں سپیشل روم میں راڈز والی کرسیوں میں جکڑ دیا گیا ہے تو وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے سے ہال نما کمرے میں داخل ہوا۔ یہاں عقبی دیوار کے ساتھ کرسیوں کی ایک طویل قطار موجود تھی جن میں سے چھ کرسیوں پر دو عورتیں اور چار مرد راڈز میں جکڑے ہوئے موجود تھے لیکن ان سب کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں۔ ہال میں دو مسلح آدمی موجود تھے۔

"ان کے میک اپ واش کرو ٹونی۔ سواکن نے سامنے موجود ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے وہاں پہلے سے موجود ایک آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... اس آدمی نے جواب دیا اور ایک سائیڈ پر موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ الماری کھول کر اس نے اس میں موجود ایک جدید ترین میک اپ واشر اٹھایا اور واپس آ کر اس نے باری باری سب کے میک اپ واش کرنے شروع کر دیئے۔ تھوڑی دیر بعد جب اس نے سب کے میک اپ واش کر لئے تو اس نے میک اپ واشر دوبارہ الماری میں رکھ دیا۔ سواکن اب غور سے ان سب کے چہروں کو دیکھ رہا تھا۔ ان میں سے واقعی ایک عورت

سوئس نژاد تھی جبکہ دوسری عورت اور چاروں مرد ایشیائی تھے۔

"تو یہ ہیں وہ خطرناک ایجنٹ جنہوں نے باس کو بھی چھپنے پر مجبور کر دیا ہے"...... سواکن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر وہ ٹونی سے مخاطب ہو گیا۔

"ٹونی۔ ان سب کو ہوش میں لے آؤ"...... سواکن نے کہا۔

"یس باس"...... ٹونی نے کہا اور ایک بار پھر وہ اسی الماری کی طرف بڑھ گیا جس میں اس نے میک اپ واشر رکھا تھا۔ الماری کھول کر اس نے اس میں سے ایک بڑی سی بوتل اٹھائی اور واپس مڑ کر ایک بار پھر ان سب بے ہوش افراد کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹا کر باری باری بوتل کا دہانہ ان سب کی ناک سے لگا دیا اور آخر میں بوتل کا ڈھکن بند کر کے وہ ایک بار پھر الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے بوتل الماری میں رکھی اور الماری بند کر کے وہ مڑا اور سواکن کی کرسی کی سائیڈ میں آ کر کھڑا ہو گیا۔ سواکن کی نظریں اب ان بے ہوش افراد پر جمی ہوئی تھیں جن کے جسموں میں ہوش میں آنے کے آثار آہستہ آہستہ نمایاں ہوتے جا رہے تھے۔

"تم دونوں مشین گنیں ہاتھوں میں لے لو اور جیسے ہی میں حکم دوں ان پر گولیوں کی بارش کر دینی ہے"...... سواکن نے اپنی کرسی کی دونوں سائیڈوں میں موجود دونوں آدمیوں سے کہا تو ان دونوں نے کاندھوں سے لٹکی ہوئی مشین گنیں اتار کر ہاتھوں میں پکڑ لیں

اور پھر ایک ایک کر کے وہ سب ہوش میں آ گئے۔

''تم سواکن ہو''...... ان میں سے ایک آدمی نے سواکن کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو سواکن بے اختیار چونک پڑا۔

''تم مجھے پہچانتے ہو۔ کیسے''...... سواکن نے چونک کر پوچھا۔

''تم اپنے باپ ماسٹر نراکن کی ہوبہو نقل ہو''...... اس آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا تو سواکن ایک بار پھر بے اختیار اچھل پڑا۔

''تم۔ تم کون ہو۔ تم میرے باپ کو کیسے جانتے ہو''...... سواکن کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

''تمہارا باپ تو ناراک میں رہتا تھا۔ تم یہاں لاطینی ایکریمیا میں کیسے آ گئے''...... اس آدمی نے کہا۔

''تم پہلے اپنے بارے میں بتاؤ۔ تم کون ہو اور تم اس حد تک میرے باپ کو کیسے جانتے ہو''...... سواکن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ یہ ایشیائی اسے اور اس کے باپ کو اس حد تک جانتا ہو گا۔

''تم تو بے حد دبلے پتلے اور مرنجاں مرنج شخصیت کے مالک تھے اور تمہارا باپ ماسٹر نراکن اکثر کہا کرتا تھا کہ تم اس خونخوار اور سفاک معاشرے میں کیسے زندہ رہو گے''...... اس آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا تو سواکن نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''تمہارا نام کیا ہے''...... سواکن نے کہا۔

''تمہیں یقیناً یاد ہو گا کہ تم اپنے باپ کے دوست کو انکل پرنس

آف ڈھمپ کہا کرتے تھے''...... اس آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا تو سواکن بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرہ حیرت کی زیادتی سے بگڑ سا گیا تھا۔

''اوہ۔ اوہ۔ تم۔ تم پاکیشیائی علی عمران ہو۔ علی عمران عرف پرنس آف ڈھمپ''...... سواکن نے حیرت کی شدت سے رک رک کر کہا اور اس آدمی نے جب اثبات میں سر ہلایا تو سواکن دوبارہ کرسی پر اس طرح گر گیا جیسے اس کے جسم سے تمام توانائی یکلخت غائب ہو گئی ہو۔ وہ لمبے لمبے سانس لے رہا تھا۔

شہرۂ آفاق مصنف جناب مظہر کلیم ایم اے
کی عمران سیریز کے ان قارئین کے لئے جو
نیا ناول فوری حاصل کرنا چاہتے ہیں ایک نئی سکیم
''گولڈن پیکیج''
تفصیلات معلوم کرنے کے لئے ابھی کال کیجئے
Mob 0333-6106573 Ph 061-4018666
ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

عمران کو جیسے ہی ہوش آیا وہ سامنے بیٹھے ہوئے نوجوان کو دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا اور جب تھوڑی سی گفتگو کے بعد اس شخص نے اسے ازخود پہچان لیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ سامنے بیٹھا ہوا آدمی اس کے ایک گہرے دوست ماسٹر نراکن کا اکلوتا بیٹا سواکن تھا۔ چونکہ عمران نے اسے جب آخری بار دیکھا تھا تو وہ چھوٹا تھا اس لئے عمران اسے اس کے نام سے نہ پہچان سکا تھا۔ ویسے بھی اس وقت اس کا باپ اسے باسٹرڈ کہہ کر پکارتا تھا اور چونکہ وہ بے حد دبلا پتلا تھا اس لئے وہ ہر وقت یہی سوچتا رہتا تھا کہ باسٹرڈ آخر کس طرح اس کی جگہ لے سکے گا کیونکہ ماسٹر نراکن ناراک کا ایک معروف نام تھا اور اچھے بھلے گینگسٹر اس کا نام سن کر سر جھکا دیا کرتے تھے۔ ماسٹر نراکن کا بزنس صرف اسلحہ کی بین الاقوامی تجارت تھا جبکہ عام زندگی میں ماسٹر نراکن ایسا آدمی تھا جو

Uploaded By Nadeem

واضح طور پر دل کھول کر غریبوں کی مدد کیا کرتا تھا۔

پھر اسے اطلاع ملی کہ ماسٹر نراکن کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور اس کا بیٹا سواکن کلب فروخت کر کے کہیں چلا گیا ہے تو اس کے بعد خاصے طویل عرصے بعد اب اس نے پہلی بار سواکن کو دیکھا اور سواکن چونکہ اپنے باپ کی شکل وصورت کی کاپی تھا اس لئے عمران اسے دیکھتے ہی پہچان گیا تھا کہ وہ ماسٹر نراکن کا بیٹا سواکن ہے۔ البتہ اب سواکن خاصے متناسب جسم کا مالک تھا اور پھر عمران اپنے ساتھیوں کو ایک نظر دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ ان سب کے میک اپ واش کر دیئے گئے ہیں کیونکہ تمام ساتھی اب اصل چہروں میں تھے۔ عمران نے چونکہ خصوصی میک اپ نہ کیا تھا کیونکہ اس کے خیال میں بھی نہ تھا کہ یہاں ایسے حالات پیش آ سکتے ہیں۔ وہ کارشا سے ملی ہوئی ٹپ کو استعمال کر کے اطمینان سے اندر داخل ہو گئے تھے لیکن ایک چھوٹی سی راہداری کراس کر کے وہ جیسے ہی ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچے اچانک چھت سے ان پر ریز اٹیک ہوا اور وہ سب بے ہوش ہو کر گر گئے تھے اور اب انہیں اس حالت میں ہوش آیا تھا کہ وہ ایک ہال نما کمرے میں کرسیوں پر راڈز میں جکڑے ہوئے بیٹھے تھے اور ان کے چہروں سے میک اپ واش کر دیا گیا تھا اور سامنے کرسی پر سواکن موجود تھا جبکہ اس کی دونوں سائیڈوں پر مشین گنوں سے مسلح دو آدمی کھڑے تھے۔

”یہ اچھا ہوا کہ میں نے بے ہوشی کے دوران تمہیں ہلاک نہیں

کر دیا‘‘...... سواکن نے کہا۔

’’اور یہ بھی اچھا ہوا کہ تم اپنے باپ کی بالکل کاپی ہو اور میں نے تمہیں پہچان لیا ورنہ بعد میں اگر مجھے معلوم ہوتا کہ ماسٹر زاکن کے بیٹے ہو تو تمہاری موت پر مجھے بہت افسوس ہوتا‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

’’میری موت پر۔ کیا مطلب۔ تم راڈز میں جکڑے ہوئے ہو اور میرے ایک اشارے پر میرے آدمی تم پر گولیاں برسا دیتے۔ اس صورت میں تم اپنی بجائے میری موت کی بات کر رہے ہو‘‘۔ سواکن نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

’’یہ بعد کی باتیں ہیں۔ مجھے تم یہ بتاؤ کہ کیا تمہیں ہمارے اس سپیشل وے سے آنے کے بارے میں اطلاع مل چکی تھی‘‘۔ عمران نے کہا۔

’’مجھے یہ تو اطلاع مل چکی تھی کہ دو عورتوں اور چار مردوں کا گروپ مجھ سے فارمولا حاصل کرنے کنگ کلب پہنچے گا اور میں نے کلب کے گیٹ وے میں تمہارے لئے خصوصی انتظامات کر رکھے تھے لیکن یہ بات میرے خیال میں بھی نہ تھی کہ تم اس طرح سپیشل وے سے اندر آؤ گے اور درست کوڈ استعمال کرو گے۔ یہ تو ویسے ہی احتیاطاً میں نے سپیشل وے میں خصوصی انتظامات شروع سے ہی کرائے ہوئے تھے تاکہ کوئی غلط آدمی مجھ تک نہ پہنچ سکے اور میں تمہیں ویسے ہی گولیوں سے اڑا دیتا لیکن میں نے تمہیں یہاں

کرسیوں میں جکڑنے اور ہوش میں لانے کا حکم اس لئے دے دیا تھا کہ میں تم سے معلوم کرنا چاہتا تھا کہ تمہیں اس سپیشل وے اور اس کے کوڈ کے بارے میں کس نے اطلاع دی ہے‘‘...... سواکن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’پاکیشیائی فارمولا تمہاری تحویل میں ہے‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’ہاں۔ لیکن یہ سن لو کہ وہ میرے پاس چیف کی امانت ہے اس لئے وہ تمہیں کسی صورت بھی نہیں مل سکتا اور یہ بھی سن لو کہ میں اپنے باپ کی وجہ سے تم سے تو رعایت کر سکتا ہوں لیکن تمہارے ساتھیوں کو بہرحال ہلاک ہونا پڑے گا‘‘...... سواکن نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

’’ٹھیک ہے۔ میں تمہیں کسی بات پر مجبور نہیں کرنا چاہتا کیونکہ تم میرے دوست کے بیٹے ہو۔ البتہ یہ بتا دو کہ کیا یہ فارمولا کسی بینک لاکر میں ہے یا یہاں موجود ہے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’یہاں میری تحویل میں ہے اور میں نے اسے ایک سپیشل سیف میں رکھا ہوا ہے‘‘...... سواکن نے کہا۔

’’ٹھیک ہے۔ تم میری صرف ایک بات مان لو۔ اس کے بعد تمہیں اختیار ہو گا کہ تم جو چاہو کرتے رہو‘‘...... عمران نے کہا۔

’’کیا‘‘...... سواکن نے چونک کر پوچھا۔

’’وہ فارمولا یہاں منگوا کر ایک نظر مجھے دکھا دو تاکہ میں اپنے

ساتھیوں کے سامنے سرخرو ہو جاؤں کہ میں نے فارمولا منگوا لیا تھا۔ اس کے بعد ہماری جو قسمت"...... عمران نے کہا تو سواکن بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم اس وقت بھی ایسی ہی بچگانہ باتیں کرتے تھے اور اب بھی ایسی ہی باتیں کرتے ہو۔ اس سے تمہیں کیا فائدہ ہو گا۔ تمہارے ساتھیوں نے زندہ تو رہنا نہیں"...... سواکن نے کہا۔

"تم جو چاہے سمجھ لو لیکن میری یہ خواہش ضرور پوری کر دو۔ ہم سے تمہیں اب کوئی خطرہ تو ہے نہیں"...... عمران نے کہا تو سواکن نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ٹھیک ہے۔ اپنے باپ کے دوست کی مرنے سے پہلے آخری خواہش کا احترام کرنا میرا فرض ہے۔ میں فارمولا لے کر ابھی آتا ہوں"...... سواکن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"ٹونی اور جیمز۔ تم دونوں بے حد محتاط رہو گے۔ اگر یہ کوئی بھی غلط حرکت کریں تو انہیں گولیوں سے اڑا دینا۔ میری طرف سے اجازت ہے"...... سواکن نے اپنے دونوں مسلح افراد سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... دونوں نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ارے۔ تم نے ان کی تلاشی بھی لی ہے یا نہیں۔ ان کے پاس یقیناً اسلحہ ہو گا"...... سواکن نے چونک کر کہا۔

"باس۔ اسلحہ ہو بھی سہی تو پھر کیا ہے۔ ریز اٹیک کی وجہ سے وہ چوبیس گھنٹوں تک کام ہی نہیں کر سکے گا"...... ایک آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ بہرحال محتاط رہنا"...... سواکن نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے اس کے جاتے ہی اپنی ٹانگ اس انداز میں موڑی جیسے وہ تھک گیا ہو اور اب ٹانگ کو موڑ کر اسے آرام دینا چاہتا ہو۔ چونکہ کرسیوں کے درمیان خاصا فاصلہ تھا اس لئے اسے ٹانگ موڑنے اور اسے کرسی کے عقبی پائے کی طرف لے جانے کا موقع مل گیا تھا۔

"آؤ بیٹھو جیمز۔ باس تو اب کافی دیر بعد آئے گا"...... ایک آدمی نے دوسرے ساتھی سے کہا اور دونوں سر ہلاتے ہوئے کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ عمران نے اس دوران کرسی کے عقبی پائے میں موجود بٹن پر اپنے بوٹ کی ٹو رکھ لی تھی۔ اس نے مڑ کر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا تو بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ اس کے سب ساتھی بھی اس کی پیروی کر چکے تھے۔ ویسے بھی عام سی کرسیاں تھیں۔ ان میں کوئی خصوصی انتظامات نہ کئے گئے تھے اس لئے ان عام سی کرسیوں کے راڈز سے چھٹکارہ حاصل کرنا ان کے لئے کوئی مشکل کام نہ تھا۔

"کیا یہ احمق واقعی فارمولا لے آئے گا"...... اچانک صفدر نے پاکیشیائی زبان میں کہا۔

''ہاں۔ کیونکہ اسے یقین ہے کہ ہم جکڑے ہوئے ہیں اور ہمارا اسلحہ ریز اٹیک کی وجہ سے کام نہیں کر سکتا جبکہ اس کے مسلح افراد یہاں موجود ہیں''...... عمران نے بھی مسکراتے ہوئے پاکیشیائی زبان میں ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

''فارمولا تو حاصل کر لیا جائے گا عمران صاحب لیکن اس سائرس کا کیا ہوگا جس نے یہ فارمولا پاکیشیا سے چرایا ہے''۔ اچانک صالحہ نے کہا۔

''پاکیشیا پر ہاتھ ڈالنے والے کو تو اپنے انجام سے بہرحال دوچار ہونا پڑے گا لیکن ہمارے لئے اصل اہمیت فارمولے کی ہے۔ یہ محفوظ ہو جائے تو پھر باقی کام آسانی اور اطمینان سے کئے جا سکتے ہیں''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی وہاں ایک تپائی پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ایک آدمی اچھل کر اٹھا اور اس نے تیزی سے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

''ٹونی بول رہا ہوں''...... اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر خاموشی سے دوسری طرف سے ہونے والی بات سنتا رہا۔

''یس باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ ہم پوری طرح چوکنا ہیں اور چوکنا رہیں گے''...... ٹونی نے بات سننے کے بعد جواب دیا اور پھر رسیور رکھ کر وہ واپس مڑا اور آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

''تمہارے باس نے مزید کیا حکم دیا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے ٹونی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''وہ تمہیں خطرناک آدمی کہہ رہا ہے حالانکہ میری نظر میں تمہاری حیثیت معمولی چڑیوں جیسی بھی نہیں ہے''...... ٹونی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کیا اس نے تمہیں صرف یہی بتانے کے لئے فون کیا ہے کہ ہم خطرناک لوگ ہیں''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اوہ نہیں۔ چیف باس تمہاری گرفتاری کا سن کر گریٹ لینڈ سے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے یہاں پہنچ رہا ہے اور باوجود اس کے وہ جیٹ طیارے میں آ رہا ہے بہرحال اسے یہاں پہنچنے میں پانچ گھنٹے لگ جائیں گے اس لئے باس نے کہا ہے کہ وہ چیف باس کی آمد کے بعد ہی یہاں سپیشل روم میں آئے گا تب تک ہم چوکنا رہیں کیونکہ تم خطرناک لوگ ہو''...... ٹونی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تو ہمیں اب مزید پانچ گھنٹے اسی حالت میں رہنا پڑے گا''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ٹونی بے اختیار ہنس پڑا۔

''تمہیں تو خوشی ہونی چاہئے کہ تمہاری زندگی میں مزید پانچ گھنٹوں کا اضافہ ہو گیا ہے''...... ٹونی نے ہنستے ہوئے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''عمران صاحب۔ ہم ابھی حرکت میں نہ آ جائیں''...... صفدر نے کہا۔

’’ارے نہیں۔ ابھی اس سواکن نے فارمولا نہیں نکالا ہو گا اور ہوسکتا ہے کہ ہم کسی لمبے چکر میں پھنس جائیں اس لئے ہمیں انتظار کرنا ہو گا۔ ویسے قدرت خودبخود ہمارے لئے آسانیاں پیدا کر رہی ہے کہ سائرس کا چیف خود ہم سے ملنے آ رہا ہے ورنہ ہمیں لامحالہ اسے تلاش کرنا تھا‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’عمران صاحب۔ سائرس کا ہیڈکوارٹر تو ولنگٹن میں ہے لیکن یہ آدمی بتا رہا ہے کہ چیف باس گریٹ لینڈ سے یہاں آ رہا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہوا‘‘...... صالحہ نے کہا۔

’’گڈ۔ تمہارے سوالات بتا رہے ہیں کہ تم میں واقعی ذہانت موجود ہے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’خاک ذہانت ہے۔ یہ معمولی سی بات ہے کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے چھپنے کے لئے ولنگٹن چھوڑ کر گریٹ لینڈ چلا گیا ہو گا‘‘...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

’’تمہاری بات درست ہے جولیا۔ میرے ذہن میں یہ بات ہی نہ آئی تھی‘‘...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’مطلب ہے کہ تم نے جولیا کو اپنے سے زیادہ ذہین تسلیم کر لیا ہے‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’ہاں۔ اس میں کوئی شک بھی نہیں ہے‘‘...... صالحہ نے جواب دیا۔

’’پھر تو صفدر کو مبارک باد دینی چاہئے کہ اس کی آئندہ زندگی اطمینان سے گزرے گی‘‘...... عمران نے کہا تو سب چونک پڑے۔

’’یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں عمران صاحب‘‘...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’خواتین کے ماہر بتاتے ہیں کہ عقلمند خواتین شوہروں کے لئے عذاب بنی رہتی ہیں جبکہ کم عقلمند خواتین شوہروں کے لئے کوئی مسئلہ پیدا نہیں کرتیں‘‘...... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ وہ سب چونکہ پاکیشیائی زبان میں باتیں کر رہے تھے اس لئے ٹونی اور جیمز دونوں خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ البتہ ان کے چہروں پر ایسے تاثرات تھے جیسے انہیں عمران اور اس کے ساتھیوں کے اس انداز میں ہنسنے پر حیرت ہو رہی ہو کہ یہ سب لوگ موت کے دہانے پر پہنچ کر بھی اس طرح ہنس بول رہے ہیں جیسے کسی ساحل پر بیٹھے پکنک منا رہے ہوں اور پھر اسی طرح ہنستے بولتے انہوں نے یہ طویل وقت بہرحال گزار لیا تھا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور سواکن اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک بھاری جسم کا آدمی تھا جس کے ہاتھ میں ایک آفس بیگ تھا۔ ٹونی اور جیمز دونوں کرسیوں سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ سواکن اور اس کے ساتھ آنے والا آدمی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

’’تو یہ ہیں وہ پاکیشیائی ایجنٹ‘‘...... اس آدمی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''پہلے اپنا تعارف تو کرا دو تا کہ ہمیں بھی معلوم ہو سکے کہ ہمیں اس قدر طویل انتظار کس وی آئی پی شخصیت کے لئے کرنا پڑا ہے''...... عمران نے کہا تو سواکن بے اختیار ہنس پڑا۔

''چیف باس۔ جیسے میں نے بتایا ہے کہ یہ آدمی اس وقت بھی ایسی ہی احمقانہ باتیں کرتا تھا جب میں چھوٹا تھا اور میرا والد اس کی انہی باتوں کی وجہ سے اس پر مہربان رہتا تھا''...... سواکن نے ہنستے ہوئے کہا۔

''میرا نام ڈگلس ہے اور میں سارس کا چیف ہوں''...... اس آدمی نے بڑے نخوت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا تم فارمولا لے آئے ہو''...... عمران نے اسے نظرانداز کرتے ہوئے اس بار سواکن سے پوچھا۔

''فارمولا چیف باس کی امانت تھا وہ میں نے انہیں دے دیا ہے اور سنو۔ میں نے چیف باس سے درخواست کی تھی کہ وہ تمہیں زندہ چھوڑ دیں کیونکہ تم میرے باپ کے دوست ہو لیکن چیف باس نے انکار کر دیا ہے اس لئے مجبوری ہے۔ بہرحال تمہیں مرنا ہی پڑے گا''...... سواکن نے جواب دیا۔

''مجھے مرنے پر نہ پہلے کوئی اعتراض تھا اور نہ ہی اب ہے لیکن میں یہ فارمولا اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''کیوں''...... ڈگلس نے چونک کر پوچھا۔

''اس لئے کہ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ یہ وہی فارمولا ہے جو ہم سمجھتے ہیں یا کوئی اور چھوٹا سا معمولی فارمولا ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''اس سے اب تمہیں کیا فرق پڑے گا۔ مرنا تو بہرحال تمہیں ہے''...... ڈگلس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''مجھے صرف اطمینان ہو جائے گا اور بس''...... عمران نے جواب دیا تو ڈگلس نے گود میں رکھا ہوا آفس بیگ کھولا اور اس میں سے اس نے ایک فائل نکالی اور پھر یہ فائل عمران کی طرف بڑھا دی۔

''اسے کھول کر دکھاؤ۔ ڈرو نہیں۔ میں تو جکڑا ہوا ہوں''۔ عمران نے کہا تو ڈگلس نے فائل سواکن کی طرف بڑھا دی۔

''یہ لو جا کر دکھاؤ اسے اس احمق کو''...... ڈگلس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تیار ہو جاؤ۔ ہم نے مل کر اٹیک کرنا ہے''...... عمران نے پاکیشیائی زبان میں اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یہ کیا۔ کیا کہہ رہے ہو''...... ڈگلس نے چونک کر پوچھا۔ وہ یکلخت چوکنا نظر آنے لگ گیا تھا۔

''میں اپنے ساتھیوں سے کہہ رہا ہوں کہ وہ بھی فارمولے کو دیکھ لیں۔ ہم اگر اسے حاصل نہیں کر سکے تو ہم نے اسے دیکھ تو لیا ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو ڈگلس بے اختیار ایک طویل سانس لے کر ڈھیلا پڑ گیا۔ اسی لمحے سواکن فائل اٹھائے

عمران کی طرف بڑھا اور اس نے فائل کھول کر عمران کے سامنے کر دی۔ عمران چند لمحے غور سے اسے دیکھتا رہا۔

''بس ٹھیک ہے۔ اب مجھے اطمینان ہو گیا ہے۔ تمہارا بے حد شکریہ''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سواکن نے فائل بند کی اور واپس جانے کے لئے مڑا ہی تھا کہ کٹاک کٹاک کی آوازوں سے کمرہ گونج اٹھا۔ سواکن یہ آوازیں سن کر تیزی سے مڑا ہی تھا کہ یکلخت چیختا ہوا اچھل کر سیدھا ڈگلس پر جا گرا اور وہ دونوں کرسی سمیت نیچے گرے ہی تھے کہ عمران کسی عقاب کی طرح اڑتا ہوا ٹونی سے ٹکرایا اور دوسرے لمحے کمرہ ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران نے ٹونی کو پیچھے اچھال کر اس کے ہاتھ سے مشین گن جھپٹ لی تھی اور پھر اس سے پہلے کہ حیرت سے بت بنا دوسرا آدمی جیمز سنبھلتا عمران کی مشین گن نے گولیاں اگلنا شروع کر دیں اور جیمز اور ٹونی کے ساتھ ساتھ نیچے گر کر اٹھتے ہوئے سواکن اور ڈگلس دونوں ہی گولیوں کی زد میں آ گئے اور چند لمحوں بعد وہ چاروں ہی بے نور آنکھیں لئے ساکت پڑے ہوئے تھے۔ عمران کے ساتھی بھی کرسیوں کی گرفت سے آزاد ہو چکے تھے اور صفدر نے فرش پر گری ہوئی فارمولے والی فائل کو جھپٹ کر اٹھا لیا تھا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو حسب عادت احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''بیٹھو''...... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور پھر اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

''اس بار تو آپ کے دوست کے بیٹے نے معاملات کو آسان کر دیا عمران صاحب''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''معاملات کو آسان کر دیا۔ کیا مطلب''...... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''وہ احمق نہ صرف فارمولا لے آیا بلکہ وہ سائرس کے چیف ڈگلس کو بھی مروانے کے لئے ساتھ لے آیا تھا''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''تو جولیا اب میرے اس چھوٹے سے چیک کی بھی دشمن ہو گئی

ہے جو اس نے ایسی رپورٹیں دینا شروع کر دی ہیں''...... عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اس میں جولیا کا کیا قصور نکل آیا عمران صاحب''...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

''یہ قصور نہیں ہے کہ میں نے سواکن کے باپ کا حوالہ دے کر اسے فارمولا لانے پر مجبور کر دیا اور جولیا نے رپورٹ میں لکھ دیا کہ چونکہ سواکن میرے دوست کا بیٹا تھا اس لئے معاملات آسان ہو گئے۔ مطلب ہے کہ میں تم سے کسی بڑے چیک کا مطالبہ ہی نہ کر سکوں''...... عمران نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''آپ بڑی مالیت کے چیک کی بات کر رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اس بار تو آپ کو سرے سے چیک ملنا ہی نہیں چاہئے''۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ارے وہ کیوں''...... عمران نے اچھلتے ہوئے کہا۔

''اس لئے کہ اس بار آپ نے کام ہی کیا، کیا ہے۔ ولنگٹن میں سارا کام گراہم نے سرانجام دیا ہے جو ایکشن ہوا وہ سیکرٹ سروس نے کیا۔ آپ تو اس بار بس ساتھ رہنے کے لئے گئے تھے''۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ بات تو تمہاری ٹھیک ہے لیکن وہ آغا سلیمان پاشا۔ اسے کون سمجھائے گا''...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

''خود ہی رو پیٹ کر خاموش ہو جائے گا''...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

''وہ رو پیٹ کر چپ کر جانے والوں میں سے نہیں ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ مجھے فلیٹ سے ہی باہر نکال دے اور میں سڑک پر بیٹھا اپنی جلافلیٹی پر روتا نظر آؤں''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''جلافلیٹی۔ کیا مطلب''...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

''جس طرح جلاوطنی ہوتا ہے یعنی وطن سے نکال دینا۔ اسی طرح جلافلیٹی کا مطلب ہوا فلیٹ سے باہر نکال دینا۔ یااللہ۔ مجھ پر رحم کر اور اس کنجوس چیف کے دل میں بھی میرے لئے رحم ڈال دے''...... عمران نے باقاعدہ دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''آپ بے فکر رہیں۔ آپ کی دعا قبول ہو چکی ہے اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں رحم ڈال دیا ہے اس لئے اب آپ کو ایک پیالی چائے مل سکتی ہے''...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران نے اس طرح دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا جیسے وہ اپنے آپ کو دنیا کا بے بس ترین انسان سمجھ رہا ہو اور بلیک زیرو ہنستے ہوئے اٹھا اور کچن کی طرف بڑھ گیا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور منفرد ناول

مکمل ناول

گرینڈ وکٹری

مصنف مظہر کلیم ایم اے

⁂ پاکیشیا کے پہاڑی علاقے میں موجود ایک ایسی نایاب اور کارآمد دھات جسے خلائی سیارے چیک نہ کر سکتے تھے۔ کیوں ——؟

⁂ پاکیشیا کا ایک ریٹائرڈ ماہر معدنیات جس نے اس انمول خزانے کو اپنے تجربے سے دریافت کر لیا لیکن حکومت سمیت کوئی بھی اس کی بات ماننے پر تیار نہ تھا۔ کیوں ——؟

> وہ لمحہ جب ایکریمیا نے پاکیشیائی ماہر معدنیات کی بات پر یقین کر لیا اور پھر ایکریمیا کی خصوصی ایجنسی کراس ورلڈ نے یہ دھات حاصل کرنے کا پلان بنالیا۔

⁂ وہ لمحہ جب پاکیشیائی ماہر معدنیات کے لاشعور سے جدید مشینری کے ذریعے معلومات حاصل کر کے اسے ہلاک کر دیا گیا۔ پھر ——؟

Uploade... By Nadeem

⁂ وہ لمحہ جب عمران نے اس دھات کے ذخیرے کا پتہ چلا لیا لیکن وہ سپاٹ اصل نہ تھا اور عمران وہاں سے ایک ذرہ بھی حاصل نہ کر سکا۔ پھر ——؟

⁂ وہ لمحہ جب کراس ورلڈ کے ایجنٹس نایاب دھات کا مکمل ذخیرہ نکالنے اور اسے پاکیشیا سے باہر بھیجنے میں کامیاب ہو گئے لیکن عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کا علم تک نہ ہو سکا اور اسے ایکریمین ایجنٹس نے گرینڈ وکٹری کا نام دے دیا۔

> وہ لمحہ جب عمران حرکت میں آیا اور گرینڈ وکٹری ایکریمیا کی بجائے پاکیشیا نے حاصل کر لی۔ کیسے اور کیوں؟

انتہائی دلچسپ اور منفرد انداز کا ناول جس میں ہر لمحہ بدلتے ہوئے واقعات قاری کو اپنے سحر میں جکڑ لیتے ہیں۔

ناشران

خان برادرز گارڈن ٹاؤن ملتان

کتب منگوانے کا پتہ
ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان
Ph 061-4018666
Mob 0333-6106573